بولتی سوچیں

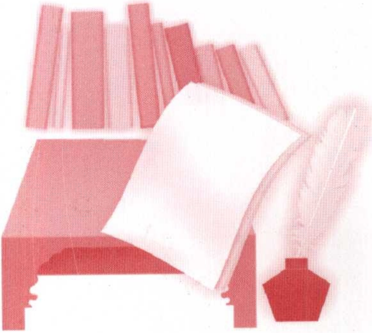

بقلم: محمد مسعود عبدہ

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بولتی سوچیں

اُمِّ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ———— بولتی سوچیں

اہتمام ———— محمد عبد منیب

ناشر ———— مشربہ علم وحکمت

قیمت ———— 55:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السّلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-اِ اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سب سے بڑی سچائی	11
سیرتِ امن وسلام تحریر کرنے کا ارادہ کرتے وقت	15
ربیع الاول	25
خواہشِ نعت	32
اعتراف واقرار	34
آمدِ رمضان المبارک	43
صراطِ مستقیم	47
عوام؟	49
سابقون الاولون کا وضو	50
اے میرے نفس	52
نماز	65
اصحابِ کہف	65
اسلام	78

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربۃ البیت سے	90
عربی اور دوسری زبانیں	92
خالق اور مخلوق	94
مشاہدہ	95
اللہ نے شر کو پیدا ہی کیوں کیا؟	96
فرشتوں اور ابلیس کے درمیان تفریق	98
زندگی ایک سفر ہے	99
سچ سینٹر سے	105
ایک بیج	109
میں تنہا ہوں	112
میں سوچتا رہا	115

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ وضاحت

''بولتی سوچیں'' محمد مسعود عبدہ' غفراللہ لہٗ کی وہ تحریریں ہیں جو ڈائریوں پر قلم برداشتہ لکھی گئیں، اچانک کچھ ذہن میں آیا اور ڈائری پر لکھ دیا۔

ان تحریروں کو پڑھنے والے کچھ حاصل کر سکیں گے؟ یہ تو وہی جان سکتے ہیں البتہ ''علیم وخبیر کے نام خطوط'' یا ''خطوطِ مسعود'' جن لوگوں کی نظر سے گزر چکی ہیں وہ ان تحریروں سے روحانی فائدہ ضرور حاصل کر سکیں گے۔

ان شاء اللہ

ام عبد منیب

۱۴۳۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

''اے ہمارے پروردگار تو اپنی ہی ذات سے ہم کو رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے رشد وہدایت مہیا فرما!''

الحمد سے اپنی بات شروع کرتا ہوں۔ حمد وثنا تعریف وستائش سب کا مستحق، واحد حق دار صرف اللہ جل شانہٗ......

☆ جب سے دنیا پیدا ہوئی اور اس میں زندگی پانے والے جتنے وجود ظہور میں آئے اتنی حمد وثنا......

☆ جتنے نقش بنے اور مٹے اتنی حمد وثنا......

☆ کہنے والوں نے جتنی باتیں کیں، سننے والوں نے جتنی باتیں سنیں اتنی حمد وثنا......

☆ صحراؤں سے زیادہ آسمان پہ جگمگاتے ہوئے ستاروں سے زیادہ تعریف، شکر، اعتراف احسان وکرم!

☆ روئے زمین پہ جتنی بارشیں ہوئیں ان کے قطروں سے زیادہ مستحق حمد وثنا......

☆ موسم بہار میں درختوں پہ جتنے پھول، پتے، پھل، کھلے، پکے اور پھر خزاں میں جتنے پتے ٹوٹے، گرے، بکھرے......اس سے بھی زیادہ حمد وشکر!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اللہ، معبود، رحمٰن، رحیم، والی، وارث، حسیب، کافی، اللہ کے لطف احسان اور عنایات کی حمد و ثنا کا سلسلہ اس وقت تک ادھورا، نامکمل اور ناقابلِ قبول..... جب تک اس کا تعلق اس اللہ کے بعد بزرگ و برتر ہستی سے نہ جوڑ دیا جائے جو کی محبت کا نکھار ہے اس پر بے حد درود وسلام

جو اس کی شفقت کی مسکراہٹ ہے.....اس پر بے حد درود وسلام......

جو اس کی رحمت کی ہر شخص پر پھیلی ہوئی چادر ہے۔ اس پر بے حد درود وسلام!

صلوٰۃ وسلام ہو اس معلمِ اخلاقِ حسنہ پر جس کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے الفاظ حدیثِ قدسی کہلائے اور ملتِ اسلامیہ کی دنیا اور دین کو سنوارنے کے لیے آئین ودستور کی وضاحت کہلائے۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس پیکرِ رشد وہدایت پر، جس اونٹنی کو اس کی سواری ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ قصویٰ کے نام سے مسلمانوں کی محبت اور عقیدتوں کی دلہن بن گئی۔

صلوٰۃ وسلام اس ذاتِ طیب واطیب پر جس کی شخصیت کے ساتھ جس پتھر کی نسبت ہوگئی وہ رہتی دنیا تک جان نثارانِ اسلام کے دلوں کا سرور بن گیا۔

صلوٰۃ وسلام اس ذاتِ اکرم ومکرم پر جس پہاڑ کے غار کو آپ کے قدموں کو چومنے کی سعادت نصیب ہوگئی آپ کی گوشہ نشینی سے نسبت ہوگئی اس کا نام غارِ حرا رہتی دنیا تک حق وصداقت کے جاں نثاروں کے لیے قابلِ احترام ہوگیا۔

صلوٰۃ وسلام اس ترجمانِ ذکر لعالمین پر، جس گھاٹی کو آپ سے نسبت ہوگئی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتی دنیا تک شعب ابی طالب کے نام سے کتابوں میں درج کرلی گئی۔

صلوٰۃ وسلام! اس منتخب فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی پر، جس غار میں اس نے پناہ لی وہ غارِ ثور کے نام سے سیرت کے تذکروں میں اعلیٰ مقام پا گیا۔

صلوٰۃ وسلام اس پر جس درخت کے تنے پر خطبات کے وقت ہاتھ مبارک رکھنے کا شرف حاصل ہوا ستونِ حنانہ کے نام سے وفا کے تذکروں میں مقام پا گیا۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس پر، جس شہر کو اس کی ولادت کا شرف حاصل ہوا وہ بلد الامین کہلایا۔

صلوٰۃ وسلام اس پر، جس سے ہجرت کے بعد قیام کی نسبت پاتے ہی شہرِ یثرب (دکھوں اور بلاؤں کا گڑھ) مدینہ طیبہ اسلام کا گہوارہِ امتیاز قرار پایا۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس خوش خصال، خوش کلام پر، جس کے مبارک لبوں کو چوم کر نکلنے والی آواز ترجمانِ وحی کلام الٰہی قرآن حکیم کہلائی۔

صلوٰۃ وسلام اس نورِ ہدایت پر، جس کے ذکر کو اعلیٰ وارفع ہونے کا اعزاز ملا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

صلوٰۃ وسلام ہو اس ذاتِ اقدس پر، جس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو تحریر میں لانے والے کاتب حدیث کہلائے۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس ذاتِ مجسم شفقت ورحمت پر، جس کے فرامین کو اگلی نسلوں تک پہنچانے والے بلند مرتبت، بلند حوصلہ، پاک نفوس اس عظیم نسبت کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والی نسلوں کے محسنِ اعظم کہلائے، ان کی عظمت و تعظیم نے ایسا دوام پایا کہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی الحاد کی آندھیوں میں گھرنے کے بعد بھی ان کی مدح سرائی کا گراف نہیں گرا۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس پر، جس مخلوق کو آپ سے نسبت ہوئی وہ اس کائنات کی تمام مخلوقات میں سے زیادہ افضل واکرم ہونے کی اعزاز یافتہ ہوگئی۔

غرض آپ کی ذات ایسی عظیم، ایسی اعلیٰ، ایسی ارفع، ایسی محترم، ایسی ذاتِ الطاف واکرام ہے کہ جس کو بھی آپ سے مضبوط نسبت قائم ہوگئی وہی سربلند ہوگیا۔ جس کو بھی آپؐ سراج منیر، داعیِ دینِ قیم سے فرمانبرداری کی نسبت ہوگئی وہ اس دنیا اور اس دنیا میں ایسا معزز ہوا کہ اس کا نام سنتے ہی بے اختیار احترام میں سر جھک جاتے ہیں۔

☆☆☆

میرے اللہ! میرے معبود، تیری بارگاہ میں پناہ مانگنے کی تکرار شائد روایتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس مانگ کے بعد بھی میرا شیطان رجیم سے غیر محفوظ ہونا یقینی نہیں ہوتا ہے۔ آثار وقرائن چلا چلا کر کہتے ہیں، تو نے دیکھا اگر کوئی انسان کسی کو خود سے زیادہ طاقت ور سمجھ کر اس کی پناہ میں آتا ہے تو اس کا خوف کافور ہو جاتا ہے۔ دلیری اور جرأت بڑھ جاتی ہے لیکن میں اس عظیم صاحب جلال والاکرام کی پناہ لینے کے بعد بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں پاتا۔ ساری امت کی زبان پر کون سا لمحہ ہے جب یہ طلب نہیں ہوتی میرے جیسے بے شمار مردوزن کا جمِ غفیر یہ کہتا ہے مگر شاید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے کہتے وقت کہنا نہیں آتا۔ لفظوں کے حجاب میں اللہ کی بارگاہ کی عظمتوں کا یقین نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اسے حکمِ قبولیت نصیب نہیں ہوتا۔

میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ اَعُــوْذُ، یعنی پناہ طلب کرنا میری زبان پر صرف روائتی انداز میں آتا ہے، دل کا خلوص، سچائی کے نور سے محروم ہے۔ میرے رب! میرے پناہ دینے والے معاذ اللہ، مجھے پناہ مانگنے کی توفیق عطا کر۔ میری مانگ کو ایسا اندازِ خلوص بخش دے جس سے تیری جلال وشکوہ کی لامحدود ہستی میں مجھے پناہ مل جائے۔ سچی پناہ، میری اولاد، میری بیوی، اور امتِ مسلمہ کے تمام افراد کو اپنی پناہ میں لینے کی سعادت بخشے۔

مجھے اعتراف ہے میرے اللہ! آپ نے مجھے تمام عظمتوں سے نوازا، جن و انس اور دیگر مخلوقات پر شرف بخشا لیکن میں آپ کی پناہ کے بغیر اس شرف سے محروم ہو گیا۔ میرے اللہ مجھے مستقل دائمی پناہ کی ضرورت ہے۔ میں پھر مانگتا ہوں۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

شیطان رجیم کی گرفت اور اس کی سازشوں سے گھبرا کر اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ اپنی کم ہمتی کا اعتراف کرتا ہوں میرے الٰہ میرے اللہ! مجھے اپنی پناہ میں لے لیجیے۔ میری اولاد، میری بیوی، میرے خاندان اور ملتِ اسلامیہ کے ہر فرد کو اپنی پناہ میں لے لیجیے۔ تیری بارگاہ میں پناہ مل گئی تو تربیتِ اعمال و افعال بھی ہو جائے گی۔ کثافتیں ڈھل جائیں گی۔ دل کا گوشہ گوشہ نور سے بھر جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اللہ مجھے اپنی پناہ عطا کر اور اسے دوام بخش۔ اپنی پناہ میں میرے نصیبوں کا ماحصل بنا دے۔ میرے اللہ ایک بار پھر مانگتا ہوں، تیرے نظامِ سلطنت، تیری حکومت اور تیرے رسول ﷺ کی زبان میں:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم. (آمین)

☆☆☆

سب سے بڑی سچائی:

سچی بات کہنی چاہیے اور اس سے بڑھ کر اور سچائی کیا ہو سکتی ہے کہ اے رب العالمین ...... اے مالکِ یوم الدین ...... تو نے انسان کو پیدا کیا، انسان کو اپنا مافی الضمیر کہنے کا انداز سکھایا، انسان کو قرآن پڑھایا۔

سچ بات ماننی چاہیے ...... اعتراف کرنا چاہیے اور اس سے بڑھ کر اور سچائی کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ رب العالمین! مالکِ یوم الدین! بے انتہا مہربان! تو نے انسان کو ایسا مکمل دستور جو اس کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کی حیات پہ محیط ہے۔ ایسا مکمل امن و سکون بخشا جو انسان کی انفرادی زندگی میں قلبی مسرتوں کو ہمیشہ تازہ و توانا رکھے اور اجتماعی زندگی کو محبت و الفت، مساوات، عفت، شجاعت، عدالت کو لازوال جمال بخشے۔

...... مافی الضمیر کہنے کو فصاحت و بلاغت کے ساتھ اظہار کرنے کا مؤثر مسحور کن اندازِ بیان بخشا۔ تیرا شکر ادا کیا جائے اور اس کے ساتھ ہی اس محسنِ عظیم ﷺ کا شکر ادا کیا جائے جس نے تیرے کے تمام احکامات کو اپنے عمل اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادات کے مکمل اتحاد کے ساتھ نسلِ انسانی تک پہنچانے میں انتہائے کمال سے حق ادا کیا۔

وہ سچائی جس سے انکارِ عظمتِ آدم سے انکار ہے...... جس سے انکار جمالِ انسانیت سے بُغض کے مترادف ہے...... وہ سچائی جس سے انکار اس محیر العقول نظامِ کون ومکاں، عالمِ رنگ وبو، اجرامِ سماوی کی ارض کے مکینوں سے سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ اَن دیکھے رابطے، زمین کے انجرات اور لامحدود خلاؤں میں تیرتے ہوئے برقی رو کے...... ثوابت وسیار کے...... زمین کے ہر جان دار اور بے جان سے رابطہ اور مسلمہ رابطہ سے انکار کے مترادف ہے...... اور وہ سچائی اللہ رب العالمین اور مالکِ یوم الدین ہے۔ یعنی سب کا تدریجی نشوونما اسی کا مرہونِ منت ہے اور پھر اس مادی زندگی سے انتقال کے بعد یوم النشور ریوم الدین کا مالک بھی وہی ہے۔

وہی جو بے حد مہربان ہے اس کی عظمت کا اعتراف...... میرا سر بسجود...... میرا قلم بسجود...... میرا فکر بسجود...... میرا شعور بسجود...... میری عقل بسجود...... زبان پر شکر اور حمد وثنا کیوں کہ اس کا حق دار صرف وہی ہے۔

اس سچائی کا مظہر، اس سچائی کے مبلغ، اس سچائی کے شاہد، اس سچائی کے صادق، اس سچائی کے ترجمان، اس سچائی کے پیغمبر، اس سچائی کے اصل راہنما، اس سچائی کی علامت، اس سچائی کی محسوس صورت، اس سچائی کے سچے، نکھرے، واضح، اجلے، بے داغ، ہمیشہ تابندہ، درخشندہ محمد ﷺ کا اعترافِ احسان............ ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود وسلام، بے حد درود وسلام۔

فَمَنْ كَانَ اَوْ قَدْ يَكُوْنُ كَاَحْمَدَ
نِظَامٌ لِحَقٍّ اَوْ نِكَالاً لِمُلْحِدِ

"محمد ﷺ جیسا حق کو استحکام دینے والا اور ملحد کو ذلیل کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ہوگا۔"

نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کے تقدس پہ ربِ جلیل کی مہرِ تصدیق مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی (آپ اپنی خواہش کے تحت نہیں بولتے: النجم) ثبت ہے۔ آپ ﷺ کے ارشادات کا ایک حصہ اللہ کے کلام کی متبادل آواز ہے۔ آپ کے ارشادات اللہ جلّ شانہٗ کی آواز کی بازگشت...... آپ کے ارشادات احکاماتِ الٰہی کی بازگشت...... آپ کے ارشادات جن وانس کے عقل وضمیر سے مخاطب ہیں۔ ان ارشادات کی آواز کا اتار چڑھاؤ محفوظ ...... حرف حرف محفوظ ہے۔ جو ارشادات آپؐ کے عمل میں ڈھل کر چمنِ ہستی میں فروزاں ہوئے وہ روح وبدن میں محبت بخشنے والا...... نفرتوں میں محبت کو روح پھونکنے والا بن گیا۔

آپؐ وہ امی جن کو بتوسطِ وحیِ جبریل امین، ربِ علیم وحکیم نے ایمانی علوم کی خبر دی...... وہ امی جن کی تعلیم انسانی عقل وضمیر کو دستک دیتی ہے...... وہ امی جن کے ارشادات کی روح وحیِ الٰہی ہے...... وہ امی جن کا معلم خود خالقِ کائنات ہے، وہ خالقِ کائنات جس نے انسان کے جسدِ بشری کو ایٹم اور پروٹان سے زیادہ قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ وہ معطی جس نے انسان کو ناقابلِ تسخیر قوتِ ارادی بخشی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کائناتی لگامیں اس کے سپرد کردیں۔ وہ صمد جوان تمام قوتوں کو بخشنے اور مطلق مختار ہونے کے باوجود انسان کی سرکشی اور بغاوت کو دلائل اور محبت بھرے انداز میں سمجھانے کے باوجود نہ اس کو سزا دیتا ہے نہ ہی انسان سے خلافت کا منصب چھینتا ہے۔ اختیار رکھنے کے باوجود وہ اس سے اپنے وعدے

مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۝

(اس میں ایک معین وقت تک کے لیے ٹھکانا اور فائدہ اٹھانے کی چیزیں ہیں) کو واپس نہیں لیتا۔

☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت رسول امن وسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

تحریر کرنے کا ارادہ کرتے وقت............

اللہ عز وجل تیرے اس جلال کی قسم، جسے میری آنکھیں تیرے مظاہر کے ظاہر اور باطن میں پنہاں موجودگی کو بالکل اسی طرح دیکھتی ہیں، میرا احساس بالکل اسی طرح محسوس کرتا ہے، شعور ہو بہو اسی طرح یقین کرتا ہے جس طرح میرے ہاتھ میں قلم اور کاغذ جس کی گرفت تیری عطا، تمام خیال وتصور کی قوت تیری سخا، انتخابِ الفاظ اور اظہارِ بیان کی استعداد میں تیرا کرم۔

تیرے جلال و جمال کی قسم! مجھے صبح کی اجالوں میں، نوزائیدہ بچوں کی مسکراہٹوں میں گوناگوں مخلوقات کے چہروں، رنگوں اور بولیوں میں ترا ہی کمال نظر آتا ہے۔ اعضاء وجوارح کی ساخت میں، میرے کشکول نما ہڈیوں کے سانچے میں محفوظ دماغ میں، جسم کی ساخت اور خلیوں کی حیات وموت میں مجھے تیرا ہی جمال نظر آتا ہے۔

لیکن تیرے جمال وجلال کی قسم! میرے شعور کو کبھی یہ بصارت نصیب نہ ہوتی، میری عقل کو کبھی یہ تمیز میسر نہ آتی، مرے فکر کو کبھی یہ روشنی حاصل نہ ہوتی۔ اگر مجھے سرچشمہِ نورِ ہدایت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبتِ غلامی کا شرف نہ ملتا۔ اور میرے دل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دماغ کے شعور کو صبحِ اول سے لے کر تا قیامت تصدیق یافتہ ہدایت سے کلمہ طیبہ کے جامع الفاظ میں عہدِ وفا باندھنے کی عظمت نہ ملتی۔

بلا شبہ یہ سب اسی نسبت کا صدقہ جاریہ ہے جس نے تیری وحدت والوہیت اور تیرے رسول محمد ﷺ کی فرمانبرداری کی دامے، درمے، سخنے، قدمے عہد کی پاسداری کی توفیق عطا فرمائی اور اس پر استقامت کی شجاعت ہمت اور جرأت سے نوازا۔

اسی نسبت نے مجھے روح وبدن کے باہم تعلق کا صحیح وقوف دیا۔

اے ربِّ کائنات! اے سلام مہیمن! تجھ سے پہچان نصیب ہوئی، مجھے امن وسلامتی کی فکری اور ذہنی لذتوں سے آشنا کر دے۔ میں اپنی زندگی کے ان نابکار لمحوں کو جب بھی یاد کرتا ہوں جن میں میرے خیال، میرے شعور اور فکر کو اس تعلق سے شبہات کی کند چھریوں سے کاٹنے والے فلسفوں اور نظریوں کی محفلوں میں گزرے اس نسبت سے محروم اندھے تجربوں اور مشاہدوں کو سننے اور پڑھنے میں گزرے، ان مادہ پرستوں نے مجھے ذہن اور جسم کی تھکن اور شکوک وشبہات کے سوا کچھ نہ دیا۔

تیرا شکر ہے میرے اللہ! ان لمحات میں میری روح مجھے اس عہد کو یاد دلاتی رہی، وہ عہد جو اس نے تیری بارگاہ میں میرے اس قفسِ عنصری میں مقید ہونے سے پہلے کیا تھا۔ "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" (کیا میں تمہارا رب نہیں؟)

عاقل ودانا اسے ضمیر کے نام سے پکارتے ہیں۔ اسے علم کی زبان اور شعور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمیز کا نام دیتے ہیں، روح اس بدن میں آ کر بھی اپنے اس عہد کو بھولتی نہیں جس کی خبر اللہ کے بعد سب سے سچی ذاتِ رسول امن وسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے دی ہے۔

وہ انسان کو محض اس عالمِ رنگ و بو کے مکتبہ میں ملی ہوئی تعلیم کے قبیلوں کو بار بار اس نورانی تعلیم کو حاصل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو جینے اور مرنے کے آداب سکھانے کی ترغیب دیتی رہتی ہے مگر جب انسان اس کی نہیں مانتا تو وہ انسان کی نادانی کی وجہ سے مایوس اور اداس ہو جاتی ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جسے شاد عظیم آبادی نے اس شعر میں کہا ہے ؎

پھول شگوفے پھیکے پھیکے، چاند ستارے مدھم مدھم
فطرت بھی مغموم ہو رہی ہے جب تک میں مغموم ہو رہا ہوں

☆☆☆

میرے سننے اور دیکھنے والے اللہ! میرے ہوش پر لرزہ طاری ہونا فطری بات ہے، میری عقل و دانش کی دنیا میں خوف و ہراس کی ہوائیں چلنا لازمی امر ہے۔ میری فکر کی جستجو نے جس مقصد کو چاہا ہے اس کی عظمت اور میری بساط کی نسبت بالکل ایسے ہی ہے جیسے انسان اور اس کی ذریت کا ظلم و جہالت کے سبب وہ بارِ امانت اٹھا لینا جنہیں پہاڑوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے: فَقَدْ حَمَلَهَا الْاِنْسَانَ

وہ تو انسان کی لاشعوری جہالت تھی، مگر میرے شعور کو تو اپنی جہالت کا اعتراف ہے، اس کے باوجود اے خالقِ کائنات...... اے ربِ السموات والارض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......اے رب العرش الکریم ......اے جلال اور لامحدود جنود کے مالک ...... تیری ہیبت سے شبستانِ وجود پر لرزہ...... تیری مٹھی میں زمین و آسمان کی وسعتیں ...... قوتیں، قدرتیں ......اے تمام مخلوقات کے مالک الملک ......رب الملائکۃ والروح ......تو کبریا......تو ذوالجلال والاکرام ......تو معطی و مغنی......تو وحدہٗ لاشریک ......
تیری عظمتوں کو میں نے فضاؤں میں تیرتی برقی لہروں میں دیکھا...... تیری جبریت کو زلزلے کی صورت دیکھا...... تیرے جمال کو معصوم بچے کی مسکراہٹ میں دیکھا ......تیرے نظم الامور کی ایک جھلک کو نظامِ اجرامِ فلکی میں دیکھا...... تیری رحمت کو صبح کے تبسم میں پایا...... تیری حکمرانی کو انفس و آفاق پر حاوی دیکھا۔

میرے احکم الحاکمین، میں نے آپ کی آوازِ ہدایت کے وفاق، آپ کے عہد اور رسولِ رحمت للعالمین ﷺ کی آواز کو ضبط کرنے کی کوشش کی ہے وہ آواز جو آج بھی فضاؤں میں گونج رہی ہے۔ جو ارشاداتِ رحمۃ للعالمین ﷺ کی صورت میں آج بھی تاباں و درخشاں ہے، وہ آواز جو مجھے بلندیوں کی طرف بلا رہی ہے۔

آواز جسے کلامِ الٰہی کو ذریت آدم تک منتقل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جو آج بھی اتنی ہی توانا ہے، ماضی حال میں مستقبل میں توانا رہے گی ...... وہ آواز جس کا لہجہ دوسری آوازوں کے شور سے الگ تھلگ ...... وہ آواز جس کی عظمت ناقابلِ تسخیر...... وہ آواز جو احکاماتِ الٰہیہ کی ترجمان...... وہ آواز جسے رب العرش العظیم نے اپنی جامع کتاب اور مکمل کتاب قرآن کے لیے منتخب فرمایا...... وہ آواز جس کا صاحب کلام کن فیکون سے متصف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آواز! سچائی کی آواز...... جو انتہائی بلندیوں سے آج بھی انسان کے ضمیر کو دعوتِ انسانیت دے رہی ہے، اس کی صوتی مثال ناممکن ہے۔ یہ آواز ایک حقیقت کی آواز ہے اور اس آواز کے اثر کو کتنے ہی نظریات مفلوج کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ آواز ان بلندیوں سے آ رہی ہے جن کا جوہر...... مفہوم...... لفظی ہئیت بلا کم و کاست آج بھی موجود ہے۔ اس آواز کو نبی آخر الزماں ﷺ کی زبانِ مبارک، حلقِ مبارک اور سینۂ مبارک کا مخرج حاصل ہے۔ اس آواز کا اصل منبع عرش عظیم کا مالک، رب المشارق والمغارب ہے۔ حی و قیوم ہے، انسان کو خودسری، بے راہ روی اور مادی لذتوں سے اٹھنے والے ابخرات کو اس آواز کے بادلوں کی گرج آج بھی متنبہ کر رہی ہے۔

یہ آواز بلندیوں کی طرف بلا رہی ہے، اس نے خبر دی ہے کہ انسان راہِ ہدایت اور گمراہی کے انتخاب میں بااختیار ہے لیکن اس کے لیے راہِ حق کا انتخاب کرنے کے لیے ایک علاج تجویز کیا گیا ہے، وہ علاج یہ ہے کہ اس میں انا پیدا نہ ہو۔ ہدایت صرف وہی ہے جس کا مفہوم انبیاء کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ جس کو پا کر انسان ذہنی اذیتوں اور جسمانی زخموں سے نجات پا سکتا ہے۔ اگر وہ اس ہدایت کو اپنا لے تو اس کے ہاتھ نیکی اور بھلائی کے کھیت ہوں گے۔ اس کے سانسوں میں محبت کی خوشبو ہوگی۔ حسد، بغض،، دوسروں کی تذلیل کرنے کے عمل سے دور رہے گا۔ وہ کمزور کا معاون ہوگا، اس کا غصہ انتقام نہیں بلکہ معافی اور درگزر ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آواز کے حضور اپنے قلم وتحریر کی خدمات پیش کرنے کی جرأت کررہا ہوں ،جس کی بساط ایسے ہی ہے جیسے دائی حلیمہ سعدیہ کی لاغرو کمزور اونٹنی اور ام معبد رضی اللہ عنہا کے خیمہ میں خشک تھنوں والی کمزور سی بکری .... میری فکر کا کاسہ بھی خالی ہے لیکن اس امید پر کہ تیرا اکرم ہو تو یہ نسبت میرے کاسہِ فکر کو سیراب کردے، میرے قلم کو رفتارِ سلامت دے دے ، میرے اعمال کو تاب وتوانِ محبتِ رسول دے دے۔

میرے اللہ! تیری استعانت چاہتا ہوں اس بات پر کہ مجھ سے کوئی ایسا حرف تحریر نہ ہو جو اس روحِ حق کو ناگوارِ خاطر ہو، اگر ایسا ہوا تو میری ہلاکت یقینی ہے۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ میں ہلاک وبرباد ہو جاؤں گا۔ میرا دل، میرا شعور، میری عقل ،میری فکر، میرے عرفان، میرے ادراک کی گہرائیوں میں یہ یقین ہے کہ میں جس مقدس آواز کے بارے میں لکھوں گا وہ آپ کی منتخب، مصطفیٰ اور اعلیٰ تخلیق ہے۔

میرے اللہ! میری فکر کی وادیوں میں باطل کی آوازوں کا بے ہنگم شور ہے، میری جستجو کے سفر میں ہر قدم پر اغوا کاروں کے بڑے بڑے غول ہیں۔

میرے اللہ! مجھے ان سے بچانا ، پستیوں کی طرف کھینچ کر لے جانے والی آوازوں کے سحر سے محفوظ رکھنا۔

میرے اللہ! پستیوں میں اترنا آسان ہے اور میری فطرت بہت جلد ان کی طرف مائل ہوتی ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (اور تحقیق ہم نے بنی آدم کو شرف وکرامت عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا) کی وہ آواز جو بلندی کی طرف لے جاتی ہے، ڈرتا ہوں کہیں تکرّم کے مفہوم سے یہ آوازیں میرے دل کو بہرا نہ کر دیں۔ میرے مستجاب الدعوات، میری مشکلوں کو آسان کرنے والے! مجھے ان سے بچانا۔

"مالکِ یوم الدین" سب سے زیادہ مشکل میرے عقل و بصیرت کو اس دن کے یقین تک پہنچنے میں پیش آئی جس دن میں سیرتِ رسولِ امن وسلام تحریر کرنے کے شرف حاصل کرنے کے لیے قلم تھاموں گا...... ایسا یقین جیسا آج کے اس دن پر ہے۔ بادِ نسیم جس کی جلو میں ہوتی ہے، جس کی سحر کے لطف آگیں جھونکے...... پھر شفق پر لالی کی نمو...... چاروں طرف سنہری کرنوں کا تانا بانا...... باغوں میں اور ندیوں کے کنارے چرند و پرند کا مل کر چہچہانا، جس طرح ان سب پر یقین ہے۔

اب جب عقل و بصیرت نے یقین کر لیا ہے تو اس بات کا ڈر ہے کہ یہ ذمہ داری مجھ سے نبھے گی بھی یا نہیں؟ جیسے انسان نے روزِ اول بارِ امانت اٹھاتے ہوئے جہالت کا ثبوت دیا تھا۔ خود آپ ہی کا فرمان ہے:

"وَكَانَ الْإِنْسَانُ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا"

میں بھی اس اس قسم کی جہالت کا اعتراف کرتا ہوں اور آپ کی بارگاہ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے سر بسجود قلم اور سر بسجود فکر و علم کو اپنی رحمت سے نوازیے۔ ایسا نوازیئے کہ اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ، ہر جملہ سچ ہو، ایسا سچ جس کو آپ سے محبت ہو، آپ کے ممدوح علیہ السلام سے محبت ہو۔

جب بھی خیال آتا ہے کہ میں آپ کے رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدسہ تحریر کروں تو ہمت لرز جاتی ہے، قلم رک جاتا ہے، علم اور بیان کے ہونٹ کپکپانے لگتے ہیں، تیری ہیبت اور جاہ وجلال سے، تیری بلند و بالا، مختارِ کل ذات سے ڈر لگنے لگتا ہے۔

تیرے ممدوح علیہ السلام کی سیرت لکھنے والوں کی تو ایک لامحدود قطار ہے، اس میں بڑے بڑے صاحب قلم ہیں اور ان سب سے بڑھ کر تو یہ کہ آپ خود ان کے مدح خواں ہیں۔ پھر کہاں مجھ جیسا کمزور البصیرت، ناقص العلم، غریب الفکر، آدمی...... مجھے نہیں معلوم کہ بیان کی شوخیاں اور اسلوبِ بیاں کی شگفتگی کیا ہوتی ہے؟ اس والا صفات کی ذات کی شانِ شایان کون سے الفاظ استعمال کروں؟

جن کی طرف کسی کی میلی نگاہ اٹھے تو آپ کی غیرت فرمائے:

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

جن کے اہل خانہ کے بارے میں کوئی دریدہ دہن بدزبانی کرے تو آپ کا حکم ہو:

وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ (النور: ١٦)

"اور جس وقت تم نے یہ چرچا سنا تھا تو اسی وقت کیوں نہ بول اٹھے کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسی بات زبان سے نکالیں، معاذ اللہ یہ تو ایک عظیم بہتان ہے۔"

جن کے بارے میں کوئی بدذات ذاتی حملہ کرے تو آپ کہیں:

لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝ مَّلْعُونِينَ ۚ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝

(الاحزاب: ۶۰-۶۱)

اگر یہ منافقین باز نہ آئیں اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ مدینہ میں افواہیں اڑاتے رہتے ہیں تو ہم آپ کو ان پر ضرور مسلط کر دیں گے، پھر یہ لوگ مدینہ میں آپ کے پاس ٹھہر بھی نہ پائیں گے مگر ہاں بہت ہی کم اور وہ بھی لعنت زدہ پس جہاں کہیں مل جائیں ان کو پکڑ و اور مار مار کر ٹکڑے کر دو۔"

جن کی نگاہ میں نسلِ انسانی کی بربادی کا غم نظر آئے تو آپ فرمائیں:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا

(الکھف: ۶)

"تو شاید آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ اس مضمون (قرآن) پر ایمان نہ لائے تو اپنی جان دے دیں گے۔"

جن کے ماتھے پر شکن آپ کو نا گوار!

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ۝

اسی لیے تو میں ڈرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی نامناسب بات اس ذاتِ منزہ سے منسوب نہ ہو جائے، کسی حرف کے انتخاب میں احتیاط کا دامن نہ چھوٹ جائے، کسی اظہارِ حقیقت کے کمال کو کمال نہ مل سکے، آپ سے ڈرتا ہوں۔

میرے معبود! آپ سے درخواست کرتا ہوں، میرے قلم کو سنبھالا دیجیے، عقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشعور کو فہم ہدایت سے نوازیئے، تدبر و فکر کو وہ روشنی دیجئے جو صدیوں کے حجاب چیر کر صرف اس آوازِ حق کی روشنی سے خود کو منعکس کر سکے۔

میرے رحمان ورحیم اللہ! میری تمنا سے تو آپ مجھ سے بھی زیادہ باخبر ہیں، میری التجا ہے کہ اگر اس میں کوئی کھوٹ ہے تو اسے پاکیزگی اور خلوص عطا کیجئے۔ تحریر کو ایسا اندازِ بیان عطا کیجئے جو آپ کو بھی پسند ہو اور آپ کے عبد رسولِ مجتبیٰ، مصطفیٰ ﷺ کو بھی پسند آئے۔

میرے رحمان ورحیم تیری بارگاہ مغنی ومعطی ہے، عطا کرنا تیری شان ہے، عطا کر دے وہ حسنِ بیان جو تیرے ذی شان نبی ﷺ کے حوالے سے خوب تر ہو، سچائی کے اصلِ بیان سے حسن یافتہ ہو۔ جس طرح تیری ذات وحدہٗ لاشریک کا واحد مقتدر اور خالق وباری ہونا سچ ہے، تیرے مکمل اختیار میں کُنْ فَیَکُوْنَ ہونا سچ ہے، اسی طرح تیرے رسول ﷺ کا خاتم النبیین ہونا سچ ہے، سچ ہے میرے اللہ!

جس طرح انسان کے شعور وضمیر نے رحمۃ للعالمین علیہ السلام کے ظہور کی صدیوں طویل زحمتِ انتظار جھیلی، اسی طرح مادی کائنات بھی مہینے، سال اور صدیوں کی صورت اس صبح کے انتظار میں پریشان وحیران رہی۔

رسولِ رحمت ﷺ کی تعریف کے لیے صدیوں سے قلمیں، افکار، نثر اور نظم میں مشغول ہیں، ہر سال ...... ہر صدی ...... ہر گھڑی ...... ہر پل کے تسلسل میں آپ ﷺ ہی کی تعریف کا زمزمہ ہے مگر تاہنوز ہر صاحبِ بیان کا مقطع یہی ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس رحمتِ عالم ﷺ کی سیاست کے پہلے سبق کو اگر تمام نوعِ انسان مان لے یعنی تمام دنیا کا خالق اور حکمران ایک عزوجل ہے تمام دنیا کے انسانوں کا باپ ایک اور ماں ایک ہے۔ تو اس دنیا کا دامن رحمتوں، محبتوں، شفقتوں کا گہوارہ بن کر رحمت ہی رحمت بن جائے۔ ایسے میں اقتدار کی ہولناکیاں ہمیشہ کے لیے دم توڑ کر ایک دوسرے کی بھلائی کے خیر مقدم میں سرگرم ہو کر رحمت ہی رحمت بن جائیں۔

☆☆☆

ربیع الاول:

ربیع الاول وہ مہینہ ہے جس میں ایک صبح اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتوں کے ثمر، رحمتوں کے صدر علیہ السلام کے وجودِ رحمت سے اس کائنات کو نوازا۔ اس رحمت کی بارش غیر مشروط تھی۔ اس لیے نہ روزہ کی شرط، نہ زکوٰۃ کی فرضیت، نہ عبادت کے دوسرے تکلفات، ان سے تو ابھی ابنائے انسانیت ناآشنا تھی، اس صبحِ سعید میں رحمت للعالمین علیہ السلام کو اس کائنات میں ہر موجود، جمادات، حیوانات، نباتات، حشرات، جن وانس کے لیے رحمت کی بہار بنا کر بھیجا گیا۔

میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اس عظیم المثال، تقریب کی منظر کشی کرسکوں۔ نگاہ، تصور، قیاس، وہم وگمان سب ہاتھ باندھے عاجزی اور انکساری سے کھڑے ہیں۔ زبان اور الفاظ کہہ رہے ہیں کہ ہماری بساط کہاں؟ اس تقریب کے احوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر سکیں۔ وہ ایسی تقریب تھی جس کا اہتمام خود ربِّ کائنات نے فرمایا تھا۔ وہ حاکموں کے حاکم، بادشاہوں کے بادشاہ جس کے سامنے دنیا کے آج تک جتنے حاکم گزرے ہیں، بادشاہ گزرے ہیں یا کسی دوسری صورت میں حکمران کہلائیں ان سب کے اختیار جمع کریں تو اس کے اختیار کے سامنے پرِکاہ۔

جب سے کائنات منصۂ شہود میں آئی تب سے لے کر آج تک اور آنے والے زمانے تک کے جاہ وجلال، شان وشکوہ اس کے سامنے سب جمع ہو کر آئیں تو مُورِ بے مایہ کی طرح بے نام ونشان ہو جائیں۔ اس کی اپنی سجائی ہوئی تقریب جس میں ملائکہ مقرب تھے، جس کی ہر تقریب کا ہر مہمان اپنی شان میں یکتا......مقام میں " فَضَّلْنَا بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ " سے نوازا گیا۔

☆☆☆

میرے مغنی ومعطی میری ہمت لرز رہی ہے، میری قوت انگشت بدندان ہے، میرے فکر کی وادیوں میں خوف و ہراس کی آندھیاں، میری جرأت مرہوب و مبہوت، میرا اسلوبِ بیان محاسنِ کلام سے عاری، علم کی روشنی کے جلووں کی دولت سے میرا دامن سوچ خالی، میں علم وخبر کا فقیر، ادب، احتیاط، ذمہ داری کا بارِ گراں ......اس ذاتِ مکرم ومعظم، وقارِ صداقت رسولِ رحمت ﷺ کا! جن کی اطاعت تیری اطاعت، جن کی محبت تیری محبت۔

جن کی مجلس میں حاضری کے آداب تو نے خود سکھائے! ان پر عمل کرنے کو فرض ٹھہرایا، جب تم ہمارے رسول محمد ﷺ کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کی تمنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر آؤ تو کہو...... اُنْظُرْنَا...... ہماری طرف توجہ فرمائیے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

''تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کرلو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے۔''

جب ہمارے احمد ﷺ کی مجلس میں حاضری دو پہلے اجازتِ حضوری طلب کرو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ

''باایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لے لیں کہیں نہیں جاتے۔''

پھر جب کسی اہم مسئلے میں تم سب جمع ہو جاؤ تو اٹھنے سے پہلے اجازتِ رخصت طلب کرو۔

www.KitaboSunnat.com

اس ادب کا شرط اول قرار دیتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

''جو لوگ ایسے موقع پر آپ سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں۔''

بغیر اجازت کھسکنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

"بگوشِ ہوش جو لوگ حکم رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں انہیں بتا دینا چاہئے کہیں اس جرم میں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ جائے یا انہیں کوئی عذاب اپنی گرفت میں لے لے۔"

ان کے اعمال مقدسہ اور ارشادات عالیہ کا ذکر جن کے سامنے بات کرتے وقت آواز کو پست رکھنے کا حکم اور عدم تعمیل کی صورت میں بربادیٔ اعمال کی وعید موجود ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔

"اے اہلِ ایمان! اپنی آوازیں اپنے نبی ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو کہ جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بلند آواز سے بولتے ہو اس طرح ان کے روبرو بلند آواز سے ہرگز نہ بولا کرو کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو۔"

میرے اللہ! تیرے سوا انسانوں کے دل و دماغ کے اعمال کا نفسیاتی تجزیہ اور کون کر سکتا ہے؟ یقیناً جو شخص اپنے مخاطب کے سامنے بلند آواز سے بات کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے حقیقت میں وہ دوسرے کو اپنے سے کم تر سمجھتا ہے یا اسے مرعوب کرنا چاہتا ہے۔

تیرے اس کمالِ تجزیہ کا ثبوت:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔

''جو لوگ ہمارے رسول ﷺ کے روبرو اپنی آواز دبی رکھتے ہیں (علم الصوت کے ماہرین کا تجربہ ہے کہ مخاطب کے سامنے دبی آواز اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ متکلم مخاطب کی تعظیم دل سے کرتا ہے) وہ امتحان میں کامیاب اور ان کے دل تقویٰ سے مزین! ہماری طرف سے ان کے لیے بخشش اور عظیم تر اجر ان کا مقدر ہے۔''

ایک اور ہدایت:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا (مجادلہ:۱۱)

آج جسدِ اطہر کی زیارت نہ سہی، آج مجلسِ مطہر میں حضوری نہ سہی، خیال وتصور، فکر وتدبر، علم وخبر اور ذریتِ آدم کی تاریخِ عمل میں سب سے زیادہ ممیز،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتصور، فکرو تدبر، علم وخبر اور ذریت آدم کی تاریخِ عمل میں سب سے زیادہ ممیز، سب سے زیادہ مستحکم، سب سے زیادہ بے سقم، منفرد، بے بدل، نبی آخر الزماں ﷺ کے عمل کا ہر نقش آج بھی زندہ، زندگی بخش، مسیحا صورت ہاتھ ہے، وقت اور مسافت کے ہر اندھیرے کو رحمت و برکت کے اجالے بخشنے والا نور ہدایت ہے۔
آج بھی نسلِ آدم کی انفرادی اور اجتماعی مشکلوں کا مداوا اسی صاحب کتاب وحکمت کی تعلیم ہے۔ اس کے جاوداں منصب کی بارگاہ میں حضوری بھی تو ادب کی متقاضی ہے۔

شهدت على احمد انه رسول من الله بارئ النسم

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد ﷺ اس اللہ کے رسول ہیں جو جاں آفرین ہے۔
میرے اللہ! میں اس کی تصدیق کرتا ہوں......
اور مزید علی رضی اللہ عنہ کا یہ شعر:

فمن كان او من قد يكون كاحمد
نظام لحق او نكالا للملحد

''احمد ﷺ جیسا نظامِ حق کو مستحکم کرنے والا اور ملحد کو ذلیل کرنے والا (ماضی) میں نہ کوئی تھا نہ (آئندہ) کوئی ہوگا۔''

اسی طرح سلسلۂ ارشادات کی عظمت پہ...... خالق کائنات معلمِ علم و بیان، خالقِ انسان وجاں کی مہر تصدیق۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. (النجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اللہ میں آپ سے اعانت مانگتا ہوں، آپ کی رحمت مانگتا ہوں، اپنے علم اپنی کوشش کے ہر زاویہ کی...... اللہ تعالیٰ آپ کی بارگاہ سے حیات مانگتا ہوں، حسن مانگتا ہوں، تحریر میں شگفتگی مانگتا ہوں، اجر مانگتا ہوں، سچائی کی دمک مانگتا ہوں ،اپنے دل اور دماغ کی تصدیق مانگتا ہوں، اپنی تحریر میں محاسنِ کلام کا نکھار مانگتا ہوں۔

یا اللہ میری نیت میں اگر کوئی کھوٹ ہے تو اسے خالص اور کھرا بنا دے، نیت یہ ہے کہ میرے انداز میں سچائی کی آب وتاب اتنی ہو کہ صدیوں کے اندھیروں کا الزام دینے والوں کے اندھیروں میں دبے ہوئے دلوں میں روشنی یوں پھیلے کہ ان کے عقل وشعور کے اوسان لرز اٹھیں۔

میرے اللہ! میرے رحیم وکریم اللہ! میرے خالق ومنعم اللہ! جب سے میرے ہونٹوں نے حروف کا استعمال تیرے کرم سے سیکھا، جب سے ہوش نے تمیز وشعور کا فیض تیری رحمت سے پایا، جب سے الفاظ کی ترکیب، الفاظ کے مرکبات سے عبارتوں کی تحریر کا اسلوب تیری عطا سے مجھے ملا۔ تب سے آج تک میں سوچتا ہوں میں نے ان کو کتنا ضائع کیا، کروڑوں کی تعداد میں بلکہ اس سے بھی زیادہ میں نے نہ معلوم کتنی کہانیوں کتنی لغویات وتمثیلات میں ضائع کیا۔

میں معافی چاہتا ہوں ...... معاف کردے میرے اللہ! میں سوچتا ہوں تیرا کرم اور میری کتنی غلطیاں...... میں کتنا خطا کار اور تو کتنا ستار وغفار ہے۔ میں سوچتا ہوں جب آمنا سامنا ہوگا جب سوال ہوگا...... تیری عظمت کی قسم! مجھے اپنے بے حد وحساب گناہوں کا اعتراف ہے، میں نے تیری عطا کی ہوئی ہر نعمت کا غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کیا...... غلط ...... بالکل غلط ...... مگر ایک امید ہے، ایک آسرا ہے، وہ بھی تیری بے شمار مہربانیوں کی شکل میں نظر آتا ہے، وہ بھی اس حجاب میں کہ تو نے مجھے ندامت کے آنسوؤں کے ساتھ اپنی زندگی میں اعتراف کرنے کے لیے چند لفظوں کے استعمال کی توفیق دی ہے۔ یہ بھی آپ نہ دیتے تو میں تو بس ہر طرح خراب و برباد ہوتا۔

اے اللہ! میرے دل و دماغ کو اپنی لازوال محبت سے معطر کرنے والے! اس دل کو صاف کر دے کدورتوں سے...... کمزوریوں سے اس کو صاف کر دے ہر خرابی سے...... آمین

خواہشِ نعت:

میرے اللہ! اب میں سوچتا ہوں لوگ نعت لکھتے ہیں، لوگ مسجع و مقفیٰ کر کے نعت لکھتے ہیں، نعت جو نسلِ انسانی کے ماتھے کی شرافت کا جمال ہے، اولادِ آدم کے حسنِ اخلاق و عاداتِ جمیلہ کے سر کا تاجِ درخشاں ہے۔ اس کی نعت لکھنے کا شرف نہ جانے کس کس کو حاصل ہوا؟ کون کون مقبول ہوا اور کون کون رہ گیا؟

میرے دل میں ایک تمنا آئی ہے میں بھی نعت لکھوں، میں آپ کی عطا کی ہوئی الفاظ کے استعمال کی سوجھ بوجھ کو استعمال کروں تاکہ میری زندگی کے بیکار و نابکار لمحوں میں کچھ کارآمد لمحے بھی کراماً کاتبین لکھ لیں کہ میں نے بھی...... حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جس جماعت کے اولین نمائندہ ہیں...... اس محبت میں...... مگر اس ضمن میں کہاں؟ کس جگہ؟ کس مقام پر...... نظر نہیں آتا مگر اس دلِ ناداں میں یہ بہت بڑی آرزو ہے کہ میں بھی نعت لکھوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے الفاظ، میری تحریر، میری سوچ، میرے فکر کے حصہ میں بھی وہ مبارک لمحہ نصیب ہو جس میں نسلِ انسانی کے عظیم محسن، مہربان، رحیم و رؤف محمد ﷺ کی نعت لکھنا میرا مقدر بن جائے۔ آمین

میرے اللہ...... میں نعت کیسے شروع کروں؟ کس طرح شروع کروں؟ کن الفاظ سے شروع کروں؟ ابتدا کیسی ہو؟ انتہا کیسی ہو؟ کس طرح ہو؟ کیا یہ لکھوں کہ انہیں آپ نے جتنی مشکل ترین ذمہ داری سونپی تھی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہوں نے بڑے عظیم الشان انداز میں اسے مکمل فرمایا۔

ایسے انداز سے کہ اس میں کوئی گوشہ، کوئی پہلو...... ایسا نہیں جو اپنے خدوخال میں درخشاں نہ ہو، مکمل نہ ہو۔

نہیں...... ٹھیک نہیں...... میرے اللہ! بات نہیں بنی! میں سمجھتا ہوں اس ذمہ داری کو جسے آپ نے ہمارے نبی، ہمارے رسول، ہمارے محسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سونپا تھا اس کو جس بے مثل انداز میں آپ ﷺ نے ادا فرمایا، اس کی مثال نہیں ملتی۔

نہیں نہیں...... میرے اللہ! اس سچائی کو بیان کرنے کا حق مجھ سے ادا نہیں ہوا، میرے اللہ آپ کے سچے رسول ﷺ نے جس امانت داری سے جس ہمت و جرأت سے کفر و باطل کے سیلابوں کا تن تنہا مقابلہ فرما کر...... آپ کی سچائیوں کے نور سے اولادِ آدم کے دلوں کو منور کیا، اس عظیم الشان جدوجہد کو میں بیان نہیں کرسکتا۔ یہ تو نعت کا پہلا حرف ہے میں تو آغاز ہی میں ناکام ہوں۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراف واقرار

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔

''پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کی بارگاہ میں جو سننے اور جاننے والا ہے، شیطان رجیم کے حملوں سے، اس کی پھونکوں سے، اس کی سحر آمیز سانسوں سے۔''

میرے اللہ! سب کی سننے اور جاننے والے اللہ! ساری کائنات کے اللہ! میں نے اس دنیا کے سب اسباب، سب قوتوں اور سب صورتوں کی پناہ کو بے سود پایا، سب کی پناہ نے مجھے ذلیل ورسوا کیا، سب نے مجھے جھوٹے فریب دیئے۔ مجھے تیرے جلالِ صداقت کی قسم اللہ تعالیٰ! مجھے آپ کے قیاس اور گمان سے بھی بلند عظمتوں کی قسم، مجھے آپ کے دامنِ عفو کی بارگاہ میں پناہ چاہئے۔ آپ ہی کی پناہ میں میری حفاظت ہے۔ میرا ایمان ہے، آپ ہی کی پناہ مجھے شیطان جیسے چالاک اور گھات لگائے ہوئے، پھونکیں مارنے والے خیالوں اور سینے میں ہوا کی طرح گھس کر وساوس کے طوفانوں سے بچا سکتی ہے۔

میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں پناہ مانگنے کے آداب سے ناواقف ہوں......
الفاظ، عبارت، فکر، سب کے حوالے سے جاہلِ مطلق ہوں...... مگر وہ الفاظ جو آپ کے بھیجے ہوئے صادق ومصدوق نبی ﷺ نے مجھے شیطانی سازشوں اور بدحال کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والی دشمنی سے بچنے کے لیے دیئے ہیں ان کا عبارت اور مضمون کافی ہے۔

میرے اللہ! مجھے تیری عظمت کی قسم، میں نے جب بھی تیری بارگاہ میں شیطان سے پناہ مانگی تو نے مجھے پناہ دی، ایسی پناہ جو ایک مضبوط قلعہ ہے۔ میری زندگی کو بربادیوں سے بچانے والی فصیل ہے۔ میرے لیے امن و سلامتی کا گھوارہ ہے۔

میرے اللہ! میں نے بہت نظر دوڑائی، سوچا، غور کیا! میرے اس دشمن سے جو مجھے نظر نہیں آتا، کون پناہ دے گا؟ کوئی بھی ایسا نظر نہ آیا اور پھر مجھے کوئی پناہ کیوں دے گا۔ میرا کسی پر کیا احسان ہے؟ کسی سے کیا رشتہ ہے؟ مجھے پناہ دے کر کسی کو کیا فائدہ ہوگا؟ کون ہے جو دولت اور خزانے لیے بغیر میری مدد کرے؟ بغیر لالچ کے، بغیر فائدے کے، بغیر کسی رشتے ناطے کے کون مجھے پناہ دے؟ اس خطرناک دشمن سے جو بن نظر آئے، کتنی ہی صورتوں میں، سانسوں کے ذریعہ، خیالوں کے ذریعہ مجھ سے دشمنی کرتا ہے۔ دل اور دماغ نے کہا وہ ایک ہی ذات ہے جو تجھے پناہ دے سکتی ہے۔

میرے اللہ! مجھے اعتراف ہے تو بڑا ہی مہربان ہے، میں نے اپنی زندگی کے ساٹھ سالوں میں ہر سانس پر تیری مہربانی کا اثر دیکھا ہے، تیری مہربانی کے سائے دیکھے ہیں، میرے اللہ تو ایسا رحمٰن ہے جو میری ماں سے زیادہ، میرے دوسرے رشتہ داروں سے زیادہ، میرے دوستوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اتنا زیادہ جتنے آسمان پر ستارے، جتنے ریگزاروں کے ذرے، اور ساری کائنات کی مخلوق بلکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی زیادہ۔

میرے اللہ! مجھے اعتراف ہے اگر تیری ذات مہربان نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔ تو میرے گناہوں کی پردہ پوشی نہ کرتا تو لوگ ......وقت......اور زمانہ مجھے رجم کر دیتے۔

مجھے اعتراف ہے میرے اللہ! تو نے مجھے میرے ہلاکت خیز اعمال سے نکالا۔ میرے رحمٰن! تیری مہربانیوں نے مجھے بڑے ہی دردناک عذابوں سے رہائی دی۔ میرے رحمٰن ورحیم تو ساری دنیا کے انسانوں......جنوں ......جانوروں......پرندوں......درندوں...... چرندوں سب پر مہربان ہے میرے اللہ!

مجھے اعتراف ہے میرے اللہ! کہ تو بہت رحم کرنے والا ہے، میرے حروف کی بساط کیا کہ وہ تیرے رحم کی وسعت کا احاطہ کر سکیں، تیرے رحم کی پہنائیوں میں میرا خیال، شعور اور فکر پہنچ سکے۔ میرے اللہ تیرے رحم کا صدی در صدی انسان معترف ہے اور تیرے اس رحم کا میں بھی معترف ہوں۔ میں نے اسی طرح اپنے ہر سانس پر تیری رحمت کے سائے دیکھے ہیں جس طرح گرمیوں کی تپش میں تیری رحمت کی برستی بارش دیکھی۔ مجھے اعتراف ہے تو رحم کرنے والا ہے، میرے اس اعتراف پر مہرِ تصدیق ثبت فرما۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

میرے اللہ، میرے تجربے کی آنکھ نے اپنے ساٹھ سالہ دورِ زندگی میں صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری ذاتِ اقدس کو ہی حمد و ستائش کا حقیقی مستحق پایا ہے۔ کون ہے جو تیرے جیسا حلیم ہو؟ کون ہے جو تیرے جیسا لطیف ہو؟ کون ہے جو تیرے جیسا عظیم ہو؟ کوئی نہیں، کوئی نہیں۔

میرے اللہ! میں نے بہت سی مرغن، غذاؤں، پھلوں اور پرورش کرنے کی صفت سے منسوب اشیاء کو استعمال کیا مگر دیکھا کہ ان میں اثر تیرے ہی کرم سے ہے۔ پرورش کا اصل منبع تو تیری ہی ذات ہے۔

مجھے اعتراف ہے صرف تو ہی ایسی ذات ہے جس نے اس کائنات میں ہر موجود کے وجود کو زندگی دی۔ پھر اس زندگی کے اندر ہی اس کی نشو و نما کا جوہر رکھا۔ پھر اس میں جوہرِ نشو و نما کو حدِ ثمر تک پہنچنے کی صلاحیتیں دینے والا اور یہ صلاحیتیں واپس لے لینے والا بھی تُو ہی، تُو ہی اصل، اعلیٰ اور عظیم پروردگار ہے۔ اس عالمِ وجود کے جتنے جہاں ظاہر ہیں یا باطن ہیں، ماضی حال اور مستقبل کی گود میں ہیں سب کا پرورش کنندہ صرف تو ہے۔

میرے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو میں سانس لیتے ہی دم توڑ دیتا۔ میرے اللہ مجھے تیری ربوبیت کی قسم! مجھے تیرے رب العالمین ہونے کا اعتراف ہے۔ میرے اس اعتراف و اقرار پر مہرِ تصدیق ثبت فرما اور اس کو تا قیامت استقرار و استحکام عطا فرما۔ آمین

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

یا اللہ! مجھے اعتراف ہے کہ میرے جیسے کتنے نالائق و نافرمان! نامعلوم کتنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم کے بیٹوں اور حوا کی بیٹیوں کو تیری رحمانیت کی تحریر نے معافیاں دی ہیں۔ میں اپنے آس پاس، اپنے ساتھ ساتھ اپنے جیسی گناہگار مخلوق کے سیاہ کارناموں کے باوجود تیری بخشش اور تیرے رحم کی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کرتا رہا ہوں، کر رہا ہوں، مجھے دوسروں کا نہیں معلوم لیکن اپنے نامۂ اعمال کو دیکھتا ہوں، تیری رحمانیت اور رحم کو صبحِ بہار کی طرح اپنی روح کو شفا بخشتے دیکھتا ہوں۔ تیرے شانِ عفوو رحمت کی قسم! مجھے اعتراف واقرار ہے کہ تو بے مثال رحمٰن ورحیم ہے۔

میرے رحمٰن و رحیم اللہ! اس اعتراف و اقرار کو میرے جسم کی رگوں میں دوڑتے لہو کے اندر سمودے، میرے اس اعتراف واقرار کو قبولیت بخش اور قیامت کا اثاثہ بنادے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

اے میرے مالک! اے میرے معبود! میں اقرار واعتراف کرتا ہوں کہ اس دن تیرا مکمل اختیار ہوگا جس دن اور کوئی اختیار والا اپنا جزوی اختیار تک استعمال نہ کر سکے گا۔ وہ دن جس دن بڑے بڑے جابر، بڑے بڑے قاہر، بڑے نمرود اور فرعون اپنی جھکی ہوئی گردن کے ساتھ تیرے سامنے حاضر ہوں گے۔

تیرے سامنے میرے اللہ! تو جو خالق، مالک ہے تو نے ہی پیدا کیا ہے، ہوش دیا، سنبھالا دیا، ماں کے رحم میں، ماں کی گود میں، بچپن میں، جوانی میں، بڑھاپے میں جس نے ہر لحظہِ موجود کو سب کچھ دیا ہو۔ بھلا یوم الدین کو وہ مالک نہیں ہوگا تو پھر اور کون ہوگا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم جزا کا مالک ہونا تیرا حق ہے میرے خالق! مجھے اعتراف و اقرار ہے میرے اللہ! کہ اس دن صرف تو مالک ہوگا۔ اس دن حاکمیت و منصفی کا اعزاز و احترام صرف تجھی کو جچتا ہے۔ میں اس اعتراف و اقرار کو تیرے لکھنے والے فرشتوں کے سپرد کرتا ہوں، اس دعا کے ساتھ کہ میرے اس اعتراف کو میری روح میں زبان کا ورد بنا دے اور میرے اعتراف و اقرار کو قبول فرما۔ آمین

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

میں اقرار کرتا ہوں میرے اللہ! میرے رحمٰن! میرے رب! میرے مالک! کہ عبادت صرف تیرا حق ہے لہٰذا میری عبادت کا ہر مظہر، ہر طریقہ، جسمانی، مالی، زبانی صرف تیرے لیے۔ میرے اللہ! میرے مالک! میرے رب! اس عبادت کے لیے میں تجھ ہی سے استعانت اور توفیق طلب کرتا ہوں میرے اللہ! میرے اللہ!......

میرے اللہ! تیری فرمانبرداری کا اعتراف زبان سے نکلنے والی سب سے بڑی سچائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ تیری فرمانبرداری ہی میری تمام بے چینیوں اور میرے تمام بحرانوں، میرے تمام غموں اور صدموں کی نجات کی روح ہے۔

ہاں میرے معبودِ حقیقی! ساری دنیا کے انسان، حیوان، جمادات، نباتات، سب تیرے فرمانبردار ہیں۔ تیری فرمانبرداری کے سوا کسی اور کی فرمانبرداری زوال، جنجال، مصیبت، ہلاکت، بد نصیبی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ہم سب تیری عبادت کرتے ہیں، فرمانبرداری کرتے ہیں، ان میں ایک تیرا یہ بندہ راقم الحروف بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، معترف ہے اقرار کرتا ہے، اسے قبول فرما لے میرے مولا!

میرے معبود! تیری دی ہوئی توفیق کے سوا تیری عبادت و فرمانبرداری ممکن ہی نہیں...... مجھے اعتراف ہے تیری عطا، تیری بخشش، تیری سخا کے بغیر میں وفا کے معیار پر پورا اتر ہی نہیں سکتا۔ مجھے ہر حال میں تیری امداد کی ضرورت ہے۔

مجھے اعتراف ہے تیری مدد کے بغیر میں اپنا دشمن آپ، تیری مدد کے بغیر اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والا، شیطان کے ہاتھوں زخمی، موت کو مجھ سے نفرت، زندگی مجھ سے بیزار، مجھے تیری امداد کی اشد ضرورت ہے۔ مجھے اس کا پکا اعتراف ہے، موت کے سکرات میں، زندگی کے ایمان شکن لمحوں میں تیری مدد کی ضرورت ہے۔

مجھے میرے اندر کی کمزوریوں، غلطیوں، اور خواہشوں کی گرفت سے نکلنے کے لیے تیری امداد کی ضرورت ہے...... میں اعتراف کرتا ہوں میرے اللہ! تیری مدد ہی متعلقہ حقوق کو مجھ سے ادا کروا سکتی ہے، مجھے جنت کا مالک بنا سکتی ہے، مجھے سیدھی راہ پر لا سکتی ہے...... مجھے اعتراف و اقرار ہے میرے اللہ تیری مدد مجھے عالمِ نزع میں ایمان داروں کی سی ہمت بخشے گی۔ قبر میں ہونے والے سوالات میں تیری مدد ہی میری پشتی بان ہوگی۔ جس طرح اس زندگی میں بھی کٹھن لمحات میں تیری مدد کے مشاہدات میں اکثر کرتا رہتا ہوں۔

مجھے اعتراف و اقرار ہے، تیری امداد اس کائنات کے ہر عنصر پر غالب ہے۔ محیط ہے، مسلط ہے، اسے قبول فرما۔ اسے میری موت کے بعد ہر مشکل گھڑی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروانۂ راہداری بنا۔آمین

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

''اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔''

میرے اللہ! میں محتاج ہوں، تیری مدد کا محتاج، تیری راہنمائی کا محتاج، تیری مدد کے بغیر میری زندگی کا سیدھا راستہ پر قائم رہنا ناممکن ہے۔ تیرے اس اختیارِ کل کا مجھے اعتراف ہے کہ تیری دی ہوئی راہِ ہدایت کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، تیری عطا کی ہوئی ہدایت کا یہ عالم کہ جان چلی جائے مگر تیری دی ہوئی ہدایت دل سے نہیں نکلتی ...... میرے اللہ! میری اس ہدایت کی طلب کو قبول فرما اور صراطِ مستقیم عطا کر...... میری اس التجا کو، میرے اعتراف و اقرار کو قبول فرما اور اسے میرے آخرت کے اثاثہ میں لکھ دے۔آمین

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝

میرے اللہ! میرے مالک! مجھے وہ ہدایت نصیب کر، وہ صراطِ مستقیم نصیب کر جو تو نے اپنے انعام یافتہ لوگوں کو عطا کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنا باوقار، مؤدب، ہدایت یافتہ، تیرے انعام یافتہ، رسول، نبی، صدیق، شہید، مومن، صالح، محسن جس راستے پر اپنے قدم رکھتے گزرے ہیں، گزرتے رہیں گے ۔ مجھے میرے مولا! میرے مالک! انہی کے قافلۂ ہدایت کی معیت نصیب کر۔

میرے مولا! مجھے اعتراف ہے تیری مدد نہ ہو تو میں اس قافلۂ ہدایت، انعام یافتہ کاروان کی گردِ راہ کو بھی نہیں پا سکتا۔ صرف تیری رحمت ہی مجھے اس میں شامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتی ہے ...... مجھے اعتراف ہے میرے مولا! میرے اس اعتراف واقرار کو میرے نامہِ اعمال کے یمنیٰ حصے میں لکھ دے میرے مولا۔ آمین

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

میرے اللہ! میرے رحمٰن! میرے رحیم! میرے رب العالمین! میرے مالکِ یوم الدین! میرے معبود! میرے مستعان! میرے ماویٰ! میرے منعم! مجھے اعتراف واقرار ہے کہ صرف تو ہی مجھے ان لوگوں کے راستے سے بچا سکتا ہے جو تیری نگاہِ رحمت سے دور قرار دیئے گئے ...... جو تیرے پروانہِ ہدایت کے نشانات کھو بیٹھے ...... جن کے عقل وشعور نے ہدایت کے بجائے غرور وتکبر کے رذیل راستے کو اختیار کیا اور تیرے غضب کو خود دعوت دی ...... میرے مولا مجھے ان کے راستے سے بچالے ...... بچالے ...... بچالے ...... المدد، المدد یا اللہ۔

مجھے اعتراف ہے کہ جسے تو ہدایت نہ دے، جسے تیری رحمت نہ تھامے، جس کی انگلی تیرا کرم نہ پکڑے، جس کے راستے کی ہم سفر تیری مہربانی نہ ہو، وہ گمراہوں اور مغضوبوں کی راہ پر چل نکلتا ہے۔ مجھے ان راستوں سے بچا میرے اللہ! مجھے بچا، میرے اس اعتراف واقرار کو میری نجات کا باعث بنا دے میرے اللہ! میری التجا، میری درخواست، میری عرضداشت پر قبولیت ثبت فرما دے، میرے مالک۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمدِ رمضان المبارک:

شعبان نے مجھے اطلاع دی ایک عظیم الشان مہمان کے آنے کی۔ ہماری نظر میں جتنا اعلیٰ اور قابلِ قدر مہمان ہوتا ہے، اتنے ہی زیادہ قبل از وقت اس کے لیے سامانِ خاطر و مدارت تیار کرتے ہیں، پاس نہ ہو تو مانگ کر بھی تیار کرتے ہیں کیونکہ ہمارے دنیاوی فوائد اس مہمان سے وابستہ ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ اس عظیم مہمان کی آمد سے میرے نصیب جاگیں گے، میرا گناہ آلود دل پاک ہو جائے گا۔ یہ تو وہ مہمان ہے جو عام مہمانوں کی طرح بوجھ نہیں بلکہ یہ وہ کچھ لے کر آتا ہے جو انسان طاقت، دولت اور اثر و رسوخ سے بھی حاصل نہیں کرسکتا۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس مہمان کا دل خوش کرنے کے لیے اپنی زبان، اپنا کان، اپنی آنکھ کو کیسے مؤدب، مہذّب، صاحبِ اخلاق بناؤں؟

شعبان نے مجھے کہا 'ذرا سنبھلو! سوچو عظیم مہمان آرہا ہے، اس کی مدارات کا ایک ہی طریقہ ہے، تلاوت، صوم، پابندیِ صلوٰۃ، اجتنابِ گناہ، احترازِ خطا، عملِ حسنہ، عملِ معروف، اتباعِ رسول اکرم۔

☆☆☆

الوداع! الفراق! علیحدگی! جدائی، ان الفاظ میں کتنا کرب انگڑائیاں لیتا ہے، اس میں کتنی چبھن ہے۔ اس سے بقدرِ تعلق ہر بچہ، بوڑھا، جوان، مرد، عورت، آشنا ہے۔ آج اسی کرب سے میرا دل بھی بے تاب ہے۔ اسی چبھن کو میری روح محسوس کر رہی ہے۔ چند ساعتوں کے بعد سورج ڈوبتے ہوئے عالمِ اسلام پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتوں، مغفرتوں سے بھرپور، جہنم سے نجات دینے والا، شہر رمضان، مجھ سے جدا ہو رہا ہے۔

اے رمضان المبارک!

آپ جا رہے ہیں، آپ نے تو جانا ہی ہے، آپ تو تابع فرمانِ الٰہی ہیں۔

آپ میری طرح حیلہ باز نہیں، آپ تو پکے اور سچے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔

آپ آئے تھے، آپ نے آنے سے پہلے اپنا پیغام بھی دیا تھا، میں آ رہا ہوں، آپ کے مالک، آپ کے حکمران، میرے بھی خالق، میرے بھی حکمران نے مجھے اطلاع دی، مجھے خبردار کیا۔

تسلیم! اے مصلحِ قلب ونظر! معلمِ صبر وقناعت! مربیِ اخلاقِ فاضلہ! آپ کے آنے کی اطلاع بھی ملی اور پھر یہ خبر بھی کہ آپ محدود دنوں تک قیام کریں گے، مجھے سب معلوم تھا، مجھے انکار نہیں اور انکار کر بھی کیسے سکتا ہوں؟ ماہِ صوم!

میرے رب! میرے خالق، میرے حکمران نے مجھے سب بتا دیا، مجھے علم تھا کہ آپ میرے لیے رحمتوں سے بھرپور لیل ونہار لے کر آ رہے ہیں۔ آپ اپنے دامنِ مغفرت میں لاثانی نعمتوں کو لے کر آ رہے ہیں۔

اور اب آپ جا رہے ہیں، چند ساعتوں کے بعد، چند گھڑیوں کے بعد، سورج ڈوبتے ہی آپ کا دامن سمٹ جائے گا، قدرت کے ہاتھ اسے سمیٹ لیں گے۔ ہاں! ماہِ رمضان! ماہِ صوم آپ جا رہے ہیں۔ اے ماہِ رحمت آپ کو جانا ہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد آپ چلے جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ماہِ مغفرت! ماہِ مصلحِ قلب ونظر! ماہِ قیام اللیل! ماہِ لیلۃ القدر! ماہِ مہبطِ قرآن حکیم! ماہِ مربی! ماہِ حکیم! ماہِ مزکی! تم جا رہے ہو۔

ماہِ رمضان آج ۲۹ شب ہے، مجھے افسوس ہے مجھے اپنی کوتاہیوں پر ندامت ہے، مجھے اپنی غفلت کا اقرار ہے، مجھ سے تیری تعظیم نہ ہو سکی، مجھے مانگنے کے آداب نہ آئے۔ مجھے حقِ ادب کرنا نہ آیا، اس فقیر کو رحمت کی بھیک مانگنے کا طریقہ نہ آیا، شرمندہ ہوں، اس مبارک مہینے کی صبحوں کے دل اور روح کو راحت بخشنے والی ہواؤں کا شکر یہ ادا نہ کر سکا..... سورج غروب ہونے سے، سورج غروب ہونے کے بعد جب افطار کی گھڑیاں آتی اور جاتی ہیں جب دعاؤں کی قبولیت کے مبارک لمحات ہوتے ہیں، میں اس وقت دعا نہ مانگ سکا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمتوں کا ذکر نہیں کرتا، وہ تو دیتے ہی ہیں۔ ایک پل کے لیے بھی اگر کوئی سچے دل سے نادم ہو کر رویا تو انہوں نے دامنِ رحمت میں لے لیا۔ یہ تو ان کی صفتِ رحیمی ہے۔ صفتِ کریمی ہے، میں ان کی بات نہیں کرتا، میں تو اپنے فریضہ کی بات کرتا ہوں، وہ بات جو اصلِ وجہِ تخلیق ہے۔ اچھے اور برے اعمال کی آزمائش ہے......... ربِ دو عالم کی رحمتوں کا تو کوئی شمار نہیں۔ وہ تو ہماری کمزوریوں کے باوجود ہم کو دیتے ہیں۔ دیتے رہیں گے، لیکن ہم نے کیا کیا؟

یہ نسلِ آدم کیسی ہے؟ وہی جس کو سجدہ کرنے کے لیے اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا، جس کی توہین کرنے والے شیطان کو مردود قرار دیا گیا۔ یہ امتِ محمدیہ جس کے لیے رحمۃ للعالمین نے یہ دعا کی: "یا اللہ ان پر کوئی عذاب نازل نہ ہو"۔ کاش ہم آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے رمضان کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنی بیمار زندگی کو شفا دینے کی کوشش میں تزکیہِ نفس کا ابھی سے اہتمام کرلیں۔

رحمت، برکت، مغفرت بداماں مہمان ...... اس الوداعی تقریب پہ میں اسے معذرت نامہ کہوں یا ندامت وخفت نامہ، ضمیر عجیب الجھن میں ہے، معزز مہمان! بلاشبہ تم مجھے جھنجھوڑنے آئے لیکن مجھ پہ غفلت طاری رہی، ایسی غفلت جو نا قابلِ معافی ہوسکتی ہے۔ میں بے حس رہا، ایسی بے حسی جو میرے لیے باعثِ ننگ ہے۔ میرے محسن، میرے نور دہندہ مہمان، آہ نور کے الفاظ میری آنکھیں کالے دیکھتی رہیں۔

تو ایسا مہمان جو سال بھر کے لیے سامانِ راحت وانبساط ساتھ لایا، تو چند دنوں کا مہمان ...... تو میرے لیے زندہ رہنے کے آداب سکھانے والی کتاب لایا، میرے ہر دکھ کا علاج نسخہِ کیمیا لایا ...... دونوں جہاں کی کامیابی کا سامان لایا۔

میں معذرت خواہ ہوں، نادم ہوں، میرے معزز مہمان! تم نے مجھے دینا چاہا مگر غفلت میں میں جھولی نہ پھیلا سکا، تم نے مجھے خود فریبی، خود پسندی کی زہریلی دلدل سے نکلنے کے لیے نسخہ شفاء دیا مگر میں نے اسے استعمال کرنے میں غفلت برتی۔ میرے محسن مہمان، میری روح کو راحت وحیات کی لطیف عنایات بخشنے والے مہمان، میرے ایمان افزا مہمان! آہ میں حقِ میزبانی ادا نہ کرسکا، مگر میرے معزز مہمان! میرے شہر میں گندگی ابلتی رہی۔ حرص وہوس کے دھوئیں سلگتے رہے، ناچ رنگ کا بازار گرم رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے معزز مہمان! مجھے چاہئے تھا کہ اپنے دروازے بند کر لیتا، وہ سوراخ جن سے مسموم ہوا کے گزرنے کا احتمال تھا انہیں بند کر لیتا، اپنے کان، اپنی آنکھیں، اپنا دل، ان سے لاتعلق کر لیتا، اے کاش اے.......... میں نے تمہارا دل دکھانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتی۔

☆☆☆

صراطِ مستقیم:

شکر ہے میرے اللہ! تو نے مجھے میرے دل و دماغ اور عقل کو اپنے نبی، اپنے رسول ﷺ کی تعلیم کے مطابق دینِ اسلام یعنی صراطِ مستقیم پر چلنے کی جرأت اور ہمت کا فیصلہ بخشا۔ ورنہ زندگی کے سفر میں اس صراطِ مستقیم سے ہٹ کر کچھ قریب اور کچھ دور عقل و دانش کی جھنڈیوں سے سجائے ہوئے علم کے شہروں نے مجھے کئی بار آواز دی روکا اور کہا: ''دینِ اسلام کی راہ تو خشک ہے۔''

عقل نے کہا! ''خشک راہِ مسافر کے لیے بے خطر ہوتی ہے نہ پھسلنے کا ڈر، نہ گرنے کا خدشہ۔''

کسی نے کہا! ''یہ راہ بہت پرانی ہو چکی ہے۔'' کہنے والا یہ سب کچھ جان بوجھ کر یا انجانے میں کہہ رہا تھا۔ میں نے اس کہنے والے کے علم کے شہر کی بنیادوں کو غور سے دیکھا تو وہ بھی بہت پرانی تھیں، صرف صورت بدلی ہوئی تھی۔

کسی نے کہا: ''اس میں حلال اور حرام کی پابندیاں ہیں۔''

میں نے سوچا! ''وہ راہ کیسی جس کی کوئی حد نہ ہو، وہ تو صحرا ہو گیا اور صحرا میں گم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر منزل ملنا مشکل ہے۔ وہ راہ کیسی! جس میں مسافر کے لیے نشان مقرر نہ ہو، بے نشان راہیں کبھی اپنی منزل کا پتہ نہیں بتاتیں۔ بے نشان راہیں وہی ہوتی ہیں جن کی کوئی منزل نہ ہو۔

کسی نے کہا! ''اس میں کانٹے ہی کانٹے ہیں۔''

میں نے اس کے چہرہ کو غور سے پڑھا تو بے چینیوں کے سانپوں سے ڈسا ہوا نظر آیا۔

میں نے سوچا! ''کیا کوئی بڑے مقصد کو آسانی یا آرام سے پالیتا ہے، نہیں تو پھر جس راہ میں مشکلیں زیادہ ہوتی ہیں اس پر چلنے کے بعد اتنا ہی شاندار مقصد بھی ہوگا۔

کسی نے کہا! ''اپنے عقل و شعور کو ہمارے سپرد کر دو، تمہاری زندگی گیتوں، لذتوں اور عیش و آرام سے سجا دیں گے۔''

میں نے سب کی بات سنی، غور بھی کیا، معلوم ہوا کہ یہ سب تو میرے جسم کی بات کرتے ہیں، میری روح کی پیاس کی کوئی بات نہیں کرتا۔ اس غور و فکر کے لمحوں میں ایک آواز فضاؤں میں گونجتی ہوئی سنائی دی! ''اپنا عقل و شعور اپنے پاس رکھو اور ہماری بتائی ہوئی علم کی راہ پر چند قدم چل کر دیکھو، تمہاری روح تمہارے جسم دونوں کو راحت و آرام میسّر ہوگا۔''

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام؟

دورِ حاضر میں عوام کی حیثیت کو قومی بقا کی روح قرار دیا جاتا ہے۔ سیاست ہو یا اقتصادیات...... حکومت ہو یا معاشرہ...... اہلِ جمہوریت کا کہنا ہے کہ حکومت کا سرچشمہ عوام ہیں لیکن کون عوام !...... ''غریب ، جاہل، اَن پڑھ اکثریت، کسی جمہوری لیڈر کی جیت کے لیے ان کے ووٹ انتہائی قیمتی ہیں۔ ان عوام کے سیلاب کے سامنے کوئی ٹِک نہیں سکتا۔ آج انہی عوام کی اکثریتی حمایت کے بَل پر مختلف جماعتیں حکومت کی کرسی پر براجمان ہوتی ہیں۔

مگر! جب انہی عوام نے اپنے اپنے زمانے کے رسول کی اقتدا میں اسلامی قانون کی حمایت میں کہا ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه '' تو اس وقت کے اہلِ دولت، امراء اور دانش وروں نے کہا!

وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ (ہود:۲۷)

''تمہاری اتباع انہی لوگوں نے کی ہے جو ہم میں بالکل ذلیل ہیں، جن کی عقل اکثر خفیف ہوتی ہے (پھر وہ اتباع بھی محض سرسری رائے پر منحصر ہے) اور ہم تم لوگوں میں کوئی بات اپنے سے بہتر نہیں پاتے، بلکہ ہم تم کو بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔''

تُف! امراء اور دانش وروں کی اس سوچ پر...... جب یہی عوام ان کی اپنی دانائی، غرور اور برتری کو تسلیم کر لیں تو افضل......اور اگر حکمِ الٰہی پر سرِ تسلیم خم کر دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان کے زعم میں ذلیل وکم ترین...... جس میں نہ کوئی کمی ہے نہ ہوگی۔

☆☆☆

سابقون الاولون کا وضو:

میں جب اپنے ایمان کا موازنہ ان سے کرتا ہوں جو سابقون الاولون تھے تو پھر اپنے ایمان پر شک گزرنے لگتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد وہ اپنی وفاؤں میں جس طرح ثابت قدم رہے، ان کی مثالیں پڑھنے اور سننے کے بعد سوچتا ہوں وہ کتنے بلند انسان تھے؟ کیسے ایمان والے تھے؟ کیا ہی مسلمان تھے؟ میرے لیے تو ان کی وفا...... استقامت...... صبر اور ربط کی مثالیں صرف کہانیاں ہیں...... میں ان کی نسبت سے تو فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں لیکن وفا کے معاملے میں بدترین ہوں۔ میرے اللہ! مجھے ان جیسی ہمت، صبر اور عمل کی توفیق عطا کر۔ بلال، خباب، سمیہ، ام عمارہ رضی اللہ عنہم جیسی ایمانی استقامت عطا کر۔

ایک وہ تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا اور سند بھی حاصل کر لی ان کی گواہی بھی دی، صداقتِ رسالت کی گواہی...... واحد لاشریک کے معبود ہونے کی گواہی ...... ہاں نالائق مسعود! وہ بھی تھے انہوں نے بدن کی طہارت کا شرف حاصل کیا تھا، کپڑوں کو کثافتوں سے پاک کیا تھا۔ انہوں نے بھی طہارت کا عمل ادا کیا تھا، تُو کیا اور تیری طہارت کیسی؟...... جھانک! اپنے گریبان میں جھانک...... اور وہ بھی تھے کہ ساری دنیا کے حکمرانوں سے اپنا دامن جھٹک کر...... چھڑا کر ...... ان کی گرفت سے آزادی کی طہارت حاصل کی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری سمجھ میں نہیں آ رہا میرے اللہ سچا تک میری سمجھ میں نہیں آ تا۔ میں ان کی طہارت کا ذکر کس طرح کروں؟ سوچتا ہوں نہ میرے لباس کو وہ طہارت نصیب ہے نہ میرے جسم کو وہ طہارت نصیب ہے جس طہارت نے انہیں ایسی خوشبو دی تھی کہ شیطان ان سے بھاگتا تھا۔

انہوں نے وضو کیا تھا، انہوں نے اپنے ہاتھوں کو ایسا دھویا، ایسا پاک کیا پھر ان کے ہاتھوں سے نہ کسی کا حق مارا گیا، نہ کسی پر زیادتی کے لیے اٹھے، نہ کسی کی گناہ میں مدد کی۔ www.KitaboSunnat.com

ہاں انہوں نے ہاتھ ایسے دھوئے تھے کہ پھر کسی نامحرم کو چھوا تک نہیں...... انہیں کسی حرام کام کی طرف نہیں اٹھایا......

انہوں نے وضو کیا تھا، پھر اپنی زبان (اپنے منہ کے داخلی حصے) کو پانی سے دھویا تھا، غرارے کئے تھے ایسے کہ پھر ان کی زبان کو غیبت سے طہارت مل گئی، ان کے کام و دہن کو حرام مال کی لذتوں سے نجات مل گئی۔

ہاں انہوں نے بھی کلی کی تھی، وضو کیا تھا، پھر ناک نتھنوں کو دھویا، ہر متعفن اور گندی چیز کو سونگھنے کی عادت سے دھو کر وضو کیا۔

انہوں نے اپنے چہرہ کو دھویا تھا...... اپنے چہرے کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے سامنے جھکنے کی ذلتوں سے دھولیا، وضو کیا تھا یہ جان کر، یہ قصد کر کے کہ یہ چہرہ اب اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کسی اور کے سامنے نہیں جھکے گا، یہ چہرہ جس میں پیشانی بھی شامل ہے، پیشانی بھی وضو کے پانی سے دھوئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں! انہوں نے بھی اپنے پاؤں دھوئے تھے، اس طرح کے پھر کبھی ان کے پاؤں ممنوعات کی جھاڑیوں اور کانٹوں میں نہیں گھسے، کبھی انہوں نے اپنے ان طہارت حاصل کیے ہوئے پاؤں سے حدود اللہ کو نہیں روندا...... لیکن! میں کیسا مسلمان ہوں؟ میرے اللہ میں بھی تو دن میں پانچ بار پاؤں دھوتا ہوں، وضو کرتا ہوں لیکن مجھے ویسا وضو کرنا نہیں آتا جیسا وضو ان طاہر نفس لوگوں نے کیا تھا۔ مجھے بھی ویسا وضو کرنا سکھا دے میرے رب! میرے رحمٰن، میرے معطی۔

☆☆☆

اے میرے نفس!

ہاں! میں تم سے مخاطب ہوں، تم سے، جو مجموعۂ اضداد ہو، تم! جو اپنے اصل مرکز سے رابطہ توڑ کر گمراہ ہو گئے ہو...... بھٹک رہے ہو، پریشانیاں تمہاری دوست بن چکی ہیں، پریشانیاں جن کے جلو میں سکون وآرام کی آواز تمہیں پکار رہی ہے اور تم ہانپتے ہوئے دوڑتے ہوئے اس کے پیچھے جا رہے ہو۔

لیکن! تم جس آواز کے پیچھے دوڑ رہے ہو وہ تمہیں واقعی وہ سب کچھ دے سکے گی جو تم چاہتے ہو، تمہارا دل چاہتا ہے؟...... نہیں ...... ہرگز نہیں دے سکے گی...... رک کیوں گئے ہو؟...... میرے پیچھے پیچھے دوڑتے چلے آؤ...... اس آواز کی ایک نہ سنو...... کانوں میں انگلیاں دے لو......

لیکن کانوں میں انگلیاں دینے کے بعد تو آواز نہیں سنائی دے گی۔

تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں میں تم کو سکون دوں گا۔

نہیں! انہیں تم مجھے سکون نہیں دے سکتے، یہ سب جھوٹ ہے۔

میں تم سے مخاطب ہوں، تم جو میرے اندر بستے ہو...... تم جو میری اصل ہو ......اس مٹی کے مجسمے کے اندر ایک تلاطم ہے، ایک طوفان ہے۔ میرے اس مٹی کے مجسمے کے اندر گہرے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی حقیقت کی شاہد شخصیت، میری روح کی درستی کی طلبگار شخصیت۔

تمہیں اندھیروں سے محبت ہو چکی ہے، روشنی سے نفرت! اندھیرے جن میں سے ایک بسیرے کا نام نفسِ امارہ ہے، چھوٹے چھوٹے الگ الگ کمرے ہیں، ان میں بہت سے طوفان بستے ہیں۔

آؤ ہم اسے روشنی میں بدل لیں...... میں تمہیں خبردار کرنے آیا ہوں، میری تعلیم انبیاء کرام کی تعلیم ہے۔ میں وہ روشنی ہوں......

تم بہت پریشان ہو، تمہیں سکون کی ضرورت ہے، میری بات مان لو، میں تمہیں ان بیماریوں اور اندھیروں سے نجات دلانے آیا ہوں۔

سنو رات گزر چکی ہے، ہنگامہ خاموش ہے، ان اداس خاموش طوفانوں کو سمیٹ لو اور انہیں مہذب بنا دو۔

اکثر جہد للبقاء کے لیے تگ و دو کرنے والے گہری نیند سو گئے اور کچھ لوگ...... سرابی سکون حاصل کرنے کے لیے رنگ و بو کے سراب میں ڈوبے تھکے اور سو گئے۔ رات ڈھل رہی ہے، شور اور ہنگامہ ہے، رات ہو رہی ہے، میں تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز دے رہا ہوں۔

اٹھ میرے دل اٹھ۔

”کون ہے تو؟“

میرا نام مطمئنہ ہے، تیری لامحدود دنیا میں میرا بھی گھر ہے،

”رات ہے سونے دو“

غفلت میری موت ہے میں تمہیں زندگی! باہوش زندگی کا پتہ دینا چاہتا ہوں۔

اے دل..... تُو بے چین ہے، بے قرار ہے، تو افسردہ ہے، تو سو جائے تو گھر میں ڈاکہ پڑ جاتا ہے۔ تم چوکیدار ہو! تمہاری غفلت..... سارے گھر کو برباد کر دے گی، جس گھر میں تم سو جاؤ انسان کا مقدر سو جاتا ہے۔

جاگ میرے دل جاگ! ذکرِ الٰہی تیرے غفلت سے جاگنے کا نام ہے۔ تمہیں نفسِ امارہ نے بیمار کر دیا ہے۔ تیری بیماری میرے پورے دماغ، عقل، فکر، سوچ کو بیمار کر دے گی۔ جاگ! میرے دل جاگ۔

جو سووت ہے سو کھووت ہے

جو جاگت ہے سو پاوت ہے

اٹھ اور اندھیروں کی چادر کے اس پار فرش سے عرش تک پھیلے ہوئے نور کی پناہ میں آ۔

تمہارے پاس کیا کچھ ہے؟ تمہیں یہ کس نے دیا ہے؟ تم اس کا استعمال کیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو؟ ان سب کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

جب خارجی فعل اور مضمحل کر دینے والے تمام محرکات تھک کر سو گئے ہیں۔
نیند کی گہری اور کالی غاروں میں سو گئے ہیں۔ محاسبے کے لیے روشنی درکار ہے، اٹھ اور روشنی کا حصہ وصول کر!

ہدایت، رحمت، برکت کے منبع احکاماتِ الٰہیہ اور ارشاداتِ نبویہ ﷺ کی شمع جلا، ان مشینوں سے بھی زیادہ روشن اور واضح کرنے والی روشنی، جو مشین ہمارے جسم کی رگ و ریشے کے اندرونی حصوں کو دکھا سکتی ہے۔

تمہارے شیشۂ دل اور دماغ میں جتنے بھی طوفانی رنگ ہیں تم ان کو صاف اور شفاف آئینے کی طرح دیکھ سکو گے۔ وہ مشین تمہارے جسم کا اندرون دوسروں کو دکھاتی ہے لیکن یہ روشنی تمہیں خود تمہارا اندر دکھائے گی۔ یہ روشنی جو برقی رو کے منفی اثرات سے پوری طرح محفوظ ہے۔

اے میری روحِ لطیف تو نے تو ''بلی'' کہہ کر اقرار کیا تھا کہ تمہارا مرکزِ ربوبیت صرف اسی کی ذات ہے جس نے تمہیں ایک حقیر قطرے سے احسن تقویم وجود بخشا۔ پھر.......... پھر تم نے بدعہدی کی دیواریں کیوں بنا لیں؟

تم نے اپنے رب کے ساتھ رابطے کو خود توڑ دیا اور تم نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ میں کسی کو دولت، زمین اور مادی قوت کا مالک دیکھ کر اس سے مرعوب نہیں ہوں گا۔
کیوں کہ وہ اس کے پاس اسی رب اکبر کی دی ہوئی ہے تا کہ آزمائے کہ وہ ان کا استعمال حکمِ ربی کے مطابق کرتا ہے یا اسی کے خلاف استعمال کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن تم حسد کرنے لگے، اللہ کے عدل پہ نکتہ چینی کرنے لگے۔ محاسبہ کرو، میرے دل!...... میرے دماغ!...... میرے شعور!...... تدبر و فکر سے کام لو، ہم ناکام ہو گئے ہیں...... میرے نفسِ مطمئنہ! ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اسی ربِ اعلیٰ سے رابطہ مستحکم کریں۔ آؤ!...... آؤ!...... تہجد کی صلوٰۃ کے لیے، اسی سے مطلوب و مقصود ملے گا۔

یہ انسان، انسان کو خوش کرنے کی کوشش میں خود ذلیل ہو جاتا ہے مگر انسان خوش نہیں ہوتا لیکن رب الارباب کو خوش کرنے کی کوشش میں عزت، فلاح، نجات سبھی پا لیتا ہے۔ اور اللہ جل شانہ خوش بھی ہو جاتے ہیں۔

میرے دل! کیوں نادان بنا ہے، انسان کو خوش کرنے کے لیے تُو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی نہ لے ورنہ تُو ہلاک ہو جائے گا اور اس ہلاکت پہ انسان تو خوش نہیں ہوں گے مگر تُو برباد ہو جائے گا۔

میرے دل! انسان کی خوشی اس کے نفس کی خواہشات پورا کرنے میں ہے، نفس تمہیں ہوا و ہوس کے زہریلے دھوئیں میں دھکیل دے گا۔

میرے دل! اگر یہ تمہارے خالق کی عبادت کے عین مطابق اعمال واقوال سے خوش ہو تو تُو اسے اپنا ہمدرد سمجھ...... اس کی دوستی تیرے لیے نعمت ہو گی اور اگر وہ اپنی گمراہی کے افکار کا اثر تم پر غالب کرنا چاہتا ہے تو تو اس سے دور بھاگ۔

میرے دل! تو میری دنیا اور عاقبت کی تعمیر و تخریب کا ذمہ دار ہے۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھ اور وہ اعمال اور افکار اپنے محبوب بنا لے جو ''تعمیر'' اور ''تہذیب'' کا سبب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیں۔ایسی تہذیب سے اپنے آپ کو سنوار لے جو احکامِ الٰہی بجالانے میں مکمل ہو ،جو آدابِ زندگی بجالانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال ہو:

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ لَهُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

اے دل! روزِ ہبوط سے آج تک تمام حکماء، دانا، فقیہہ، عالم، نفسیات کے ماہر، طبیعات کے ماہر، اجرامِ سماوی یا ارضی کے ماہر ہوں، سائنس سے متعلق ہوں یا شعروادب سے متعلق، وہ حق کے گروہِ صالح سے تعلق رکھتے ہوں یا بدکار۔حق کے نور سے معرفت پاتے ہوں یا باطل کے اندھیروں کو اپنائے ہوئے لیکن سبھی نے بیک زبان پورے جسم میں تمہاری صحت اور بیماری کے اچھے اور برے اثرات کے بارے میں شارع اسلام علیہ التحیہ والسلام نے جو ارشاد فرمایا ہے اس کی تصدیق ہی کی ہے۔

بلاشبہ تمہاری صحت سے مراد تمہارا اعمالِ صالح کا عاشق ہونا ہے اور بیماری سے مراد تمہارا بد اعمالیوں کو پسند کرنا ہے۔انسان کی زندگی کی بربادی اور آبادی تمہارے اس ایک کو اختیار کرنے پر موقوف ہے۔لہٰذا آؤ اپنے اس ایک اللہ سے مل کر دعا مانگیں۔

اللہ جل شانہٗ! آپ کی بارگاہِ عطاوسخا سے آپ کی پسند ہم دونوں کی پسند ہو۔ غفور رحیم! آپ کی محبت کا منتخب ہم دونوں کا نصیب ہو۔آپ کی رضا کے سامنے دل اور اعمال ہمیشہ مطیع وفرمانبردار رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل! تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا، اسباب نے کتنے فریب دیئے، تم نے خود آزمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کی اتباع اور تن آسانیوں کے درمیان جتنے فریب کے تانے بانے بُنے گئے، سب کے تاروں میں شیطان کی سازش تھی۔

اس شیطان نے کبھی خوف کی ہلکی لکیریں دماغ کی سطح پر کھینچ کر روح کو کتنی تکلیف دی۔ اس نے انسانوں سے اپنی کوشش اور تدبر کے بدلے میں خوشگوار لمحوں کے کیسے کیسے سراب راہ میں حائل کر دیے مگر حقیقت میں کیا نکلا؟ ملا کیا؟ افسوس، حسرت، بنا کچھ اور ملا......؟ یقیناً نہیں ملا۔

اور جب کوششوں اور تدبیروں کے گھناؤنے اور اندھیرے طوفانوں میں گھر کر روح نے اس بارگاہِ عطا کو پکارا تو ......کیا ملا؟ سکون اور نیک خواہشوں کی تکمیل، اس سے عبرت، میرے دل! اس تجربہ کے نتیجہ کو اپنے سینہ میں محفوظ کر لے اور توبہ کر۔

اب کسی کام، کسی عمل اور کسی فکر کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان سے بیگانہ نہیں ہونے دو گے۔

اے دل! اس جسم کے تمام قویٰ، اس جسم کے تمام ادراکات، اس جسم میں تمام وہبی یا اکتسابی اوصاف، قوتیں اور محرکات تیرے غلام ہیں...... عقل ......اور شعور...... پر بھی تیری فرماں روائی ہے۔ خبردار اب اپنی اس ملکوتی قوت کا غلط استعمال نہ ہونے پائے۔ تم صرف اللہ رب العالمین کے تابع و فرمانبردار بنو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواسِ ظاہری اور باطنی تیرے ساتھ اپنی سعادت مندی کا ثبوت دیں تو ان کو ایسے آداب کا ماہر بنادے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوں۔

سُبْحَانَ رَبِّی الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی الْوَهَّاب

آپ کی عطاؤ بخشش کی استدعا ہے، قبول فرمائیے۔

میرے خیال!

اکثر تم بھول جایا کرتے ہو، بھولنا تمہاری ازلی عادت ہے، یادرکھو بھولنا جہاں رحمت ہے (مثلاً اگر ماں باپ جیسی نعمت کے چھن جانے کے بعد ہم ان کو بھول نہ سکتے تو ہر وقت روتے رہتے)۔ وہاں اللہ عزوجل کے کسی حکم کو بھول جانا سراسر عذاب اور پھر یہ کتنی بڑی حماقت ہے کہ ہم وہی بات بھول جائیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہر وقت حرزِ جان بنانے کا حکم دیا ہے۔ ہم نے اسے یادرکھنے کا وعدہ کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بعد اس دنیا کی عظیم ہستی کو کبھی دل سے نہیں نکالیں گے۔ اس کی محبت اور اطاعت میں سرگرم رہیں گے۔ کیوں کہ ایسا کرنے کے بعد ہمارا نتیجہ سوائے ہلاکت اور بربادی کے کچھ بھی نہیں۔

کبھی تمہیں خاندانوں اور رشتوں کے تعلق نے دوراہے پر لا کھڑا کیا، کبھی زمانے کے تقاضے تمہیں مرعوب کرتے ہیں۔ کبھی قدیم و جدید سے تم مات کھا جاتے ہو۔ وقت، حالات، موسم اور زمانے کے تغیر وتبدل کا بہانہ بنا کر حکم عدولی کرتے ہو۔

اے میرے خیال! میرے شعور لاشعور! میں تم سے مخاطب ہوں۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری بھول کے اندھیرے گھر میں یادوں کے چراغ جلا رہا ہوں۔تم نے جس ذاتِ رحمت سے وعدہ کیا ہے اس ذات کی عظمتوں کے چراغ جلا رہا ہوں تا کہ تمہیں خود اعتمادی حاصل ہو۔خود شناسی کا شرف حاصل ہو۔ یاد رکھو! تم اس کے بغیر راستے کا پتھر ہو جس پر ہر کوئی ٹھوکر لگا کر گزر تا ہے۔

ہاں اے میرے خیال! میرے شعور لاشعور! میں تم سے مخاطب ہوں، تم جو دعویٰ کرتے ہو کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے، میں تمہیں اس محبوب کی عظمت، اتباع اور اطاعت کی یاد دلاتا ہوں۔ اس عظیم الشان ہستی کی یادوں کے چراغ جلا رہا ہوں جو حسنِ کائنات کا جمال ہے۔ جو عالمِ موجود میں سب سے افضل ہے۔

میں تم سے مخاطب ہوں اے میرے خیال! اے میرے شعور لاشعور! اٹھ! وضو کر، آنسوؤں سے وضو کر، ادب سے بیٹھ، اپنے دل و دماغ کو حمد و تقدیسِ الٰہی اور صلوٰۃ وسلام سے معطر کر اور محبت اور اطاعت کے بھولے ہوئے سبق کو ہمہ تن یاد کرنے میں مصروف ہو جا۔

نفسِ امارہ...... میں تم سے مخاطب ہوں۔تمہارا کام حقیقت سے منہ موڑ کر میرے قدموں کو ڈگمگانا ہے۔میرے خاندان (انسان) کی بھول کا نقطۂ آغاز ہی یہ تھا، تمہاری چال ہی یہ تھی، تم نے شیطان کے ساتھ مل کر مجھے یہ یقین دلایا کہ اللہ نہیں دیکھ رہا، نہیں سن رہا۔ حیرت ہے دنیا کے بنائے ہوئے جرم و سزا کے قانون سے ڈر کر ہر مجرم جرم کرتے وقت یہ سمجھتا ہے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ہر جھوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولنے والے کو تم یہ یقین دلاتے ہو کہ تمہیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ جو بات تم کر رہے ہو اس سے متعلق واقعہ کو دیکھنے والا کوئی بھی نہیں۔

اے نفسِ امارہ! تمہاری شیطان سے ساز باز ہے یا اس نے تمہیں مسخر کر لیا ہے۔ تم میرے جسم کا حصہ ہو، تم مجھ سے الگ نہیں ہو سکتے، لہٰذا مجھے تمہارے علاج کی فکر دامنگیر ہے اور اس کا علاج، وہی اکسیر ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں...... یہ کہ میرا اللہ دیکھ رہا ہے۔

میری نگاہیں کس طرف اٹھ رہی ہیں، ان میں لالچ ہے، ہوس ہے، یا رحم ہے، محبت ہے، شفقت ہے...... وہ دیکھ رہا ہے۔

یہی ایک نسخہ میرے ارادوں کو غلط اقدام سے روک سکتا ہے۔

نفسِ امارہ تمہارا ساتھ دینے والے واقعات اور دنیاوی اسباب سے لیس، فکر وعلم سے مسلح تمہاری افواج مجھے خائف کرنے میں مکمل مہارت رکھتی ہیں لیکن جب مجھے یقین ہو جائے کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے جو ساری کائنات کا خالق ہے، اس ساری کائنات کا پھیلاؤ اس کی چٹکی میں سما سکتا ہے۔ وہ اس پر قادر ہے کہ میرے دشمن کو ناکام بنا دے۔ میں اس ڈر سے بچ جاؤں وہ ڈر جس کی وجہ سے انسان جھوٹ بولتا ہے۔ وہ ڈر جو انسان کو دوسرے انسان کی غلط بات ماننے پر مجبور کرتا ہے۔

میں ہنگاموں میں، خطروں میں، سنگین مخالف حوادثات میں گھرا ہوا ہوں تو مجھے کوئی غم نہیں، میری نظریں اپنے گھات لگائے ہوئے دشمن کو نہیں دیکھ سکتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے طریقۂ واردات سے بھی انجان ہوں تو پھر مدافعت کیسے ہوگی ؟ اس مدافعت کا ایک ہی ذریعہ ہے..... کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

وہ اللہ جو میری زبان سے نکلی ہوئی مکار بات کو بھی سنتا ہے اور میری رشد بھری بات کو بھی سنتا ہے۔ وہ ان جملوں کو بھی سنتا ہے جو بہکانے کے لیے میرا دشمن اے نفسِ امارہ تو اختیار کرتا ہے۔

نفسِ امارہ! تمہاری شیطان سے دوستی چھڑانے، تجھے اس سے الگ کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمہیں اس سے بچانے کی ایک ہی ڈھال ہے کہ میں یہ یقین رکھوں کہ "اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ" یہ کوشش ہے تو بہت مشکل، اس میں صلوٰۃ و صوم میرے معاون ہوں گے، رات کے وقت قیام اور نوافل۔

اے نفسِ امارہ! اس وقت تمہارے بازو شل ہو جائیں گے، تمہاری سوچ گونگی اور بہری ہو جائے گی۔ پھر تم نفسِ مطمئنہ سے دوستی کر لو گے، جب میرا ہر وقت یقین ہوگا۔ "اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ".

نفسِ امارہ! یہ گمان کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا ہے تجھے غلط سوچ کا عادی بنا دیتا ہے۔ سینے کے اندھیروں میں..... نفسِ امارہ کی صدارت میں ہونے والی کانفرنس کو کوئی نہیں دیکھ رہا۔ اس کی کانفرنس میں غلط کاریوں کو تکمیل کے مرحلہ تک پہنچانے کے لیے جو تجاویز نفسِ امارہ کے دوست شیطان نے پیش کیں ان کو کسی نے نہیں سنا۔

مگر صوم و صلوٰۃ کی پابندی تمہاری اس سوچ کو بدل دے گی۔ وہ عہد جو تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقائمی ہوش وحواس اپنے خالق اور اس کے رسول ﷺ سے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کہہ کر کیا ہے اس کا تجھے پاس رکھنا ہوگا۔ سال میں تیس دن صوم کی حالت میں اور ہر روز پانچ بار صلوٰۃ کی ادائیگی کر کے.......... اے نفسِ امارہ! اب تیرے حواسِ خمسہ کو منہ توڑ جواب دینا ہوگا کہ...... اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

میرے نفسِ امارہ! تمہاری اس سے دوستی ہے جو ایوانِ ازلی میں فرشتوں کا یہ اعتراف سن چکا ہے کہ اے اللہ ہماری علمی حد اتنی ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا ہے۔ تیری لامحدود حکمتوں کا علم صرف تجھی کو ہے۔ یہ دیکھنے کے باوجود بھی اس نے گستاخانہ بحث کی، اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لیے اس سے بحث کی جس نے اسے پیدا کیا تھا۔ جس نے اس کو عزت دی، اس احسان فراموش، محسن کش، مغرور، بدمزاج، خودسر سے تمہاری دوستی ہے۔

میرے نفسِ امارہ! وہ تمہارے جسم میں اس طرح گھوم رہا ہے جس طرح لہو گردش کر رہا ہے، ہاں میرے نفسِ امارہ! اس دشمن کو مارنا ہوگا، زیر کرنا ہوگا، اس کی دسترس سے بچنا ہوگا اور اس کا علاج ایک ہی ہے...... "میرا اللہ دیکھ رہا ہے۔"

نفسِ امارہ! جب مجھے یہ یقین ہو جائے کہ میرا خالق، میرا مالک، میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب مجھے دیکھ رہا ہے تو میں محفوظ ہو جاؤں گا۔ میری کمزوری طاقت میں بدل جائے گی۔ میری بے بسی توانائی میں بدل جائے گی۔

نفسِ امارہ! قیامِ صلوٰۃ کے بارے میں حکم ہے کہ یوں ادا کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو نہیں تو پھر یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ تمہارا علاج ایک ہی علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، قیامِ صلوٰۃ اور صوم، اے نفسِ امارہ۔

عقل و دل!

آؤ! دونوں مل کر قرآن حکیم کی لامتناہی حکمتوں کی اقلیمِ نور میں داخل ہونے سے پہلے...... آؤ اپنے خالق و مربی، جس نے ہماری بار آور خلیہ میں استقراری حفاظت کی نشو و نما کی، اس کی عطا میں اس کا اپنا فائدہ کوئی نہیں۔ ہمیں مشکل ترین مرحلوں سے گزار کر تکمیل تک جو مرحلہ بھی گزرا، اس کی جس طرح دیکھ بھال کی۔ ایسے محسن کا اس کے احسان اور مہربانیوں کی تعریف اس کا حق ہے تاکہ احسان فراموشی کا جرم نمو نہ پا سکے۔

عقل و دل! میرا اور تمہارا اٹوٹ واسطہ ہے، دماغ کا اعصاب کے ساتھ، اعصاب کا پورے جسم کے ساتھ، خون کا پورے رگ و ریشہ کے ساتھ، اسی نے ہمیں یہ واسطہ عطا کیا۔ وہی اس پر قدرت رکھتا ہے، لہٰذا تعریف اس کا حق ہے۔ اگر ہم اس سے انکار کریں تو ہم ظالم ہیں، جاہل ہیں، جب ہم اس مربی کا احسان نہیں مانیں گے تو کسی حوالے سے بھی کسی کا حق ہم محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ لہٰذا کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

یہ بات بھی متعلم کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنے معلم کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام پیش کرے۔ صلوٰۃ و سلام اس پر جو معلم، مزکی، امی، بشیر و نذیر ہیں۔ ایسا محسن اور معلم جس کی نہ اجرت، نہ فیس، نہ احسان جتانے کی عادت، نہ رعب جمانے کا جنون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحابِ کہف:

میرے عقل و دل ذرا توقف! قرآن کی حکمتوں کی اقلیمِ نور میں داخل ہونے سے پہلے آؤ اصحابِ کہف کی طرح دعا مانگ لیں۔

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔

میرے عقل و دل! اس کے بعد راسخون فی العلم جو کچھ کہتے ہیں، پوری توجہ سے سن! اخلاصِ نیت سے سن! وہ اہلِ علم جنہیں اس دعا کی قبولیت سے نوازا گیا ہے جنہیں قرآن کی حکمتوں کی اقلیمِ نور کے اسرار و رموز سمجھنے کے شرف سے نوازا گیا ہے۔ ان کی بات کو غور سے سن، سینے میں محفوظ کر۔

میرے عقل و دل! مرض جتنا زیادہ پرانا ہو، شفا اتنی ہی دیر سے ملا کرتی ہے۔ متعدی اور مزمن بیماریوں کے لیے محتاط اور طویل علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر یہ سچ ہے کہ پرانی بیماری کو ایک ساتھ شفا نہیں ملتی تو...... اے میرے عقل و دل! قرآن کی حکمت سے اپنے روح و ضمیر کی شفایابی کے لیے عجلت کا تقاضا کیوں؟ اسے مسلسل استعمال کرو۔ اس وقت تک برابر اس کے احکامات کی تعمیل کرو جب تک کہ یقین (موت) نہ آ جائے۔

"حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ"

☆☆☆

نماز:

اگر کسی کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہم دل اور دماغ کو ہم آہنگ کر لیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو آسان ہو جاتا ہے۔ بس ایسے ہی ارادہ کی روا ہے "اَسْلَمْتُ" یعنی میں دل و دماغ کے اتفاق کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔

تمام علومِ عقلیہ سے دست بردار ہو کر اپنی آنکھوں سے اوجھل مگر سمیع و بصیر اللہ کو تسلیم کرنا ہے۔ اس کے بعد انبیاء اور ختم الرسل کو دل و جان سے تسلیم کرنا ہے۔

نماز کے لیے کوئی اپنی اقتصادی مجبوری کا بہانہ بناتا ہے، کوئی معیشت اور حالات کو بہانا بناتا ہے، کوئی اپنے آپ کو دانش وری کے غرور کا آخری کمال تصور کرتے ہوئے کہتا ہے "اف! رجعت پسندی ...... قدامت پسندی ...... مذہبی جنونیت...... کسی کا کہنا ہے کہ سب سے بڑی صلوٰۃ تو اچھا اخلاق ہے۔

میں نے سب کی بات پر غور کیا، سب کا اظہارِ خیال سنا اور کہا:

صلوٰۃ اچھے اخلاق کا مالک بناتی ہے۔

صلوٰۃ بھوکے پیٹ کے ساتھ زیادہ خشوع و خضوع سے پڑھی جاتی ہے۔

صلوٰۃ اقتصادی پریشانیوں میں ہماری تسلی ہے۔

صلوٰۃ ہمیں بہادر بناتی ہے۔

صلوٰۃ ہماری شخصیت و کردار کو سنوارتی ہے۔

صلوٰۃ پابندیِ وقت سکھاتی ہے۔

انسان میں پابندیِ وقت کی عادت جب اکائی سے اجتماعی صورت اختیار کر جاتی ہے تو وہ بنیان مرصوص کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ انسان کا ایک نفسیاتی طریقہ علاج ہے۔

☆ قیامِ صلوٰۃ میری ضرورت ہے بلکہ میری تمام ضرورتوں کی ماں ہے۔ افسوس میں نے ماں جیسی فیض رساں نعمت سے دل چرایا، میں چور بن گیا، چور کی طرح ذلیل ہوا۔

☆ قیامِ صلوٰۃ، سب انسانوں کی ضرورت ہے، پورے معاشرے کی ضرورت ہے، قیامِ صلوٰۃ کا فیض اور فائدہ صرف میری ذات تک محدود نہیں بلکہ اس کا فائدہ پورے انسانی معاشرے سے تعلق رکھتا ہے۔

☆ قیامِ صلوٰۃ میرے خون کے رشتے، میرے دور کے رشتوں، میرے دوستوں، میرے دشمنوں کا شفا بخش رابطہ ہے۔ اس رابطہ کو توڑ کر میں نے بہت کچھ گنوایا، بہت کھویا۔

☆ قیامِ صلوٰۃ میرے کردار، میرے اخلاق، میری تقدیر کی زندگی ہے۔ اگر یہ نہیں تو میں پھر چلتی پھرتی ناکارہ لاش کے سوا کچھ بھی نہیں۔

صلوٰۃ ایک مکتبہ ہے تربیت گاہ ہے جو انسان کو خود محاسبہ کرنا سکھاتی ہے۔ اور اسی طرح ایک فرد...... اندھیرے میں اپنے اچھے اعمال کی روشنی میں چلتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ (انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے نکال لے جاتا ہے۔)

اندھیرے میں کئی خیالی تصویریں بننے لگتی ہیں۔ اندھیرے میں صحیح صورتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پہچان واضح نہیں ہوتی۔ اندھیرے میں دوست اور دشمن کی پہچان نہیں ہوتی۔ الصلوٰۃ انسان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔ ایسی روشنی کہ جس میں رہتے ہوئے دوست اور دشمن کی پہچان ہو جاتی ہے۔ اس کا خیال اور ارادہ اور اس کا تصور اپنی اس منزل کو دیکھتا ہے جہاں وہ یہ نہیں کہہ سکتا "عاقبت کی خبر کون جانے؟ مرنے کے بعد کیا ہونا ہے کون جانے؟ وغیرہ۔

رب العزت کے علم میں یہ بات بھی ہمیشہ ملحوظ رہتی ہے کہ انسان کو عام محسوس طور پر یا نظر آنے والی چیز پر یقین زیادہ میسر آتا ہے۔ لہٰذا انسان کی اس کمزوری کا علاج ان الفاظ میں فرمایا:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ
يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ
كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ
لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَ
اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ
يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ
ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ
يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ
نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ (النور: ۳۵ تا ۴۰)

"اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا، مثال اس کے نور کی مانند (روشنی) طاق کے ہے، اس (طاق) میں ایک چراغ ہے، (وہ) چراغ شیشے (کی قندیل) میں ہے، وہ شیشہ، گویا کہ وہ ایک ستارہ ہے چمکتا ہوا، جلایا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ (چراغ) ایک درخت سے، جو مبارک ہے، زیتون کا، نہیں ہے وہ مشرقی اور نہ مغربی، قریب ہے کہ تیل اس (زیتون) کا (خود بخود ہی) روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگے اس آگ، نور پر نور ہے، ہدایت دیتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے لیے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (یہ چراغ اور قندیلیں ہیں) ان گھروں میں کہ حکم دیا ہے اللہ نے یہ بلند کیے جائیں اور وہ ذکر کیا جائے ان میں نام اللہ کا تسبیح کرتے ہیں، واسطے اس کے ان (گھروں) میں صبح اور شام ۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی انہیں تجارت اور نہ خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے، اور قائم کرنے سے نماز کے، اور ادا کرنے سے زکوٰۃ کے، وہ ڈرتے ہیں اس دن سے کہ الٹ جائیں گے اس میں دل اور آنکھیں ۔ وہ (یہ کام کرتے ہیں) تاکہ جزا دے انہیں اللہ بہترین اس کی جو عمل کیے انہوں نے اور وہ زیادہ دے انہیں اپنے فضل سے، اور اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے، بغیر حساب کے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، ان کے اعمال مانند سراب کے ہیں چٹیل میدان میں، گمان کرتا ہے اس کو پیاسا پانی، یہاں تک کہ جب وہ آیا اس کے پاس تو نہ پایا اسے کچھ بھی، اور پایا اللہ کو اپنے پاس، پھر پورا (چکا) دیا اللہ نے اسے اس کا حساب اور اللہ بہت جلد لینے والا ہے حساب ۔ یا (ان اعمال) اندھیروں کی مانند ہیں نہایت گہرے سمندر کے، ڈھانپتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ایک موج، اس کے اوپر ایک (اور) موج ہے، اس کے اوپر ایک بادل ہے، اندھیرے ہیں بعض ان میں سے اوپر بعض کے (اوپر تلے) ہیں، جب وہ نکالے اپنا ہاتھ نہیں قریب کہ وہ دیکھ سکے اس کو اور وہ شخص کہ نہیں بنایا اللہ نے اس کے لیے کوئی نور، تو نہیں ہے اس کے لیے (کہیں بھی) کوئی نور۔"

اس آیت کریمہ میں انسانی کردار میں ایمان ویقین پیدا کرنے کا جو گہرا تعلق ہے اس کو آگے چل کر اللہ جل شانہٗ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔

☆☆☆

"صلوٰۃ دین کا ستون ہے۔"

صلوٰۃ کے بارے روزِ جزاوسزا میں سب سے پہلے سوال ہوگا۔

سچ بات تو یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہو، اس کے لیے تو ایک ہلکے سے اشارے پر اپنا مال، اپنی جان، اپنی اولاد سب کچھ قربان کر دینا اس کے ایمان کی جان ہوتا ہے لیکن! جو شخص دن میں پانچ بار رسول اللہ ﷺ کا فرمان (یعنی اذان) سنے اور پھر بھی اس کی تعمیل نہ کرے وہ صحیح معنوں میں گستاخِ رسول ﷺ نہیں تو اور کیا ہے؟

جب کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"مسلمان اور کافر کے درمیان فرق ترکِ صلوٰۃ ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ معراج کی رات اللہ جل شانہٗ سے رسول اللہ ﷺ کو امتِ مسلمہ کے لیے ملا ہوا ایک انمول تحفہ ہے۔

صلوٰۃ نام ہے اللہ تعالیٰ سے انعام واکرام اور مدد مانگنے کا۔

صلوٰۃ نام ہے انسان کے اندر حسد، بغض، لالچ، کینہ، ہوس، انتقام، بخل جیسی برائیوں کو مٹانے اور ان کی جگہ اچھائیوں کو لانے کا۔

جس کے نتیجے میں انسان نہ صرف اپنے لیے بلکہ گھر والوں کے لیے اور پورے معاشرے کے لیے باعثِ رحمت بن جاتا ہے۔

بشرطیکہ قیامِ صلوٰۃ میں جو کچھ عربی زبان میں کہہ رہا ہے اس کا مطلب بھی سمجھتا ہو۔

تمام ارکان قیام رکوع وسجود اطمینان سے ادا کرے۔

قیامِ صلوٰۃ میں خشوع وخضوع پیدا کرے۔

اول وقت میں باجماعت ادا کرے۔

حلال کی روزی کمائے اور کھائے۔

صلوٰۃ یا دعائے رحمت:

دعا کے الفاظ نظر نہیں آتے، اثر نظر نہیں آتا لیکن قبولیت نتائج پر ٹھوس دلیل ہے۔ جس طرح حکیم کی دوا نظر آتی ہے شفا نظر نہیں آتی، لیکن مریض کا صحت مند ہونا اس پر دلیل ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں ڈاکٹر کے ہاتھ میں شفا ہے، بڑا کامیاب حکیم یا ڈاکٹر ہے، مریض اس پر یقین کر لیتا ہے اس کو بڑی بڑی فیس ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور شفا ہونے کے بعد تو مریض کا یقین اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔

لیکن! دعا کرنے والے نے قبول کرنے کا اعلان بھی بار بار سنا، دعاؤں کی قبولیت کے ٹھوس ثبوت بھی اپنی آنکھوں سے دیکھے، پھر بھی انسان کے یقین میں ڈاکٹر پر یقین سے بھی کم پختگی ہو تو ظاہر ہے یہ بات دعا قبول کرنے والے کو ناپسند ہوگی۔

دعا کی قبولیت کے ناقابلِ تردید ثبوت:

☆ ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی، مکہ مکرمہ آباد ہوا، اللہ نے اسے دنیا بھر کی نعمتوں اور پھلوں سے لبریز کر دیا اور تا قیامت ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ لوگوں کے دلوں میں مکہ مکرمہ کی کشش پیدا کر دی، لوگ کونے کونے سے آتے ہیں اور آتے رہیں گے۔

☆ مکہ مکرمہ کے دو سرکردہ سردار ابوالحکم، عمر بن خطاب کی ہدایت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، دو عمر میں سے ایک مل گیا۔ ثبوت موجود ہے۔

☆ وادیِ طائف کی ہدایت کے لیے دعا قبول ہوئی۔ ثبوت موجود ہے۔

☆ قبلہ کی تبدیلی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، قبول ہوئی۔ ثبوت موجود ہے۔

☆ مدینہ کے صاع میں برکت کی دعا فرمائی، قبول ہوئی۔ ثبوت موجود ہے۔

☆ مکہ مکرمہ فتح ہو گیا، دین غالب آ گیا، دعا کی قبولیت کا ثبوت موجود ہے۔

اس دور میں بھی مسلمانوں کی ایک قطار کھڑی کر لیں، ان سے پوچھیں: کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ دعا قبول کرتا ہے؟ سوفی صد لوگ گواہی دیں گے کہ ہاں اللہ دعا قبول کرتا ہے۔

اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

☆☆☆

اگر دورانِ نماز وساوس پیدا ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ابھی تک صالحین کی صف میں شامل ہونا نصیب نہیں ہوا۔ ابھی محنت کی ضرورت ہے، ہمیں اس محنت کے درمیان شرائطِ شرعی کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح ہم اپنی دنیا سنوارنے کی محنت میں دن رات خون پسینہ ایک کر دیتے ہیں، اسی طرح ہمیں صالح بننے کے لیے دنیاوی اسباب کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اس کوشش کے دائرہ میں رہ کر صالح اعمال حاصل کرنے کی محنت کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ! دورانِ صلوٰۃ ''شیطان'' کی مداخلت سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

☆☆☆

آدمی اسی کی پناہ میں جاتا ہے جس کی پناہ کو وہ دشمن کے مقابلے میں مضبوط اور ناقابلِ تسخیر جانتا ہو۔ اسی طرح ایک مسلمان پریشان حال اور واقعات کی مخالفت پر اپنے اعمال سے شکست کھا کر اللہ کے حضور میں پناہ لیتا ہے تو یقین کے ساتھ اسے اعتماد و اطمینان بھی ہوتا ہے اور جب تک اسے اعتماد و اطمینان حاصل نہیں ہوتا اس وقت تک اس کا ایمان کامل نہیں اور شک کی بنا پر اس کی دعائیں غیر مقبول رہتی ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے نہ مانگو تو وہ ناراض !..........اور بندوں سے جو مانگے اس سے بندے ناراض۔ اقتصادی بدحالی ہو یا کوئی اور مشکل، ذاتی اعمال کے سبب ہو یا دوسروں کے افعال کے سبب، انسان کسی سبب میں پناہ تلاش کرے گا تو پٹے گا۔ انسانوں کے ہاں پناہ لے گا تو اس کا استحصال ہوگا۔ مادی اسباب کی بجائے اگر اللہ کی پناہ لے تو دین و دنیا میں کامیابی اور اطمینان نصیب ہوگا۔

☆☆☆

جب آپ کو زندگی کے کسی اہم کام کے بارے میں کوئی یاد دلاتا ہے جسے آپ کرنا بھول رہے ہیں تو آپ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح اذان آپ کو یاد دلاتی ہے کہ آپ کے بہت ہی اہم کام کا وقت آ گیا ہے جو آپ کی زندگی کی تمام مشکلات کا حل ہے، اس کے صلہ میں یاد دلانے والا آپ کا شکریہ بھی نہیں چاہتا۔

☆☆☆

آپ کے گھر میں کوئی مریض ہو تو ہم کیا کریں؟

''ہم اس کا علاج کریں گے۔''

اگر آپ اسے چھوڑ دیں تو کیا ہوگا؟

''انتہائی بے حسی کہلائے گی۔''

اگر مریض خود اپنا علاج کروانا پسند کرے اور مرض بھی انتہائی اذیت ناک ہو تو

ہم اس کے علاج کی ہمدردی کے ناطے ہر ممکن کوشش کریں گے..........اگر وہ حجت بازی کرے، ڈاکٹروں میں خامیاں نکالے، دوائی سے نفرت کرے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کہ وہ کڑوی ہے، تجویز کی ہوئی دوائی کو استعمال نہیں کرتا، طرح طرح کے بہانے بنائے تو ایسے حالات میں آپ کی کوشش یہی ہوگی نا! کہ آپ اسے زبردستی دوائی پلائیں۔

اگر اس پر بھی وہ دوائی اگل دے، یا حلق سے نیچے نہ اترنے دے تو پھر آپ کیا کریں گے؟ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور ہونا بھی یہی چاہئے کہ وہ خود اپنے انجام کو پہنچ جائے ،ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (البقرہ:۸)

کیا یہ فیصلہ حق بجانب نہیں ہے؟

کوئی شخص اپنے ہمدرد کے موجود ہونے کے باوجود بھول جائے کہ اس کا کوئی ہمدرد ہے تو وہ ہمدرد اس کی سردمہری برتنے پر اسے بھول جاتا ہے۔ یہی مثال اس انسان کی ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی موجودگی کے باوجود یہ یقین نہ ہو کہ وہ شخص میں خود ہوں تو وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

قوتِ ارادی جب بھی برے ارادے اور مقصد کے تحت تربیت پاتی ہے تو وہ انسان میں ''راسپوٹین'' کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ اور وہی قوتِ ارادی جب تعلیمِ محمد ﷺ کی روشنی میں پرورش پاتی ہے تو پھر ایسی شخصیتوں میں نمودار ہوتی ہے جس کے بارے میں اقبال نے کہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

☆☆☆

ہر انسان کی روح اپنے اس دعوے اور مشاہدے کو جب بھی یاد کرتی ہے جس میں اس نے بارگاہِ الٰہی کو اپنے خالق اور رب ہونے کو تسلیم کیا تھا، عقل جب انسان کو اپنے ماحول، زمانوں اور معاشرے سے حاصل کیے ہوئے علم کی روشنی میں انسان کو ایسے اعمال کی طرف اکساتی ہے جس سے روح کو اپنے اس ازلی وعدے سے انحراف کا احساس ہوتا ہے تو پھر انسان کے اندر وہ ایسے طوفان برپا کرتی ہے جس سے بے چین ہو کر وہ سکون کے مادی سہاروں کی تلاش کی دلدل میں پھنس جاتا ہے اور وہ اس سکون کو حاصل کرنے کے لیے جتنے بھی سہارے تلاش کرتا ہے اتنے ہی سیاہ حجاب اس کے سچے سکون اور سرابی سکون کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں۔

امراض اور علاج کی ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ مریض خود کو مکمل طور پر معالج کے سپرد کر دے، اس سے معاونت کرے۔ یہی وجہ ہے کہ آپریشن سے پہلے مریض کو بے ہوش کر دیا جاتا ہے تا کہ اس کا جسم یا سوچ اسے معالج سے متصادم نہ کرے۔ لہٰذا صلوٰۃ سے قبل یہ ضروری ہے کہ اسے ادا کرنے والا اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے دل اور دماغ سے دیگر خیالات جھٹک کر پھینک دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام

کسی بات کو صحیح طور پر سمجھنا چاہیں تو سب سے اچھا مسلمہ اصول یہ ہے کہ ہم اس بات کی وضاحت یا مقصد اسی سے پوچھیں جس نے وہ بات کہی ہو! ماہرین نفسیات کے مقرر کردہ اصول کے مطابق جس بات کا مطلب آپ کہنے والے سے پوچھنا چاہتے ہیں اس کے الٹ یا ہمنوائی میں اس سے پہلے جو کچھ بھی سنا ہو اس سے اپنا ذہن صاف کر لیں۔

بات سمجھنے کے بعد جو کچھ سمجھا، اس کی مزید تصدیق یا بعد میں پیدا ہونے والے شبہات کو دور کرنے کے لیے کسی علمی معاون کی ضرورت محسوس کریں تو اس صاحب علم سے رابطہ کریں جو آپ کے مطلوبہ مسئلے یا بات سے متعلقہ علم میں ماہر اور غیر جانبدار ہو۔

آدم اور زوجہ آدم عرب کی اس سرزمین میں تھے جہاں اللہ کی عبادت کے لیے سب سے پہلا گھر تعمیر ہوا۔ وقت گزرتا گیا، آدم علیہ السلام اور زوجہ آدم علیہما السلام نے اپنی آنکھوں سے جلال و جمالِ رب العالمین دیکھا تھا۔ فرشتوں کو دیکھا تھا، جنت اور دوزخ کو دیکھا تھا، جانتے تھے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہی ساری کائنات اور مخلوقات کے خالق و مالک ہیں۔ یہ سب آنکھوں دیکھی حقیقت وہ اپنی نسل کو منتقل کرتے رہے۔ ہدایات، مواقع اور حالات کے مطابق بذریعہ القاء وحی آتی رہی مگر نسل آدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بڑھی، پھیلی اور ایک دوسرے سے کٹ کر دور نکل گئی تو اب ان کی آنکھیں براہِ راست ان حقیقتوں کی شہادت سے محروم تھیں۔ شیطان نے موقع پایا اور انسان اور اس کے خالق کے درمیان حقیقی تعلق کو توڑ ڈالا۔ صرف زبان سے یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں اور عملی طور پر اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی نافرمانی انہی کی زبان کی تردید کے مترادف ہے۔

اسلام احکاماتِ الٰہیہ اور ہدایاتِ رسول ﷺ کے مجموعہِ علم کا مختصر اسمِ علامت بھی ہے۔ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں، یہ اس مذہب کا زیادہ صحیح اور جامع ایڈیشن ہے جو اللہ کے رسول پچھلے زمانوں میں لے کر آتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی افواج سے سجے دربار میں اشرف المخلوقات کا اعزاز بخشا۔ اپنی دوسری مخلوقات جن اور فرشتوں کے علاوہ دوسری تمام اشیاء کا علم دے کر مسجودِ ملائک بنا دیا۔

دینِ اسلام انسان کو خود آگاہی، خود شناسی اور مقصد تخلیق سے آگاہی عطا کر کے اسے بے یقینی کے بحرانوں سے نجات دلاتا ہے۔ یہ اسے عزتِ نفس کا خوش گوار احساس بخشنے والے علم کا مجموعہ ہے۔

دینِ اسلام انسان کو اس کی بھلائیوں کے حصول کا ایسا طریقہ بتاتا ہے جس کے اپنانے کے بعد وہ اپنے محسن، اپنے مربی اپنے خالق کی نگاہوں میں تو پسندیدہ ہی ہو جائے گا، اس کائنات میں بھی اس کا نام عزت سے لیا جائے گا۔

دینِ اسلام انسان کو اس کے اپنے مقام اور اپنی عظمتوں کا علم فراہم کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

دین اسلام انسان کو اس کے خالق و مالک کے دیئے ہوئے اختیارات اور عقل و فکر کے استعمال کی بے پناہ قوتوں سے آشنا کرتا ہے۔

ہیں تیرے تصرف میں یہ بادل یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں

اسے اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ تمہارے اس مٹی کے سانچے کو ہم نے بڑی صلاحیتیں دی ہیں۔

در دستِ جنونِ تو، جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور، اے ہمتِ مردانہ

یہ آفاق، گنبدِ نیلوفری، بت کدۂ صفات، تیرے اردگرد پھیلی ہوئی وسیع تر کائنات تیرے اختیار میں ہے۔

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

وقت، تاریخ، تمدن، تہذیب، معاشرہ سب تمہاری ہی انفرادی اور اجتماعی روداد کا نام ہے۔ یہ سب ہنگامے تمہارے ہی رویوں، تمہارے ہی اعمال کی پیداوار ہیں۔ تم ان کی پیداوار نہیں ہو۔ تم ان کے زیرِ نگیں نہیں یہ سب تمہارے زیرِ نگیں ہیں۔

انسان! تجھے اختیار ہے، تم چاہو، جہاں چاہو، بسو، امن پسند معاشرے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھول کھلاؤ چاہو تو فساد و فتنہ کی بدبو پھیلاؤ، چاہو تو حسین ترین تہذیب و تمدن کے شہر آباد کرو، چاہو تو وحشت و درندگی، حرص و ہوس کی زہریلی بستیاں بساؤ۔

دین اسلام اپنے حرفِ اول سے حرفِ آخر تک انسان کی سرشت میں موجود صلاحیتوں کو خطاب کرتا ہے، مہیجات، میلانات کو مخاطب کرتا ہے۔ انہیں ان کے وجود کے اچھے اور برے رویوں کا علم مہیا کر کے ان کے صحیح استعمال کی تربیت مہیا کرتا ہے۔ اسلام کا جامع اور ہمہ گیر نظامِ تربیت اس لحاظ سے منفرد اور ممیز ہے کہ اس کے جملہ ذرائع اور تمام مقاصد ایک ہی فکر اور ایک ہی نظریہ سے پوری طرح مربوط اور پیوست ہیں۔ اسلام کا نظامِ تربیت اس قدر مکمل، جامع گیر اور ہمہ گیر ہے کہ انسانی زندگی کا کوئی پہلو، کوئی گوشہ اس کی راہنمائی اور ہدایت سے خارج نہیں ہے۔

اسلام وہ واحد نظامِ حیات ہے جو انسان کا رشتہ اللہ سے اس لیے استوار کرتا ہے کہ اس کی دنیاوی زندگی بھی درست ہو جائے، جسمانی طور پر دنیا میں سرگرم عمل ہو اور روحانی طور پر اللہ سے رشتہ جوڑے ہوئے ہو۔

☆☆☆

وہ کون سی اچھی یا بری عادت ہے جس کا ذکر قرآن میں انسان کی جبلت کے بارے میں موجود نہ ہو مثلاً

www.KitaboSunnat.com

انسان......جلد باز ہے۔

انسان......بھول جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان..... بہادر ہے۔

انسان..... صابر ہے۔

انسان..... میں انا ہے۔

انسان..... میں مکاری ہے۔

انسان..... میں خودنمائی کا جذبہ ہے۔

انسان..... میں عقل ہے۔

انسان..... میں شعور ہے۔

غصہ ہے، حسد ہے، نفرت ہے، محبت ہے..... انتقامی جذبہ ہے۔ وغیرہ

دینِ اسلام ان میں سے خوبیوں کو مزید رفعتیں بخشتا اور برائیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ تعلیم کے ابتدائی سالوں سے جس طرح انسان ہر علم کے مختصر علامتی نام سے متعارف ہوتا آیا ہے۔ مثلاً ریاضی، ادب، کیمسٹری، سائنس، سائیکالوجی، وغیرہ اس طرح ایک ایسی کیفیتِ عمل انسان (مرد ہو یا عورت) دل اور دماغ کی ہم آہنگی کے ساتھ سرانجام دے، اس کا اسمِ علامت ''اسلام'' ہے۔

اسلام میں سلامتی کا عنصر، ایمان میں امن کا جوہر اور دین میں آئین کا عنصر غالب ہے۔

آئینِ اسلام کی تذلیل اور اپنے وضع کردہ آئین کے لیے شورش و یلغار کا نتیجہ وہی انتہا اور بے چینی ہے۔ دین اسلام اس مصدقہ حقیقت کا نام ہے جو اپنے لغوی یا اصطلاحی معنوں میں ہی نہیں بلکہ انسانی زندگی کے تمام سابقہ اور حالیہ ادوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جب بھی، جس نے بھی انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے اعمال کی کسوٹی پر اسے پرکھا تو اس کی صداقتوں کے ثبوت اسے ملے۔ اور ہر صاحبِ بصیرت نے اسے دیکھا۔ وقت نے اپنے اوراق پر اسے تحریر کیا۔ اس لیے کہ اس علم کی تخلیق اس ذات کی ہے جس نے وقت کو دن رات ماہ و سال اور صدیوں کا پھیلاؤ دیا۔

اسمِ محمد ﷺ کی امارت و اتباع، ارواحِ انبیاء و رسل سے میثاق کی سند یافتہ ہے۔ اس اسم سے ملتِ احمدِ مرسل ﷺ کا رابطہ ہی اس کی کل کائنات کا جلال و جمال ہے مگر المیہ یہ ہے کہ اس اسم سے اس ملت کا فکری و عملی تمسک ایسا ٹوٹا کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی۔ اس کی شکل ناقابلِ شناخت حد تک بگڑ گئی۔

اس اسم سے وابستگی کی وحدت کا دامن کیا چھوٹا! اس ملت کی آفاقی یگانگت ایسی بکھری ہے کہ سمٹنے اور باہم جڑنے کا تصور ہی محال ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے تصویر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو باہم جڑے بغیر شناخت کیسے ممکن ہو۔ صاحبِ تصویر کون تھا؟ کیا تھا؟ کہاں سے آیا تھا؟ اسے کہاں جانا تھا؟ کون فیصلہ کرے؟

امتِ مسلمہ کا ایک ہجوم تو اپنے اسلامی اخلاق و اعمال کے حوالے سے تو کیا! نام کی نسبت سے بھی اپنے تشخص کو مشکوک کرنے والے نام دینے کو انتہائی روشن خیالی اور وسیع النظری قرار دیتا ہے۔

ملتِ بیضا کا تشخص دن بدن اس عالمِ رنگ و بو میں اس فرد کی طرح مخدوش ہو رہا ہے جو ہنگاموں کے ہجوم میں اپنے کارواں سے بچھڑ گیا ہو، اس پر ستم یہ کہ اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام تک بھول گیا ہو۔ اپنی مخصوص پہچان کے لیے جو اسلامی اخلاق و اعمال کا امتیازی لباس اسے اس کے ورثاء نے پہنایا تھا، اسے اتار کر وہ ان عیاروں کے سپرد کر چکا ہے جنہوں نے اس کو اس کے اپنے قافلے سے ملانے کے لیے سبز باغ دکھائے تھے۔

مسلمان عزت و تکریم کی کلاہِ شناخت خود ان کے حوالے کر چکا ہے، جنہوں نے اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچانے کا فریب دیا تھا۔ اب وہ برہنہ، سکڑا...... سمٹا...... خوف زدہ، ہر نئے راگیر سے اپنی راہبری کی امید لگائے بیٹھا ہر طرف تک رہا ہے۔

امتِ مسلمہ نے اپنی زندگی، جو کئی شعبوں پر مشتمل اکائی ہے، اس کے ہر شعبہ کو قرآن و حدیث کی روشنی سے محروم کر دیا ہے جس کی وجہ سے آج وہاں عزت و وقار کی جگہ ذلت و رسوائی ہے۔ جہاں امن و سکون کے سرسبز و شاداب باغ لہلاتے تھے، وہاں ہولناک بربادیوں کا بسیرا ہے۔

آہ......! محبت نفرتوں میں بدل گئی۔ افسوس! دوستی نے دشمنی کا روپ دھار لیا، قرابت نے رقابت اپنالی، عدالت انصاف سے محروم ہوگئی، حکمت کو عیاری اور مکاری نگل گئی۔ عفت...... بے حیائی اور فحاشی کی نذر ہوگئی۔ شجاعت، درندگی اور وحشت میں ڈھل گئی۔ ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی سے اپنے گھروں کو بے نور کر دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ماں باپ ہو یا بیٹا بیٹی، ساس سسر ہوں یا نند بھاوج، بھائی بہن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یا میاں بیوی، جب سے ان سب نے قرآن وحدیث کی روشنی کو چھوڑ کر گمراہی پسندی کے اندھیروں کو ترقی پسندی کے چراغ سمجھ لیا ہے تب سے ہر کے ایک دل ودماغ میں روشنی اور خودغرضی کے آتش فشاں سلگنے لگے ہیں۔

☆☆☆

میرے تدبر اور تفکر کی اندھیری راہوں کو تیرے نور نے روشنی بخشی اور میں اسے آغازِ سفر کی منزل کے کنارے کھڑا اس بارعب آواز کو سن رہا تھا

"اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا .... وَلَكُمْ فِيْهَا مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ" اور لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔

یہ وہ منشور تھا جسے میری روح نے سنا، میں نے اپنی حقیقت وجود اختیار...... اور اعزاز کو جو مجھے ملا، مجھے مسجودِ ملائک بنایا گیا، مجھے محدود اختیاراتِ تخلیق وتحقیق، حکمت وعلم کی وہ قوت بخشی گئی جو کسی اور مخلوق کے حصہ میں نہ آئی، بلکہ تمام مخلوقات کو میرے تابع فرمان بنادیا گیا۔

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

میری عقل وشعور کی طویل سے طویل تر اور تاریک سے تاریک راہوں کو تیرے اس مبلغ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیرے نور کا عرفان بخشا، انسان کے مقصدِ تخلیق اور پھر اس کو تیرے عطا کردہ منصب عظیم کی منزلوں تک سلامت رکھا...... جس کے ہر قدم پر اصل مفہوم حیات اور مقصدِ حیات کے اصولوں سے ہٹانے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مجھے کہیں عقولِ عشرہ کا گروہ آواز دے رہا تھا.......... کہیں مجھے میری عظمتوں کو صرف میری اپنی جدوجہد اور عقل وفہم کا ماحصل ثابت کر کے اپنے صراطِ مستقیم سے ہٹانے کے لیے مجھے دھمکیاں دی گئیں اور پھر اس عرفانِ حق کو کبھی ایکسائزیشن کہا گیا، مطلب برآری...... مجھے کبھی جنونی کہا گیا.......... کبھی بنیاد پرستی کے طعنہ سے نوازا گیا۔

مگر اے اللہ یہ تمام لوگ جو مشاہد اور عقل کے چراغوں کی روشنی کا دھوکہ دے رہے تھے تو نے مجھے ہمیشہ ان سے بچنے کے لیے اس آواز سے میری رہنمائی کی جو کبھی براہِ راست اور کبھی روبرو اور کبھی پوشیدہ میری رہنمائی ہر قدم پر کر رہی تھی۔

اور یہ آواز

يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ

میری عقل وشعور نے ان تمام نافرمانیوں کے انجام بھی دیکھے اور دیکھ رہی ہے۔ سب سے بڑی سچائی تیرا دعویٰ ہے میرے اللہ یَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ...... ہاں انسان کو تو نے پیدا کیا۔

اور یہ بھی سچ ہے کہ تو نے اس کو وہ عظمتیں بخشیں جو وہ آج انکشافاتِ علم الاسماء، یہ بھی سچ ہے کہ مجھے احسن التقویم کے اعزاز سے نوازا گیا لیکن میری سرشت میں سب سے اولین کمزوری جس کی میں زد میں آیا...... وہ تھی بھول۔

اور وہ بھی...... اے سمیع وبصیر...... آپ سینوں میں سرگوشی کرنے والے داخلی عوامل سے آگاہ اور میرے خارجی عوامل پر بھی تیری نظر...... تو سمیع وبصیر...... چنانچہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول نے مجھے بلندیوں سے پستیوں کی انتہا
میں اتار دیا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اس کے ساتھ وہ عظمتیں تو نے نہیں چھینیں ...... جو مجھے عطا کی تھیں۔ وہ عظمتیں جو میرے اس خیر و شر کے اجزائے ترکیبی میں میرے جسم کے مختلف جوارح میں پوشیدہ ہیں۔

اف یہ عظمتیں ...... آپ کی ان عطا کردہ قوتوں اور عظمتوں کا مظاہرہ ...... صرف ان سے ہی نہیں ہوا جو آپ کے انبیاء و رسل تھے۔ ان کو بھی اس کا مظہر پایا جو تیرے باغی تھے۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ! تیری سچائی کا ثبوت اس آواز کا ابدی اور ازلی علم ہے جس کی قیادت کو اپنانے والوں نے دنیا میں بھی مقامِ بلند حاصل کیا اور آخرت میں بھی فلاح کی ضمانت ملی۔

مالک یوم الدین ...... ان تمام آیات کا ...... جب تیری ذات کا انکار کرنے والوں کے ہاتھوں نے تیری ہی عطا کردہ تخلیقات کے سہارے تیری ہی عطا کی ہوئی عقل کے بل پر ایسے اوزار اور فضاؤں میں زہر اور آگ گھولنے والے دھوئیں کے بم ...... اور دوسرے سامان پیدا کئے۔ تو انسان کے انہی ہاتھوں سے اس کو برباد کرے گا اور پھر تیری قدرت سے انکار کرنے والا خود کہنے پر مجبور ہوگا:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

ان تمام دلائل و براہینؓ کے بعد یوم الدین سے انکار نہیں کر سکتا۔ یوم الدین ...... جس دن دھواں ہوگا ...... عدالت ہوگی ...... اس عدالت میں کسی کی سفارش نہیں چلے گی ...... اس حشر کے میدان میں اس آواز کے امین انسان کے غم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں بھی اتنے ہی پریشان ہوں گے جتنے یہاں پریشان تھے۔ اتنے پریشان...... اتنے پریشان کہ آپ کو سمجھانا پڑا۔

اے میرے خالق و مالک اللہ! کوئی خالق و مالک ایسا نہیں پایا کوئی تیرے ایسا صبور نہیں پایا کہ اس کی دی ہوئی قوتوں کو اس کے خلاف استعمال کرنے والے سے فوراً قوتیں چھین نہ لی گئی ہوں، لیکن تو نے انہیں کبھی نہیں چھینا، ہاں...... ان کی طلب پر اپنی قدرت کا مظاہرہ ضرور کیا، کیوں کہ ان کا کہنا تھا کہ اگر اللہ ہے تو پھر بتا کہ تیرا جلال کہاں ہے؟ تیرا قہر کہاں ہے..... تو کہاں ہے؟

اور سب سے بڑی سچائی یہ تیری آواز ہے...... جو تیرا کلام ہے...... جو ہدایت ہے، جو نور ہے، جو شفا ہے، جس کا جوہر...... انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے داخلی اور خارجی عوامل کو باہمی ربط وانصاف کے ساتھ رہنے سہنے کے آداب سکھاتا ہے۔ جو انسان کے اس خیر و شکر کو امن و سکون بخش عدل کی گرفت میں لینے کے اصول سکھاتا ہے۔

وہ آواز...... جس کا نام پیغمبری ہے، نبوت ہے، رسالت ہے، وہ آواز جو انسانوں کی ضمیر، روح اور عقل و شعور کو...... اصل مقصدِ حیات کا درس دینے کے لیے اپنی طرف بلاتی ہے اور اپنے حلقہ بگوشوں کو ذہنی اور جسمانی اذیتوں سے محفوظ رکھنے کی ضمانت دیتی ہے۔

میرے اللہ عارضی حکومتوں کے کسی حکمران کے بارے میں لکھتے ہوئے انسان کے عقل کے اوسان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے، ادب کے لیے علم الفاظ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش میں سر ٹپکنے لگتا ہے، فکرادب کے زاویوں کے انتخاب میں چوکنا ہو جاتا ہے، حالات لکھنے والے کا لاشعور اور دل اس کی حکمرانی سے نفرت کرتا ہے۔

☆☆☆

اصحابِ کہف:

نبطیوں کے زمانۂ اقتدار میں چند سعادت مند روحوں کو اپنا وطن اور گھر بار صرف اس جرم میں چھوڑنا پڑا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک اور خالقِ کائنات سمجھتے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ''ہم اللہ کو مالک ومختار مانتے ہیں، ہم اس کی زندگی اور موت کا مالک سمجھتے ہیں ہم اس کے بھیجے ہوئے رسول کو زندگی کا راہنما سمجھتے ہیں۔ تاریخی لحاظ سے یہ واقعہ ان نیک اشخاص کا ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے عہدِ نبوت کے پابند تھے۔

نبطیوں کے جابرانہ دربار میں بادشاہ نے حکم نافذ کر دیا۔ تم ہمارے معبودوں کو نہیں مانتے تم لوگوں کو گمراہ کرتے ہو، تمہیں ہماری ترقی پسند نہیں ہے۔ انسان خود ہی خدا ہے، انسان خود ہی جیتا اور مرتا ہے۔ تم اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان رکھتے ہو، ہم تم پر ترس کھا کر تمہیں سوچنے کا موقع دیتے ہیں، اپنے ایمان پر نظر ثانی کرو اور اپنے اس اعلان سے باز آ جاؤ ورنہ میری تلوار تمہارا صفایا کر دے گی۔

نوجوان وہاں سے رات کے اندھیرے میں نکلے اس وقت ان کے ہونٹوں پر یہ دعا تھی:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اللہ آج بھی وہی عالم ہے، آج لفظوں کے پتھر اور نظریوں کے تیر برسائے جا رہے ہیں، اسلام کے بنیادی اصولوں پر اپنی مرضی کے مطابق فکری بیلچے استعمال کیے جا رہے ہیں۔

☆☆☆

ربۃ البیت سے:

ربۃ البیت آؤ سیر کو چلیں۔

"کہاں؟"

یہیں زمین پر، اپنے آس پاس، گلیوں میں، محلوں میں۔

"چلیے چلتے ہیں۔"

"یہ کیا؟"

یہ کھیل ہے، بچے کھیل رہے ہیں۔

"ان کے بستے تو پاس رکھے ہیں، کیا یہ اسکول نہیں گئے؟"

نہیں

"مگر یہ تو ان کی پڑھائی کا وقت ہے، سب اسکول کی یونیفارم میں ہیں۔"

ہاں! یہ دیکھو یہ اسکول بھی پاس ہی ہے، ربۃ البیت! ہر گلی میں، ہر محلہ میں، دکانوں پر چوراہوں پر، اسکولوں کے آس پاس ان بچوں کو کھیلتے دیکھا ہے۔

"ان کا مستقبل کیا ہوگا؟"

کوئی مسجد کا مولوی، کوئی سیاسی لیڈر، کوئی دانش ور، کوئی عوام کا غمخوار نہیں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قوم کے مستقبل، وطن کے آئندہ قائدین کو اس ہلاکت سے بچالے۔

''ہیں یہ کیا؟''

الفلاح سینما

''فلاح تو نام ہے کامیابی کا، فلاح نام ہے ہدایت کا، مگر یہ کیا؟''

کہاں ہیں فلاح کا پیغام پہنچانے والے، انہیں کوئی پوچھتا نہیں؟

نہیں! ربۃ البیت کوئی پوچھنے والا نہیں۔

''اور یہ کیا ہے؟ شانِ مصطفیٰ فلمز......''

''کہاں ہیں عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرنے والے؟''

وہ مساجد میں ہیں ربۃ البیت!

''وہ اس پر احتجاج کیوں نہیں کرتے؟''

انہیں مسجد میں عشقِ مصطفیٰ سے بھرپور نغمے گانے سے ہی فرصت نہیں، چلو آگے چلتے ہیں یہ ہے ایوانِ اقبال

''اور ساتھ یہ کیا ہے؟''

''الحمراء''

''الحمراء میں عبادت ہوتی ہوگی؟''

نہیں! ربۃ البیت یہ آرٹ سنٹر ہے، یہاں ثقافت کے نام پر ناچ گانا ہوتا ہے۔

ایوانِ اقبال کے منتظم لیکن اس ناچ کو کیسے برداشت کر لیتے ہیں؟ وہ انہیں منع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے؟

"نہیں ربۃ البیت! یہ ثقافت ہے، فن ہے، آرٹ ہے، اسے کوئی منع نہیں کر سکتا، اسے کوئی روکنے والا نہیں۔"

☆☆☆

عربی اور دوسری زبانیں:

آپ اپنے وقت کے بادشاہ کی زبان استعمال کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں لیکن جب اپنے گھر جاتے ہیں تو وہ زبان استعمال کرتے ہیں جو آپ کے ماں باپ کی زبان ہو حالانکہ آپ اور بھی زبانیں جانتے ہیں لیکن گھر اور برادری میں وہی زبان استعمال کرتے ہیں جو آپ کی مادری زبان ہے۔

حکمران اپنی منتخب زبان کو سکولوں، کالجوں میں ذریعۂ تعلیم بناتے ہیں، اس کے پس پردہ یہ جذبہ کارفرما ہوتا ہے کہ جب سیکھنے والا اس زبان میں علم حاصل کرے گا تو اس زبان کی اہمیت بھی اس کے دل و دماغ میں بیٹھتی جائے گی اور پھر اس کا اس زبان کے ادیبوں سے بھی تعلق بڑھے گا۔ جیسے انگریزی پڑھنے والے نیٹشے اور شیکسپیئر سے مرعوب ہوتے ہیں یا جن سائنس دانوں کو آپ نے انگلش میں پڑھا ان کی برتری کی چھاپ آپ کے ذہن پر اس طرح لگ گئی کہ اب مادری زبان بھی اس کے مقابلے میں گھٹیا لگنے لگی ہے۔

رعیت چاہے کتنی ہی زبانیں جانتی ہو، ان زبانوں میں چاہے کتنے ہی علمی جواہر اور فکر و دانش کے عمیق سمندر کیوں نہ ہوں، حکمران ان زبانوں کو دفاتر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرنے یا علم و ادب میں اپنانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ تو وہ اس زبان کو جسے رعایا جانتی ہے سرے سے بدل بھی نہیں سکتا، نہ ہی وہ اس پر انہیں مجبور کرتا ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ پنجابی بولنے والا پنجابی میں بولے گا چاہے وہ کتنی ہی انگریزی جان لے۔

اللہ جل شانہٗ نے اپنے فرمان انسانی برادری کو عربی زبان کے ذریعہ عطا کیے، گویا تمام بادشاہوں، تمام حکمرانوں کے حکمران گو تمام زبانوں سے واقف ہیں لیکن اس کی محبوب زبان عربی ہے۔

انسان جب بھی حکمران بنتا ہے یا جو قوم بھی حکمران بنتی ہے وہ اپنی ہی زبان کو تمام ملک کا نظام چلانے والوں کی تحریر و تقریر میں جاری و ساری دیکھنا چاہتا ہے۔ گو کوئی شخص مادری زبان ہی میں بادشاہ کو درخواست پیش کرے بادشاہ کے سامنے وہ سرکاری زبان ہی میں منتقل کرکے پیش کی جائے گی۔

عدالت میں بیٹھے ہوئے جج، وکیل، موکل گو سب مختلف زبانوں سے واقف ہوں گے لیکن سرکاری زبان میں فیصلہ صادر کرتے ہیں اور زبان کو جاننے والا اپنا مدعا سمجھانے میں زیادہ کامیاب ہوتا ہے، جسے یہ زبان نہیں آتی اسے ترجمان یا وکیل کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

عجمی کا مطلب ہے گونگا، ایک شخص جو عربی نہیں جانتا اس کے عمل سے تو پتا چلتا ہے کہ وہ شخص صلوٰۃ ادا کررہا ہے لیکن عربی نہ جاننے کی وجہ سے وہ اپنا آقائے مطلق، رب العالمین کے حضور گونگے کی حیثیت رکھتا ہے، بلاشبہ ہمارا رب دل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں جنہیں زبان کا جامہ حاصل ہو یا نہ ہو سب سمجھتا اور جانتا ہے۔

خالق اور مخلوق:

خالق دو طرح کے ہیں...... حقیقی اور مجازی

خالقِ مجازی اپنے اوصاف سے پہچانا جاتا ہے، مثلاً ایک مشین کا خالق، ایک نظریئے کا خالق، ایک تصویر کا خالق وغیرہ۔

ماں باپ اپنی اولاد کے مجازی خالق ہیں، جانور اپنی اولاد کے مجازی خالق ہیں، ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے یہ ثبوت دینا پڑے کہ ہم اپنی اولاد کے خالق نہیں۔ اگر ایک بیٹا اپنے والدین سے کہے کہ اپنے خالق ہونے کا ثبوت دو تو ماں باپ سٹپٹا کر رہ جائیں گے۔ اسے ناخلف کہیں گے یا پھر اپنے اوصاف اور ثبوت میں کہیں گے کہ میں فلاں کی بیٹی ہوں، میں فلاں کا بیٹا ہوں، ہمارا فلاں وقت نکاح ہوا، فلاں شریعت اور قانون کے مطابق، فلاں ہسپتال میں، فلاں دایہ کے ہاتھوں تم پیدا ہوئے، ایک پاگل مزاج ان تمام شہادتوں اور اوصاف کے باوجود یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نہیں مانتا۔

اسی طرح خالقِ حقیقی کے بارے نسلِ آدم میں سے جس نے بھی انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اوصاف کی طرف توجہ دلائی۔ مثلاً حجت باز دماغ کہے گا کہ یہ سب مادے کے ارتقا کا نتیجہ ہے جو ازلی ہے، اس کی کوئی تاریخ نہیں، وہ دیکھتا ہے کچھ درخت کم عمری میں ختم ہو جاتے ہیں، کچھ بوڑھے ہو کر دم توڑتے ہیں، کچھ کونپل پھوٹتے ہی ختم ہو جاتے ہیں، وہ اس کی تحقیقات کرے گا، کھوج لگائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ ان سب کی تشریح کرنے بیٹھ جائے گا جن کی وجہ سے یہ سب ہوا، یعنی ان اسباب کا اصل محرک کون ہے؟ یہ سوال اس کے لیے معمہ بن جاتا ہے۔ پھر وہ خود اقرار کرے گا کہ میری سمجھ میں نہیں آیا لیکن جو میں کہتا ہوں لوگ اسے سچ مان لیں۔ منطقی، حجت باز دماغ نے یہ سب کر لیا لیکن اس نے یہ غور کرنے کی زحمت نہیں کی کہ وہ خود مجازی اسباب کی روشنی میں فیصلہ صادر کر رہا ہے۔ حالانکہ اوصاف ہی سے آگ پانی اور دیگر چیزوں کو تسلیم کیا گیا۔

پھر اللہ عز وجلّ کو ماننے کے لیے ان اوصاف و شواہد کو استعمال نہ کرنا ہٹ دھرمی ہے اور کفر ہے اور کفر کا مطلب ہی یہی ہے، ضدی...... اجڈ......

اللہ جلّ شانہٗ کو اوصاف سے ماننا عین عقل ہے اور اس کی حقیقت کے مشاہدہ کی طلب کرنا گستاخی ہے۔ نادانی ہے، جہالت ہے۔

مشاہدہ:

آپ نے اپنے بیٹے کی بچپن سے لے کر سنِ شعور تک پرورش کی۔ آپ نے اس کی تمام کوتاہیوں اور غلطیوں کو درگزر کر کے اسے پروان چڑھایا۔ اپنی تمام صلاحیتیں اس کی بھلائی میں صرف کر دیں، اپنی صحت، دولت، محبت اور تمناؤں کو ہر گھڑی وقف کیے رکھا۔ اگر وہ سنِ بلوغ تک پہنچنے کے بعد آپ سے یہ ثبوت مانگے کہ واقعی آپ اس کے سچے بھلائی پسند ہیں یا آپ کو اس سے سچی محبت ہے؟ تو اس پر آپ کا ردِ عمل کیا ہوگا؟ اپنے دل میں اس کے اس سوال کا ردِ عمل اور لڑکے کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے؟ طے کر لیجیے اور پھر اس بات پر غور کیجیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان اپنے سنِ شعور سے پہلے اللہ جلّ شانہٗ کے بے گنت احسانات حاصل کرتا ہے۔ اسے باپ کی پشت اور ماں کے رِحم کے اندر کئی کیفیتوں سے گزارنے کے بعد اس دنیا میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس بچے پر کسی ضابطہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ سنِ شعور سے قبل اس کی طاقت، عقل، عمل اور قول پر کوئی باز پرس نہیں ہوتی لیکن جب وہ سنِ شعور کو پہنچ جاتا ہے تو اس سے اس کی پیدائش کے بنیادی مقصد (یعنی عبادت) کو پورا کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس دن اگر وہ سوال کرے کہ اللہ کہاں ہے؟ کیسا ہے؟ میرے سامنے آئے تو میں مانوں۔ اس سے اللہ جلّ شانہٗ کیا سلوک کریں گے؟ آپ غور کیجئے۔

کائنات کی ہر خوبصورتی کا مالک اللہ جلّ شانہٗ، موجودات کا واحد یکتا و خالق، اس کی وحدانیت اور خالقِ مطلق ہونے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خیر کے ساتھ شر کا خالق بھی وہی ہے۔ اب اگر اللہ ہی خیر اور شر کا خالق ہے تو انسان شر کو اپنائے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

اللہ نے شر کو پیدا ہی کیوں کیا؟

دراصل کائنات تخلیق آدم سے پہلے صرف خیر ہی خیر تھی۔ فرشتے اللہ کی تسبیح و تہلیل میں مصروف تھے۔ وقت کا رخ نہ تھا، نہ دن نہ رات، نہ ماہ نہ سال، زمین، آسمان، دن رات، مہ وسال، سورج چاند، دوسرے اجرامِ فلکی اور حشرات الارض وغیرہ کی تخلیق کے بعد آدم کو پیدا کیا گیا۔ آدم کی پیدائش کے بعد سجدہ کا ملائکہ کو حکم دیا گیا، تمام فرشتے سربسجود ہو گئے لیکن ابلیس نے حجت کی۔ اسی حجت کا دوسرا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکشی تھا۔ یہ شیطان سے عمل میں آنے والا پہلا شر تھا۔ چونکہ اس حجت بازی کی استعداد اسے اللہ نے ہی عطا کی تھی، اس لیے اس شر کا خالق اللہ ہی ہے۔

شر کی ابتداء حجت بازی سے ہوئی، کیوں؟ اور کیسے؟

یہ دو خطرناک لفظ ہیں جن میں تجسس ہے جو ہر ایک شخص کی فطرت ہے۔ آج دنیا کے علوم میں سب سے اہم علم فلسفہ، سائنس، نفسیات کے تحت کیوں اور کیسے کی تلاش میں بے شمار فلسفی، سائنس دان اور علماء نسلِ آدم کے لیے اس کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں اور نت نئی تحقیقات پیش کر رہے ہیں۔

اگر کوئی سائنس دان یا مفکر اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ آگ میں گرمی کیوں رکھی اور پھیلاؤ کیوں رکھا؟ تو یہ سوال خودسری اور حجت بازی پر مبنی ہے۔ شیطان نے بھی حجت ہی کی تھی۔ دلائل اور منطق سے اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے یہ اس کی جلد بازی تھی۔ اس کو اپنی دانست اور عقل کے بارے یہ خودفریبی ہوگئی تھی کہ وہ اپنے خالق سے زیادہ دانش ور ہے۔ جب کوئی بچہ اپنے باپ سے کوئی شاگرد اپنے معلم سے، کوئی جاہل عالم سے، اپنے آپ کو دانا تصور کرنے لگے تو وہ حقیقتاً اپنی نادانی کا اظہار کرتا ہے۔ شیطان کو بھی اپنی ہمہ دانی کے غرور نے ہی نادانی سے اس کے منہ سے یہ جملہ کہلوایا۔

کہ آدمی مجھ سے کمزور اور ادنیٰ عناصر کے اختلاط یا امتزاج کا ماحصل ہے اور میں آگ جو ان عناصر سے زیادہ پاک اور اعلیٰ خصوصیات کی حامل ہے اس سے پیدا کیا گیا ہوں۔ اس کو یہ علم نہیں تھا کہ مسجودِ ملائکہ آدم میں ان عناصر کے ملاپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جو بقول شیطان کم تر تھے۔ ان خصوصی اوصاف سے نوازا گیا جو شیطان تو کیا نور سے تخلیق کیے گئے فرشتوں کو بھی اس کے سامنے سرِ اعتراف خم کرنا پڑا۔

فرشتوں اور ابلیس کے درمیان تفریق:

رائے تو اللہ کے حضور فرشتوں نے بھی پیش کی تھی آدم کی خلافت کے بارے میں اور ان کی یہ رائے کوئی اچھی نہیں تھی۔ انہوں نے آدم کو خون بہانے والا اور فساد پسند کہا تھا لیکن انہوں نے اپنی اوقات سے زیادہ زبان درازی نہیں کی بلکہ صرف رائے ظاہر کی۔ شیطان نے بھی حقِ رائے استعمال کیا لیکن استعماریت کے ساتھ ڈکٹیٹرانہ انداز ہیں۔www.KitaboSunnat.com

چنانچہ شر کو اگر حقِ رائے دہی کے ناجائز استعمال کا نتیجہ کہا جائے تو یہ بے جا نہیں ہوگا پھر شیطان ہی کی یہ مانگ تھی کہ اے اللہ مجھے اختیار دے کہ میں نسلِ آدم کو دائیں بائیں آگے پیچھے سے، قولاً، فعلاً اور عملاً تیرے ہر حکم کی نافرمانی کے لیے گھیر لوں۔ اسے حق دیا گیا پھر شیطان نے نسلِ آدم کو بہکانے کے "شر" کے تمام تیر و نشتر تراشنے کی مدد مانگی۔ اللہ نے وہ بھی عطا کر دی۔ اسی طرح شر وجود میں آ گیا جس کے ہاں حسد اور غرور تھا۔ اس کے باوجود اللہ کا یہ فرمان برحق ہے کہ خیر و شر کا خالق میں ہوں۔ میں وحدہٗ لاشریک ہوں، اس حاضر و موجود کے اچھے یا برے تمام ہنگاموں کا خالق صرف میں ہوں۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی ایک سفر ہے:

زندگی ایک سفر ہے، سانسوں کا سفر، دل کی دھڑکن کا سفر، سوچ کا سفر، تمناؤں کا سفراور آرزوؤں کا سفر۔ یہ کتنا عجیب وغریب سفر ہے میرے اللہ! اس سفر کا آغاز اس روز ہوا جب آپ نے فرمایا: **اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا** (سب کے سب یہاں اس سے اتر جاؤ) سفر کے اتھاہ سمندر میں۔

اس سفر کی انتہا موت ہے، نہیں! نہیں! موت تو اس سفر کی دوسری منزل کا نام ہے۔

یہ سفر کتنا مشکل ہے، میرے اللہ مجھے یہ مقولہ یاد آ رہا ہے۔ **السفر سقر ولو کان میلا** (سفر چاہے ایک میل ہی ہو دوزخ جیسی اذیت سے کم نہیں)

میرے اللہ یہ حقیقت تو ہے یہ سفر مشکل ہے، اس سفر کے مسافر پر جو شرائط عائد کی گئی ہیں ان شرائط کی پابندی آسان بھی ہے اور بہت مشکل بھی۔ آسان اس لیے کہ اے اللہ جن پر آپ کا کرم ہو ان کے لیے تو یہ شرائط آسان ہو گئیں مگر جن پر آپ کی نگاہِ کرم نہ ہو ان کے لیے ان شرائط کی پابندی ناممکن ہے۔ ان کی پابندی اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس سفر میں مسافر کو لوٹنے اور ہلاک کرنے والی بہت سی موذی بلائیں قدم قدم پر گھات لگائے بیٹھی ہے۔

میرے اللہ! اس سفر کا آغاز...... آپ کے حضور سے دوری...... اور پھر اس سفر کا ایک دروازہ آپ کی بارگاہ میں حضوری ہے۔ آپ سے دوری ندامت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھرپور تھی اور ہے۔ آپ کے کرم نے جسے چاہا اس کی دوری کو بھی قربتوں کا شرف بخشا۔ ہلاکت خیز بلاؤں سے آپ نے اس کی حفاظت کی ۔ میں بھی انہی مسافروں میں سے ایک ہوں، سوچتا ہوں میرے پاس تو حفاظت کا زادِ راہ بھی نہیں۔ ایمان و یقین کی جو ڈھال مجھے دے کر الوداع کیا گیا تھا اس میں سے میرے پاس کچھ بھی نہیں، میں بہت ہی بے سروسامان ہوں۔ سوچتا ہوں اس دنیا کے مسافر کی بے سروسامانی کتنی اندوہناک ہوتی ہے پھر آخرت کے سفر کی بے سروسامانی کا کیا حال ہوگا؟ میرے رب کریم! میرے رب مطلق! میرے جواد! حنان ومنان اللہ!

☆☆☆

میں نے قانون دانوں کے ہاں آئینی دستاویزات اور کتب الماریوں میں محفوظ اور خوبصورت جلدوں میں ملبوس سجائی ہوئی دیکھیں۔ قانون سازوں کو ان کے احترام کا راگ الاپتے دیکھا۔ آئین کی تشریح کرنے والوں کا انہیں حفاظت کے ساتھ رکھتے ہوئے دیکھا۔ یہی نہیں قانون سازوں کے احترام کا قانون بھی ہر جگہ لاگو دیکھا۔ ان کی توہین کرنے والوں پر توہینِ عدالت کا مقدمہ بنتے ہوئے دیکھا۔ آئین کی کسی ایک دفعہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو بغاوت کا مجرم پایا۔

لیکن...... اے اللہ! امتِ محمدیہ ﷺ آپ کے آئین کی کتنی دفعات سے گریزاں ہے؟ نہ جانے امتِ محمدیہ ﷺ کا ہر ممبر دن میں آپ کے آئین کی کتنی ہی دفعات کی بغاوت کا مرتکب ہوتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل تو تبھی ہے نا! جب ہم حکم کرنے والوں کا احترام کرتے ہوں۔ دل سے احترام ...... جس میں نفس اور عقل دونوں شامل ہیں۔

☆☆☆

ہم حکیم کے سامنے مریضوں کو مسکین سی صورت بنائے ہوئے دیکھتے ہیں اپنی بے بسی اور عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے ...... پھر جو وہ دوا دیتے ہیں، اس کو حفاظت سے رکھتے ہیں، اس کو استعمال کرنے میں حکیم، ڈاکٹر کی بتائی ہوئی ہدایات کا خیال رکھتے ہیں اور مضر چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں لیکن حکیم الحکماء کے متعلق ہمارا رویہ کتنا غلط اور عمومی زندگی کے برعکس ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا نفس اور عقل دونوں دراصل اسے مانتے ہی نہیں۔

مریض اگر معالج سے تعاون نہ کرے یا اس کے دل میں اس کی تجویز کردہ دوا کے بارے میں شبہ ہو تو فائدہ نہیں ہوگا۔ طبیعت میں اگر دور اندیشی نہیں ہوگی۔ لذیذ دواؤں کا استعمال کرنے کی عادت پڑ جائے گی تو کڑوی دوا سے فرار اختیار کرے گا۔ نتیجتاً شفا نہیں ہوگی۔ دوا کھانے کے بعد مجوزہ پرہیز پر عمل کرے گا تو بھی دوا کا اثر نہیں ہوگا بلکہ بعض ادویات کی صورت میں خرابی پیدا ہوگی۔

اسی طرح ان اصولوں کو آپ اس دوا کے صحیح الدماغ آدمی کی مقبولیت کا درجہ دیتے ہیں تو پھر آپ کو قرآن کے اس اصول کو بھی تسلیم کرنا ہوگا:

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کسی شخص سے ملنے سے پہلے کوئی رائے قائم کر لیں تو پھر اس کی ہر بات کو اپنی قائم کردہ رائے کی روشنی میں آپ کا دماغ قبول کرے گا۔ بہتر یہی ہے کہ آپ کی کوئی رائے نہ ہو اور صرف خلوصِ نیت سے اسے آپ سمجھنا چاہتے ہیں۔ پھر اس سے ملیے، اس کے قول و فعل کو سنیے، دیکھیے تو صحیح رائے قائم کر سکیں گے۔ اسی طرح آپ سے قرآن حکیم آپ کے لیے شرط رکھتا ہے کہ آپ متقی ہوں۔

شاگرد استاد سے پہلے ہی حجت بازی کا دل میں فیصلہ کر کے جائے تو وہ اپنی اس فطرت کی وجہ سے کبھی معلم سے فیض یاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قرآن...... اگر آپ کو اپنی حکمت سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے خالی الدماغ...... ہو کر اپنی ہدایات منوانا چاہتا ہے تو کون سا غلط ہے۔

☆☆☆

ایک جاسوسی طیارہ کئی ہزار میلوں کی بلندی پر موجود ہوتا ہے وہ وہاں سے جو کچھ ہوتا ہے اس کا اشارہ اپنے زمین پر موجود اڈے پر دے دیتا ہے۔ اس کو تو ہم تسلیم کرتے ہیں اس کے باوجود وہ ہمیں نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ مگر اس ذاتِ باری تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں جس کے وجود کی سب سے بڑی علامت، اشارہ، نشانی ہم خود ہیں۔

☆☆☆

چودہ سو سال گزر گئے ہیں ایک شور ہے کہ آج کے تقاضے بدل گئے آج کا انسان کچھ اور سوچتا ہے لیکن... انسان کے بنیادی اجزائے ترکیبی وہی ہیں جو روزِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول سے عالمِ وجود میں آئے تھے۔غصہ،نفرت،حسرت،محبت،لالچ،حرص،جو کوئی بھی کسی کو اپنا مذہبی اور دنیاوی راہنما بنالیتا ہے اس کی مدح سرائی کرتا ہے بلکہ اس میں وہ مبالغہ بھی کر جاتا ہے۔

''تم بھی اسی مرض کا شکار ہو۔''

نہیں ایسا نہیں ہوگا لیکن میرا رہنما عقل کا معلم ہے میرے جذبات کو تہذیب عطا کرتا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے وہاں کا ماحول اس وقت کا تقاضہ اور انسان کی سوچ کچھ اور تھا۔

بات کو کہاں لے جا رہے ہو معترض......انسان روزِ اول سے جن عناصر سے تخلیق کیا گیا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔اگر اس میں آئرن تھا تو آج بھی ہے،اس میں نمک تھا آج بھی ہے،اس میں دیگر عناصر تھے آج بھی ہیں،یا ان میں کوئی کمی بیشی ہوئی اور اگر ہوئی تو اسے حکماء نے مرض کہا،اسے ابنارمل قرار دیا۔ دینِ اسلام صبح شام کی مانند ہر دور،ہر ملک،ہر رنگ اور ہر نسل کے انسان کے ضمیر کو آواز دیتی ہوئی صدا ہے۔

☆☆☆

دانش وروں کے ایک گروہ نے مجھ سے کہا تم جانور ہو،درندے ہو،تمہاری سرشت میں ہوس ہے،حرص ہے،میں نے دینِ اسلام سے پوچھا تو اس نے کہا:تم اشرف المخلوقات ہو تم میں خیر وشر کے درمیان توازن رکھنے کی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔تم تو اس کائنات کے حسین ترین جوہر ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف سے دانش وروں کے ایک اور گروہ نے کہا انسان! تم تو برساتی کیڑوں کی مانند ہو۔ تمہاری زندگی بے مقصد برساتی کیڑوں کی مانند ہے جیسے برساتی کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور مر جاتے ہیں مجھے دینِ اسلام نے بتایا: نہیں نہیں! تم تو خیر و شر کا ایک متوازن شعور ہو۔......

☆☆☆

اللہ کی تعلیم اور علم پیش کرنے والوں کو نبی اور رسول کا منصب دیا گیا۔ ان میں اور فلسفیوں، نظریہ سازوں اور خود کو دانشوری کا سر چشمہ کہلانے والوں کے درمیان ہمیشہ ایک نمایاں فرق تھا۔ وہ یہ کہ رسولوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اللہ ہماری سوچ کی دریافت ہے، یہ علم ہمارے شعور کا کمال ہے اور یہ تعلیم ہمارے فکر و تدبر کے خمیر سے پیدا ہوئی ہے۔

انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو وہ کہہ رہے ہیں جو کہنے کے لیے ہم کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حکم دیا۔ ہم اسی کے فرماں بردار ہیں اور ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اسی کے حکم کی فرمانبرداری کرے۔

انہوں نے ان سے صاف کہا کہ اس دنیا میں ہر چیز کے وجود کا ثبوت (Proof) اصولوں میں ایک تو بدیہی ثبوت کہلاتا ہے جسے انگریزی زبان میں Probate کہتے ہیں۔ دوسری قسم کو بادی النظر یعنی Obuioud Proof تحریری ثبوت، تائیدی ثبوت، صریحی ثبوت، ضمنی ثبوت، قطعی ثبوت، لسانی ثبوت کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ سینٹر سے

فون! آپ کے نام

Yes......آپ کے نام

......بات کیجئے

ہیلو......ہیلو......آپ کس سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

وہ آپ ہی تو ہیں جن سے بات کرنا چاہتا ہوں

میں کون......؟

آپ کا نام ضمیر ہے۔ ضمیر......؟

آپ......آ......آپ......آپ کی آواز کو کیا ہوا، کچھ بیمار ہیں آپ؟

جی وہ......بات یہ ہے......ضمیر......میں نہیں ہوں یہ جرنلسٹوں کا دفتر ہے۔

مجھے معلوم ہے اور میں جس سے بات کرنا چاہتا ہوں وہ ضمیر سب کا جانا پہچانا ضمیر......!

ہوگا مگر یہاں ضمیر...... ہاں! ہاں ضمیر یاد آیا، باس Boss کے کمرہ میں ہے۔

وہ اخبار والا، علم والا، وہ دنیا کو جھنجھوڑنے والا ضمیر وہ تو کانفرنس میں گم ہے، اخبار میں سرخی، شہ سرخی یعنی Head Line کے موضوع پر زوردار بحث چل رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہنگامہ خیز، لرزہ براندام گفتگو میں مشغول مسٹر ضمیر۔

آپ جان بوجھ کر انجان بن رہے ہیں۔

آپ مجھے جھوٹا سمجھ رہے ہیں؟ آپ......؟

میری آنکھیں میرے اور آپ کے درمیان گھرے اندھیروں میں غرق طویل فاصلوں کو چیرتی ہوئی آپ کے چہرے پر جم گئی ہیں۔ مسٹر ضمیر......

میرا چہرہ......؟ میں......

آپ کا چہرہ دھندلا گیا ہے، مرجھا گیا ہے، ٹی بی کے مریض کی طرح، آپ کے ہاتھ لرز رہے ہیں۔ بیساکھی ٹوٹ گئی ہے، آپ گر رہے ہیں زمین پر۔

جھوٹ...... جھوٹ...... بالکل میں توانا ہوں، میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہوں ......میں سچ ہوں!

سچ تو بڑا نڈر ہوتا ہے، سچ تو ان بسیط فضاؤں میں بداعتمادی اور بدگمانی کے بدبودار اندھیروں میں کراہتے ہوئے معاشرے کے لیے امن وسلامتی کا ''پیغام'' ہے۔

اوہ! آپ ہمارے اخبار میں اپنے ''پیغام'' کا اشتہار چھپوانا چاہتے ہیں بتائیے فرنٹ پیج یا Back Page پر بک کروں؟ ہمارے اخبار کی سرکولیشن تعداد......اربہا سے اوپر ہے۔ ہمارا اخبار ستر سالہ بلکہ سو سالہ بوڑھا بھی پڑھتا ہے اور چھ سال کا بچہ بھی اور اس کی ماں بھی۔ ہمارا اخبار دیہاتوں، شہروں، گلیوں، محلوں کا محبوب ہے۔ اپنے ملک ہی میں نہیں بیرونِ ملک بھی اس کی مانگ اتنی ہے جتنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے اور ریتلے صحراؤں میں ریت کے ذرّے۔

آپ میری بھی تو سنئے، میں سچ سنٹر سے بول رہا ہوں۔

سچ...... عجیب نام ہے، اجنبی سا نام...... خیر کچھ بھی ہو آپ نقد رقم...... آپ کی جیب میں ہے تو لفظ آپ کے...... صفحہ آپ کا...... عنوان آپ کا...... تصویر آپ کی...... نقد رقم ہو تو...... مسٹر ضمیر بھی آپ کا۔

میں خریدار نہیں ہوں...... میں...... امن وسلامتی کی حیات بخش روح ہوں۔

اوہ آپ حکیم ہیں، روح افزاء بیچنے والے۔

بے شک میں انسانوں کی بیمار روح اور بحرانوں میں گھرے ہوئے انسانی معاشرہ کے لیے نسخۂ شفا ہوں۔

شفا...... مسٹر شفا یا مس شفا؟

افسوس...... تم کتنے بزدل ہو...... تم...... مجھ سے اتنے دور ہو کر بھی اپنی پہچان سے انکار کر رہے ہو۔ چلو مجھ کو پہچان لو۔ میں سچ ہوں، ایک لافانی قوت...... فطرت جس کی پاسباں ہے۔ میں فطرت کے چہرہ کا جلال، انسانی معاشرہ کا حسن......

اوہ...... شاید تمہیں معلوم نہیں خوبصورتی کے لیے غازہ و پوڈر، کاسمیٹکس کے اشتہار ہمارے ہاں بہت چھپتے ہیں۔ بیوٹی پارلر...... 60 سالہ بدصورت بڑھیا کو 16 سالہ نور جہاں کا حسن دے دیتے ہیں۔

یہ سب فریب ہے...... فریب...... مسٹر ضمیر سوچو تو کہیں ایسا تو نہیں...... اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرابِ رنگ و بو کو گلستان سمجھتے ہو تم؟

جی ہاں گلستان، بوستان سعدی کی کتاب اب تو ...... کون پڑھتا ہے؟ اسے بند کرو بے وقت کی راگنی ......

ہیلو ...... ہیلو ...... مسٹر ضمیر سنو تو ...... میں سچ ہوں ...... میں فطرت کی آواز، انسان کا جلال، انسان کا وقار...... سچ میں تمہیں سچی مسکراہٹوں کی نعمتیں دینا چاہتا ہوں۔

ہیلو ہیلو! میرے دوست یاد رکھو! مجھ سے اتنی بے رخی اچھی نہیں۔ مجھ سے الگ ہو کر تم زندہ نہیں رہ سکتے، مجھے گلے لگا لو، میں تمہاری زندگی ہوں ...... ہیلو ...... ہیلو ...... مسٹر ضمیر سنو تو۔

سچ کی آواز اب تک اسی طرح گونج رہی ہے، بالکل اسی طرح فضاؤں میں مگر اب اس کا سفر انسانوں کے کسی اور گروہ کی طرف رواں دواں ہو چکا ہے۔ دیکھئے اب یہ کس کے دروازہ پہ دستک دیتا ہے۔

سچ ...... آوارہ سا ...... بظاہر بے سہارا سا مگر ...... ایک قوت، ایک طاقت ...... لازوال طاقت ...... سنئے! آپ کے دروازہ پہ دستک ہوتی ہے سچ ضمیر کی تلاش میں آپ کے دروازہ پہ آواز دے رہا ہے۔

☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بیج

میری عقل! میرے شعور! میرے قیاس اے حواس، تم یقیناً میرے بڑے ہی کام کے ساتھی ہو۔ میرے خالق نے تمہیں میرے سپرد کیا، اس کا کتنا عظیم احسان ہے۔ اپنے خالق سے میں نے وعدہ کیا ہے۔ اس کو اپنا رب مانا، مان کر جان کر اقرار کیا۔

میری عقل! میرے شعور! میرے قیاس! میرے حواس تم سب میرے ساتھی ہو، تمہاری کارگزاری کے سب قائل ہیں، انکشافات اور ایجادات کا اعزاز تمہیں ہی حاصل ہے۔

آؤ ادھر دیکھو! یہ ایک خربوزہ کا بیج ہے، جسے میں نہیں بویا تھا، واللہ اس کو بونے، پانی دینے یا حفاظت کرنے میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ...... تمہیں معلوم ہے زراعت بھی ایک فن ہے اور فنِ زراعت کے علم سے میں محروم ہوں ......

ہاں! اس بیج کو میں نے نہیں بویا تھا، مگر اس بیج کی بیل نے صحن کا ایک تہائی حصہ گھیر لیا ہے ...... یہ ایک بیج جس کی بیل پھیل رہی ہے اور پھیلے گی ...... بیل! جس کی شاخیں پھوٹتی جا رہی ہیں ...... پھوٹتی رہیں گی لیکن ایک وقت معین تک ...... ایک بیج ...... اور ایک بیل ...... اس کے بعد اس کی کئی شاخیں ...... پھر ایک بیج کے پھلوں میں پلنے والے مزید کئی بیج ...... میں ان کو گن نہیں سکتا ...... ان کی تعداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیّن نہیں کر سکتا ...... پھل لگ رہے ہیں...... پھل پک رہے ہیں ...... شاخیں بڑھتی جارہی ہیں...... شاخیں پھیلتی جارہی ہیں......

کیا اس بات کا ثبوت نہیں کہ آدم علیہ السلام کی اولاد اس کرۂ ارض کا سب سے زیادہ خوش نصیب خطہ...... افضل واعلیٰ خطہ...... جس میں سب سے پہلے نبی نے اپنی اولاد کو بسانے کا آغاز کیا...... اپنے اللہ کی ہدایت کی روشنی میں پالا پوسا...... پھر وہی ماں ...... وہی باپ اس ایک بیج کی طرح شاخوں میں بدلا، پھر پھلوں میں بدلا ...... یہ ایک بیج جس کی شاخیں مشرق کی طرف پھیلیں...... مغرب کی طرف پھیلیں...... جنوب کی طرف پھیلیں...... شمال کی طرف پھیلیں...... اور برابر پھیلتی جا رہی ہیں...... اس طرح اس مقدس سرزمین سے آدم کی اولاد مشرق ومغرب، شمال و جنوب کی طرف بڑھی ...... نہ معلوم کتنی صدیوں سے اس ایک بیج کا سفر جاری ہے...... اور کب تک جاری رہے گا؟

یہ ایک بیج ...... خربوزے کا بیج ...... اس پر غور و تدبر نے مجھے کہاں لا کھڑا کر دیا ہے؟ میں سوچتا ہوں ...... میرے اردگرد ...... میرے ساتھ ساتھ اگر رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ملنے والے علم کی روشنی نہ ہوتی تو میں گمراہ ہو جاتا۔ یہی تو ہوا آدم کی اولاد نے جب بھی ...... نبی کی تعلیم ...... نبی کی نصیحت ...... سے راہ فرار اختیار کی ...... مشرق ومغرب، شمال وجنوب میں بھاگ گئے۔ کوئی یورپی کہلایا ...... کوئی افریقی ...... کوئی ایشیائی ...... کوئی ترکی ...... کوئی فرانسیسی ...... کوئی ہسپانوی کہلایا...... سب پھیل گئے دنیا بھر میں پھیل گئے ...... بالکل اسی خربوزے کی بیل کی طرح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسم کے دن تو گنے چنے ہیں۔ یہ بیل ختم ہو جائے گی ......اس کی اپنی ایک طبعی عمر ہے لیکن اسے دیکھ کر میری سوچ نے مجھے وہاں لا کھڑا کیا ہے جہاں اس کرۂ ارض پر نسلِ آدم کے باپ اور ماں نے قدم رکھا تھا ......پھر صدیوں بعد ......کئی صدیوں بعد ......ابوالانبیاء امام الناس نے اپنا گھر بسایا تھا ......میں اس مقدس سر زمین کو تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں اس کا علم بہت ہی بلند ہے۔ بہت ہی بلند ......جس کی جڑیں زمین کی پاتال میں جمی ہوئی ہیں اور ......سر آسمان کی بلندیوں کو پار کر کے عرشِ معلیٰ تک پہنچا ہوا ہے پھر ......ایک آخری نبی علیہ السلام کی تعلیم کی شاخیں پھیلیں ......اور ساری کائنات اس تعلیم کے نور سے جگمگا اٹھی۔

اس ایک خربوزے کا بیج ......اللہ کا پیدا کردہ ......اللہ کا پروردہ بیج، مجھے یاد دلا رہا ہے ...... پرلے درجے کے بھلکڑ ......تو بھی اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے ...... تیرا پروردگار بھی اللہ ہے ...... تیرا حافظ بھی اللہ تعالیٰ ہے ......تو کیا ...... تیری تدبیریں کیا ......اگر تو یہ بھول جائے کہ تیرا محسنِ حقیقی کوئی ہے تو تف ہے تیری زندگی پر ......یہ ایک بیج ......اس کی شاخیں ......اس کے پھل ......اور پھر ان میں بے گنت بیج ......کہو

سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم

☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تنہا ہوں

میں تنہا ہوں
ہنگاموں میں...... ہوش ربا شور میں
لاہور سے شہر میں
مجھ سے بہت سے منسوب ہیں لیکن میں کسی سے منسوب نہیں
میں تنہا ہوں، ایک آپ ہیں، میرے ہوش کے سر پر رحمت کا سایہ
ورنہ شدتِ غم سے...... شدت تنہائی سے میری سانسیں اکھڑ جائیں
میں...... ایک بے جان چلتی پھرتی لاش ہوں۔
مجھ سے سب محبت چاہتے ہیں
مجھ پر سب کے حق ہیں
میرا کسی پر حق نہیں، مجھ سے کسی کو محبت نہیں
ایک آپ کی ذات ہے، آپ ہی تو میرے حقیقی اصلی محافظ بھی ہیں، خالق بھی، میری نسبت آپ سے اتنی سچی ہے
اتنی اصلی ہے، اس میں کوئی ملاوٹ نہیں، اس میں کوئی شک نہیں
اس کا مجھے یقین ہے باقی سارے رشتے، سارے ناطے ہیں تو سہی مگر یقین نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں ہم تمہارے ہیں تم ہمارے ہو۔

سب کہتے ہیں تم ہمیں غلط نہ جانو، غلط نہ سمجھو

ہم سب تمہارے ہیں

مگر میرا دل آج سب سے انکار کرتا ہے

آج کیا...... اکثر اس احساس نے مجھے سلگا دیا ہے۔

آج ہی کیا اکثر تنہائیوں میں، اکثر ہنگاموں میں

اکثر ان سب کے جھرمٹ میں

میرے دل نے کہا ہے، تم تنہا ہو، اس دنیا میں تم تنہا ہو۔

یہ دنیا رشتوں کی خوشبو ہو گی مگر تمہارے نصیب نہیں ہے، یہ توقع تم نے رکھی کیوں؟ تم ایک سے حال میں ہو...... آج سے کئی سال پہلے بھی آج بھی اور تم اسی حال میں اس کے پاس جاؤ گے یہ کون کہہ رہا ہے؟ کیوں کہہ رہا ہے؟ کس کو مجھ سے دشمنی ہے؟

میرے حوصلوں، میری امنگوں، میری آرزوؤں کے ہجوم میں مجھے تنہائی کا احساس دلایا ہے۔

کون ہے؟ میرا دل...... یا حقیقتیں...... جو اپنی زبان رکھتی ہیں......

عجیب سی زبان، اس زبان کو صرف میری روح جانتی اور سمجھتی ہے۔

میری روح کو اس بات کا یقین ہے کہ صرف آپ ہی ہیں، میری زندگی کی ڈور آپ کے ہاتھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری ...... بے بسی، میری تنہائی ...... میری اداسی کی امید آپ ...... صرف آپ۔

جی چاہتا ہے بار بار چاہتا ہے، میں سچائی کو دہراؤں ......
درو دیوار کو سناؤں، لیکن کیوں؟
ایسی سوچ میرا دیوانہ پن، میرا پاگل پن ہے
یہ سب تو پتھر ہیں، فولاد ہیں۔ ان کو سنا کر ملے گا کیا؟
اور کوئی سنے گا کیا؟ سب اپنے اپنے ذوق میں، شوق میں
خودغرض ہیں، خودغرض تم بھی خودغرض ہو،
تم نادان ہو، کیسے نادان ہو،
کس سے مانگ ......! کیسی مانگ ...... زمین سے آسمان پر چھلانگ
ناممکن! صرف ایک ہی امکان
صرف ایک مہربان
ہاں وہی رب رحمان
اس زمین پر زیرِ آسمان صرف وہی
سب کچھ، وہی ...... محبت وہی ...... احسان وہی
رحم وہی ...... کرم وہی سب کچھ وہی ...... سب کچھ۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سوچتا رہا

خطیب صاحب نے جمعہ کے خطبہ میں ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ غارِ ثور میں پناہ گزیں ہو گئے، پھر بات بڑھی، کفار تعاقب کرتے ہوئے پہنچے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھبرائے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

''گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔''

میں سنتا رہا، سوچتا رہا، پناہ گزین ہونے کے الفاظ مجھے کھٹکے...... میں سوچتا رہا...... نبی اکرم ﷺ نے غار میں جانا کیوں منتخب کیا؟

سوچ نے کہا، امتِ مسلمہ کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی راہ بجھانے کے لیے ورنہ غار میں چھپنے کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر یقین تھا۔ جس کی مثال تعاقب کرنے والے گھوڑ سوار میں موجود ہے۔ کوئی آڑ نہیں کوئی پناہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے کس شاندار انداز سے بچایا۔

پھر سوچ نے کہا! امتِ مسلمہ کو احتیاطی تدابیر بجھانے کے لیے ہی تو ہجرت کی رات اس وقت سفر کا آغاز کیا جب پہرے پر متعین کفار پر نیند کا غالب آنا فطری عمل تھا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا یقین تو اس وقت بھی تھا جب کہ یہ ناچیز ہندوستان میں ٹھیک ان لمحات میں چاروں طرف سے ہندوؤں کے علاقہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچانک گھر نے پر وہاں سے اس آیت کو پڑھتا ہوا نکلا:

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ۔

قاتل ہندوؤں کے نرغے سے کئی بار بچ کر نکلا۔ جب اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کا یہ اثر تجربہ سے ثابت ہے تو پھر نبی ﷺ صرف بچاؤ کے لیے کیسے پناہ گزین ہو سکتے تھے؟ ثابت ہوا کہ رسولِ برحق کے ہر عمل میں اور ہر حکمت عملی میں امت کو ہدایت دینا مقصود تھا۔

☆☆☆

اگر دعا مانگ کر اس کی قبولیت کے مظاہر کی تمنا ہے تو یہ اس گستاخ بھکاری کی اس خراب عادت کے مترادف ہے جو بضد ہے اس کی ضد مسئول کو بیزار کر دیتی ہے، مگر جو سوالی عاجزی سے چلا جائے اس کو تو بلا کر دیا جاتا ہے۔

☆☆☆

دنیا کی تاریخ کے اوراق میں ایک دن کی بھی، ایک سال کی بھی ایسی مثال نہیں ملتی جس میں کسی ایک بادشاہ کی یا صدر کی یا حکمران کی پوری دنیا پر حکومت رہی ہو۔ پھر جو حکومتیں موجود رہی ہوں دو یا جتنی بھی زیادہ ان کا آپس میں تصادم نہ رہا ہو۔ آپس میں تناؤ اور سرد جنگ کے بعد گرم جنگ نہ ہوئی ہو، آخر کیوں؟

سوچ نے جواب دیا: نادان یہ اللہ تعالیٰ کی صداقتِ کبریٰ کا ثبوت ہے۔ پوری دنیا پر صرف اس ایک کے حکمران ہونے کی ناقابلِ تردید گواہی ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود تو ماضی کے تمام حوالوں سے تحقیق کا استدلال لیتے ہو! ستاروں کی عمر، زمین کی عمر، آدمی کی عمر، یہاں تک کہ تخلیقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ، ماضی کے تجربات پر مبنی ہوتا ہے۔ مگر ہم ...... اپنے ماضی کے حوالے پر اپنی تعمیر کریں تو ہمیں رجعت پسند کہا جاتا ہے۔

☆☆☆

رجعت پسند ہوں یا ترقی پسند، قدامت پرست ہوں یا روشن خیال، مغربی جمہوریت ہو یا روسی استعمار، سب اپنے اپنے نظریات کے پھیلاؤ اور بقا کے لیے اربوں روپوں کی دولت صرف کرتے ہیں۔ مزدوروں، کسانوں، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے خون پسینے کو اپنے نظریہ کے لیے بہا دیتے ہیں، ادیبوں، دانش وروں اور ذہین انسانوں کی فکر اور الفاظ کو خرید کر اپنے نظریہ کو زندگی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس پر بھی بات نہ بنے تو تخریب کار ذہنوں کو خرید کر انہیں حکم دیتے ہیں کہ مخالف نظریات کے حامل عوام اور خواص کو ملیا میٹ کر دو مگر اسلام کے داعی نے اپنے دین کی بقا اور پھیلاؤ کے لیے ان تمام راستوں سے مکمل گریز کیا اور اسے زبردستی دوسروں پر مسلط کرنے کی بجائے برضا و رغبت تسلیم کرنے والوں کو ہی مسلم امہ کا فرد قرار دیا۔

☆☆☆

اگر انسان کے ماضی کی کوئی اہمیت نہیں تو یہ کہنے والے انسان کا ماضی جاننے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اَن تھک محنت اور بے شمار دولت کیوں صرف کر رہے ہیں۔

☆☆☆

جب میں کہتا ہوں کہ وہی ہوگا جو اللہ کو منظور ہوگا تو لوگ کہتے ہیں کہ ''تم رجعت پسند ہو لیکن جب میں اسی بات کو انگریزی میں کہتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں ''تم ترقی پسند ہو''۔ بات ایک ہی ہے لیکن زبان کا فرق ہے، لہٰذا دوسرے لفظوں میں لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ اس زبان والے کی غلامی کو تم نے اب تک قبول نہیں کیا، اس لیے ہم تم کو رجعت پسند کہیں گے۔

☆☆☆

جس طرح خراب زمین میں بیج چاہے کتنا اچھا بویا جائے فصل خاطر خواہ نہیں اگتی، اسی طرح جس مسلمان کے قول و فعل کی زمین کو عقیدۂ توحید کی آبیاری نصیب نہ ہو اس کے تمام اعمال کی کھیتی برباد ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

انسان کو جب تک اللہ حافظے اور یادداشت کی قوت نہیں بخشتا، اس وقت سے پہلے تک کے اپنے وجود کا ثبوت انسان کی عقل کے پاس نہیں ہوتا اگر ثبوت ہوتا ہے تو صرف آثار و قرائن، جس میں اس کی ماں باپ کی شادی اہم ثبوت ہوتی ہے تو جو شخص اس وجود کا خود محسوس ثبوت پیش نہیں کر سکتا، وہ اپنی روح کے اس رابطے کی لمبی زندگی جو روزِ اوّل سے اپنے خالق کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس کو کیسے یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ سکتا ہے یا اسے اپنے پیکرِ محسوس کی صورت کیسے دیکھ سکتا ہے۔

☆☆☆

صدیوں پہلا اور آج کا خلا ...... کتنا دور ہے ...... اس ہدایت کا سفر ساتھ ساتھ چلتا ہے اور وہ ہمیشہ چلے گا، میرے زمانہ میں میرے آس پاس بھی ...... میرے اردگرد بھی وہ صدائے ہدایت وہ سچائی زندہ جاوید ہے، یا شور میں گم ہوگئی ہے۔ بہت شور ہے بہت سی صورتوں کا ہجوم ہے لیکن یہ محیر سچائی آج بھی میرے وقت کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ آج بھی سچائی کے اردگرد وہی مخالفتیں ہیں ...... وہی سازشیں ہیں ...... وہی انکار ہیں ...... وہی کفر ہے ...... وہی مسافت ہے ...... وہی دانش وبینش کے نام سے حجت بازی کے بچھے ہوئے جال ہیں۔

☆☆☆

میرے رحمان، میرے رحیم! میں وہ انسان ہوں جو اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے بگاڑتا ہے، آپ سے ان کو سنوارنے کی درخواست کر رہا ہوں، میں وہی نادان ہوں جس نے اپنی قسمت آپ بگاڑی، اپنی راہ میں آپ کانٹے بوئے، اپنی عقل کو غلط استعمال کیا، غلط ہی غلط ہوں، آپ مجھے درست فرما دیجئے، میری خراب فطرت کو بدل دیجئے، اے قاضی الحاجات میرے حاکم۔

☆☆☆

جس طرح ہر دوا اپنی صورت میں نظر آتی ہے لیکن اس کے اندر مضمر شفا کے اثرات نظر نہیں آتے۔ کوئی حکیم، کوئی ڈاکٹر اس کو پیکرِ محسوس کی صورت ثابت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا۔ اسی طرح قرآن مجید کی برکات اس میں مضمر ہیں، تمام دنیا کی کتابوں میں کوئی کتاب ایسی نہیں جس کی یہ صفت ہو۔

☆☆☆

انسانیت کا فطری تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے احسن تقویم اور اشرف المخلوقات ہونے کا احساس رکھے اور یہ شرف اس کے اعمال اور افعال سے ظہور پذیر ہو، ایمان اور یقین پر مبنی ہو۔ جب انسان ایمان و یقین کی اس بنیاد کو کھو دیتا ہے تو انسانیت کی عمارت گر جاتی ہے جس کے نیچے روح دب کر کراہنے لگتی ہے۔

☆☆☆

زمانے کے ٹھکرائے ہوئے انسانوں کو انسان سماجی اور معاشی مقام نہیں دیتا۔ ان کے ہر سوال کا جواب نفرت اور حقارت سے دیتا ہے لیکن خالقِ کائنات مغنی و معطی سے سوال کرتے ہوئے نہ تو ذلت و حقارت کا جواب ملتا ہے، نہ عطا کرتے ہوئے اس کی توہین کی جاتی ہے بلکہ انسان کو اس کا اپنا اصل مقامِ عزت ملتا ہے کہ وہ درحقیقت اللہ کا بندہ اور بھکاری ہے اور صرف اسی کے سامنے عجز و انکساری زیبا ہے۔ انسان جب بھی غیر فطری اعمال کو اپناتا ہے اسے ہمیشہ ذلت و رسوائی ملتی ہے۔

☆☆☆

آج کا دانشور انسان ماضی بعید کے انسانوں کی کمزوری کی نشان دہی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس نے ہر قوت کو خدا مان لیا لیکن حیرت ہے کہ آج یہ خود بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائنس کو خدا ماننے لگا ہے۔ سائنس کو ہی نہیں بلکہ اس کی دریافتوں کو بھی۔ اس وقت کا انسان بھی مادی اشیاء کی قوت و دریافت کو ہی خدا مانتا تھا، آج کا انسان بھی انہی قوتوں کو خدا مانتا ہے جو اس وقت ایٹمی دریافت کے مالک ہیں۔

☆☆☆

میں اپنی ہوس، خود غرضی اور تساہل پسندی کے ہاتھوں پریشان تھا، میں موت کے بعد کی زندگی پر یقین رکھتے ہوئے بھی اکثر ایسی غلطیاں کر رہا تھا کہ مجھے یوم الدین پر یقین نہیں۔ میرے نفسِ لوامہ نے میری روح کی شعوری تعلیم کی روشنی میں مجھے بار بار احساس دلایا کہ اس سے پہلے کہ تم سے توبہ اور عمل کا اختیار چھن جائے اپنا محاسبہ کرلو۔

☆☆☆

انسان برے کام پر داد کا متمنی ہوتا ہے، بحیثیت فن کار وہ داد چاہتا ہے مگر نیکی پر داد دینے کے بجائے اکثر اس کی نیت پر شبہ کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

انسان کے چاروں طرف لکڑی کے جالے کی طرح کچھ ایسے عوامل ہوتے ہیں جن سے نکلنا عام انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

☆☆☆

اگر دماغ جو ہمارے ادراک اور علم کا سرچشمہ ہے تو کیا روح اندھی ہے؟ جاہل ہے؟ وہ روح جسے کبھی نفس کے نام سے پکارا گیا، کبھی جوہرِ بسیط کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے، کبھی اسے ناقابلِ تفہیم کا نام دیا گیا، کہیں یہ وہی تو نہیں جس کے علم کا ادراک ہمیں بے چین رکھتا ہے اور ان بے چینیوں کو دور کرنے کے لیے ہمارے دماغ اور عقل کا علم حل تلاش کرنے کے باوجود ناکام رہتا ہے۔ کہیں یہ تو نہیں کہ سکونِ دل کا مرکز وہی ہو جس کی طلب ہماری روح کا علم کرتا ہے اور وہ ہے اپنے خالقِ حقیقی سے رابطہ۔

☆☆☆

ہمارے ایمان کی شرط یہ ہے کہ قرآنی آیات پڑھنے اور سننے کے بعد ہمارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، دلوں میں رقت ہو، آنکھوں میں آنسو ہوں، اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر ہم کیسے مومن اور کیسے مسلمان ہیں؟

☆☆☆

ہم اپنے ہمت شکن صدمات کے لمحوں میں صبر وصلوٰۃ سے استعانت لیں؟ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر ہم کیسے مسلمان ہیں؟

☆☆☆

بھوک ان تمام قوتوں کا مار دیتی ہے جو نفس کو ورغلانے میں پیش پیش رہتی ہیں۔ بھوک سے روح تندرست رہتی ہے، بھوک انسان کو نیکی کی طرف راغب کرتی ہے اور برائی کی طرف بھی۔

چناں قحط سالے شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوک انسان کی شہوانی بیماری کا بھی علاج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ نوجوانوں کو فرمایا تھا: ''روزے رکھا کرو۔''

روزہ بھوک کی مرتب، مہذب اور مشرّع شکل ہے۔

بھوک طبعی نقطۂ نظر سے انسان کے دماغ اور قوائے لطیفہ کی محافظ ہوتی ہے۔

بھوک سے انسان کے اندر مضمر خیالاتِ خبیثہ کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر اور حکماء بھوک کے ذریعہ اکثر مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ بھوک سچی اور جھوٹی قوتِ عمل میں اضمحلال پیدا کر کے اس میں ایک ٹھہراؤ پیدا کرتی ہے۔ تزکیہ نفس کے لیے حکماء اسلام نے کم کھانا، کم سونا، کم بولنا، ایک بنیادی اصول قرار دیا ہے۔

☆☆☆

انسانی فطرت کسی نہ کسی کو اپنا مقتدر بنانے پر مجبور ہے جنہوں نے اللہ کا انکار کیا وہ کسی دوسرے مظہرِ قدرت یا مظہرِ علم کی طرف جھک گئے۔ آج بھی کہیں مارکس، کہیں ماؤزے، کہیں لینن، کہیں دوسرے ہیرو اسی طرح پوجے جاتے ہیں جس طرح بت پوجے جاتے ہیں۔

☆☆☆

برائی اور اچھائی کے اختیار کی قوت ہر مکلّف کو حاصل ہے۔ اللہ نے یہ دونوں قوتیں سب ہی کو عطا کی ہیں۔ برائی کو اختیار کرنے والے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس نے قوت دی اور ہم نے اسے استعمال کیا لیکن اس حقیقت کا جواب ان کے پاس کیا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے برائی کو قوت دی وہاں اچھائی کو سمجھنے اور اسے اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی قوت بھی اسی نے دی ہے، اسے استعمال کیوں نہیں کیا؟ ایک تو حکمِ الٰہی کی خلاف ورزی اور پھر چوری سینہ زوری کے مترادف یہ کہنا کہ اللہ نے ہی برائی کی قوت دی تو ہم نے برائی کی۔

گویا یہ اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے والی نعمت ''ضمیر'' سے انکار کرنا ہے۔ برائی کرنے والا اپنے ضمیر کا خون کر کے برائی کرتا ہے اور پھر جب ضمیر مر جاتا ہے تو وہ گناہ کے جواز کے لیے عقل کا سہارا لینا شروع کر دیتا ہے۔

☆☆☆

کوئی ہے جو اتنے اعلیٰ مقام پر عجز وانکساری اور اپنی برادری (نسل آدم) کی غمگساری میں اللہ رب ذوالجلال سے عرض کرتا نظر آئے؟

کوئی ہے جس کے اردگرد طاقتور، مخلص، بے لوث، جاں نثاروں کا قلعہ موجود ہو مگر وہ ان سب سے بے نیاز، اس حقیقت پر ایمان رکھتا ہو کہ عزیز وحکیم کے سوا کوئی محافظ ومددگار نہیں؟

ادھر دیکھئے صدیوں کے اندھیروں کے دریچوں سے اپنی آنکھوں کی بصیرت سے دیکھو۔ علم التاریخ کا مطالعہ کرو کوئی ہے جس کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے ہر لفظ اور ہر حرف کی تصدیق اس نے اپنے سینے میں محفوظ رکھی ہو۔

کون ہے جو میرے نبی رحمۃ اللعالمین جیسی رحمت سے بھرپور ترقی اور محبت سے لبریز کردار کی جھلک بھی اپنی قیادت میں پیش کر سکے؟

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ جلّ شانہٗ نے اس پانی اور مٹی کے مجسمہ کے ایک ایک خلیہ (Sell) میں کیسی کیسی مختلف صلاحیتوں کے محیر العقل شہر آباد کیے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک صلاحیت کے پیہم عمل پر شعوری نگاہ پڑ جائے تو انسان اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کامل کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ "فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"

ان بے پناہ صلاحیتوں میں سے ایک صلاحیت "بیان وسخن" بھی ہے۔ ارشاد ہے:

"خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" (الرحمٰن:۳،۴)

اس بیان وسخن کی قوت وسیاہِ الفاظ وآواز وتحریر، تخیل، تصور اور قلم ہیں۔ اس کا ہماری اجتماعی اور انفرادی زندگی میں کتنا عمل دخل ہے۔ علم کی آنکھ اسے دیکھ کر ششدر رہ جاتی ہے اور ہمارے ہونٹوں پر بے ساختہ اللہ جل شانہ کی حمد تھرتھرانے لگتی ہے۔

دوسری صلاحیتوں کی طرح "صلاحیتِ بیان وسخن" بھی سب کو عطا ہوئی ہے، کسی کو کم، کسی کو زیادہ۔ کوئی اس صلاحیت کو استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے ؎

بنتی نہیں بادہ وساغر کہے بغیر

کوئی اسے لب ورخسار اور رفتار وگفتار کے تذکرہ میں استعمال کرتا ہے۔ کوئی اسے شعر وادب کے نام سے فانی جمال وشباب کے سراب میں ڈبو کر مغرورانہ تسکین محسوس کرتا ہے۔ صنفِ بیان وسخن کے یہ سب مسند نشیں اپنے محسنِ حقیقی کے احسانات کے اعتراف سے تجاہلِ عارفانہ کرکے احسان فراموشی کے جرم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتکاب کرتے ہیں۔ صنف بیان وسخن ہو یا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کوئی اور صد یہ سب انسان کو بطور امانت وودیعت کی گئی ہیں۔ ان کا غلط استعمال بددیانتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جنہیں اس صنفِ بیان وسخن کی صلاحیت کا حق بجانب استعمال نصیب ہے۔

☆☆☆

نسلِ آدم میں سے جس شخص، قوم یا قبیلے کو انفرادی یا اجتماعی طور پر عقل وشعور یا حکمت وفراست کے ذریعے کہکشاؤں تک رسائی حاصل ہو جائے، سورج، چاندا در سیاروں کے مدارات کا جائزہ لینا نصیب ہو جائے۔ خلاؤں اور فضاؤں میں ریڈیائی شعاعوں پہ کمندیں ڈالنے کا جزوی اعتماد حاصل ہو جائے، سطحِ سمندر کی سرکش موجوں اور بے پایاں گہرائیوں کو قابو میں لانے کی دانش وبینش میسّر ہو جائے وہ اپنے مذکورہ حالات کے جزوی حصول کو بزعمِ خود اپنے عقل ودانش سے منسوب ومختص کر کے غرور وتکبر کے بھرپور لہجہ میں چاہے کتنے ہی بڑے بول فضاؤں میں بکھیر رہا ہو اور کم علم عوامی اکثریت میں اس کی پذیرائی چاہے کتنی ہی فتوحات ہوں، یہ سب اللہ جلّ شانہٗ کے اس اعلان کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہے ہیں جو اس نے آج سے چودہ سو سال پہلے بنی آدم کو افضل واکرم مخلوق قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ۔ (بنی اسرائیل)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

مدح مرسل (مجلد)
مضامین مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتل غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شب معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد وعورت کا اہل کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غض بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظ حیا گفتگو اور تحریر
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل وتکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوط مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاند رات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطو نگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیث نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
تتی متی سوچیں
تتی متی سوچیں
ممتا کے بول
شاخ گل
آ بانکلا چاند

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ